سَیِّدُنَا زَکَرِیَّا وَسَیِّدَتُنَا مَرْیَمُ وَسَیِّدُنَا عِیْسیٰ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ

كٓهٰيٰعٓصٓ ۔ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ
زَكَرِيَّا۔ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا۔
قَالَ رَبِّ اِنِّىْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّىْ
وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ
بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا۔ وَاِنِّىْ خِفْتُ
الْمَوَالِىَ مِنْ وَّرَآءِىْ وَكَانَتِ امْرَاَتِىْ
عَاقِرًا فَهَبْ لِىْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا۔
يَّرِثُنِىْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ
وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا۔ يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا
نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ اسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ
لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا۔ قَالَ رَبِّ اَنّٰى
يَكُوْنُ لِىْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِىْ
عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا۔
قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَىَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ
خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا۔
قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّىْٓ اٰيَةً قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا
تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا۔
فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ
فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّ
عَشِيًّا۔ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ وَّ
اٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا۔

یہ آپ کے رب کی رحمت کا ذکر ہے جو اس نے اپنے (برگزیدہ) بندے زکریا
(علیہ السلام) پر فرمائی جب انھوں نے اپنے رب کو (ادب بھری) دبی آواز
سے پکارا، عرض کیا اے میرے رب میرے جسم کی ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں اور
بڑھاپے کے باعث سر آگ کے شعلہ کے مانند سفید ہوگیا ہے اور اے میرے
رب میں تجھ سے مانگ کر کبھی محروم نہیں رہا اور میں اپنے (رخصت ہو جانے
کے) بعد (بے دین) رشتہ داروں سے ڈرتا ہوں (کہ وہ دین کی نعمت ضائع نہ
کر بیٹھیں) اور میری بیوی (بھی) بانجھ ہے (اس لئے) تو مجھے اپنی (خاص)
بارگاہ سے ایک وارث (فرزند) عطا فرما جو (آسمانی نعمت میں) میرا
(بھی) وارث بنے اور یعقوب علیہ السلام کی اولاد (کے سلسلہ نبوت کا) (بھی)
وارث ہو اور اے میرے رب تو (بھی) اسے اپنی رضا کا حامل بنالے
(ارشاد ہوا) اے زکریا بیشک ہم تمھیں ایک لڑکے کی خوشخبری سناتے ہیں جس کا
نام یحییٰ ہوگا ہم نے اس سے پہلے اس کا کوئی ہم نام نہیں بنایا (زکریا علیہ السلام
نے) عرض کی اے میرے رب میرے ہاں لڑکا کیسے ہوسکتا ہے جبکہ میری
بیوی بانجھ ہے اور میں خود بڑھاپے کی انتہا کو پہونچ گیا ہوں فرمایا یوں ہی ہوگا
تمہارے رب نے فرمایا ہے یہ (لڑکا پیدا کرنا) مجھ پر آسان ہے اور بیشک میں
اس سے پہلے تمہیں (بھی) پیدا کر چکا ہوں جبکہ تم سرے سے کچھ نہ تھے
عرض کی اے میرے رب میرے لئے کوئی نشانی مقرر فرما ارشاد ہوا تمہاری
نشانی یہ ہے کہ تم بالکل تندرست ہوتے ہوئے بھی تین رات (دن) تک
لوگوں سے کلام نہیں کرو گے پھر (زکریا علیہ السلام) اپنے حجرہ عبادت س
ے نکل کر لوگوں کے پاس آئے تو ان کی طرف اشارہ کیا (سمجھایا) کہ تم
صبح وشام (اللہ کی) تسبیح کیا کرو اے یحییٰ ہماری کتاب

وَحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ زَكٰوةً وَكَانَ
تَقِيًّا ۔ وَّ بَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا
عَصِيًّا ۔ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ
يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۔ وَاذْكُرْ فِي
الْكِتٰبِ مَرْيَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا
مَكَانًا شَرْقِيًّا ۔ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ
حِجَابًا فَاَرْسَلْنَا اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ
لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۔ قَالَتْ اِنِّيْ اَعُوْذُ
بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ۔ قَالَ
اِنَّمَا اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ
غُلٰمًا زَكِيًّا ۔ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ
غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ
بَغِيًّا ۔ قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ
هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهٗ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا
وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ۔ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ
بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ۔ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ
اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ
قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ۔ فَنَادٰىهَا
مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ
تَحْتَكِ سَرِيًّا ۔ وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ
النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ۔
فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا فَاِمَّا
تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا فَقُوْلِيْٓ

(توریت) کو مضبوطی سے تھام لو اور ہم نے انہیں بچپن ہی سے حکمت و
بصیرت (نبوت) عطا فرمادی تھی اور اپنے لطف خاص سے انہیں شفقت
ومحبت اور پاکیزگی وطہارت (سے بھی نوازا تھا) اور وہ بڑے پرہیزگار تھے اور
اپنے ماں باپ کے ساتھ بڑی نیکی (اور خدمت) سے پیش آنے والے تھے
اور (عام لڑکوں کی طرح) ہرگز سرکش ونافرمان نہ تھے اور یحیٰی پر سلام ہو انکے
میلاد کے دن اور انکی وفات کے دن اور جس دن وہ زندہ اٹھائے جائیں گے اور
اے (حبیب مکرم) آپ کتاب (قرآن مجید) میں مریم کو یاد کیجئے جب وہ
اپنے گھر والوں سے الگ ہو کر (عبادت کیلئے خلوت اختیار کرتے ہوئے)
مشرقی مکان میں آگئیں تو انہوں نے ان (گھر والوں اور لوگوں) کی طرف
سے حجاب اختیار کرلیا تو ہم نے انکی طرف اپنی روح (جبریل) کو بھیجا وہ
(جبرئیل) انکے سامنے مکمل بشری صورت میں ظاہر ہوا (مریم نے) کہا بیشک
میں تجھ سے (خدائے) رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو (اللہ سے) ڈرنے والا ہے
(جبریل علیہ السلام) نے کہا میں تو فقط تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں (اس لئے
آیا ہوں) کہ میں تجھے ایک پاکیزہ بیٹا عطا کروں (مریم نے) کہا میرے ہاں
لڑکا کیسے ہوسکتا ہے جبکہ مجھے کسی انسان نے چھوا تک نہیں اور نہ ہی میں بدکار
ہوں (جبریل علیہ السلام) نے کہا تعجب نہ کر ایسے ہی ہوگا تیرے رب نے
فرمایا ہے یہ کام مجھ پر آسان ہے اور یہ (اس لئے ہوگا) تاکہ ہم اسے لوگوں کے
لئے نشانی اور اپنی جانب سے رحمت بنادیں اور یہ امر (پہلے سے) طے شدہ ہے
تو (مریم نے) اسے پیٹ میں لے لیا اور (آبادی سے) الگ ہو کر دور ایک مقام
پر جا بیٹھیں پھر دردزہ انہیں ایک کھجور کے تنے کی طرف لے آیا وہ (پریشانی کے
عالم میں) کہنے لگیں اے کاش میں پہلے سے مرگئی ہوتی اور بالکل بھولی بسری ہو
چکی ہوتی پھر انکے نیچے کی جانب سے (جبریل) نے انہیں آواز دی کہ تو رنجیدہ نہ
ہو بیشک تمہارے رب نے تمہارے نیچے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے

اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُکَلِّمَ الْیَوْمَ اِنْسِیًّا۔ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ قَالُوْا یٰمَرْیَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَیْئًا فَرِیًّا۔ یٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا کَانَ اَبُوْکِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا کَانَتْ اُمُّکِ بَغِیًّا۔ فَاَشَارَتْ اِلَیْهِ قَالُوْا کَیْفَ نُکَلِّمُ مَنْ کَانَ فِی الْمَهْدِ صَبِیًّا۔ قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّا۔ وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّکٰوةِ مَادُمْتُ حَیًّا۔ وَّ بَرًّا بِوَالِدَتِیْ وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا۔ وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَ یَوْمَ اَمُوْتُ وَ یَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا۔

اور کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلاؤ وہ تم پر تازہ پکی ہوئی کھجوریں گرائے گا تو تم کھاؤ اور پیو اور (اپنے حسین وجمیل فرزند کو دیکھ کر) آنکھیں ٹھنڈی کرو پھر اگر تم کسی بھی انسان کو دیکھو تو (اشارے سے) کہہ دو کہ میں گفتگو نہیں کروں گی پھر وہ اس (بچہ) کو (گود میں) اٹھائے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں وہ کہنے لگے اے مریم یقیناً تو بہت ہی عجیب چیز لائی ہے اے ہارون کی بہن نہ تیرا باپ برا آدمی تھا نہ ہی تیری ماں بد چلن تھی تو مریم نے اس (بچہ) کی طرف اشارہ کیا وہ کہنے لگے ہم اس سے کس طرح بات کریں جو (ابھی) گہوارہ میں بچہ ہے (بچہ خود) بول پڑا بیشک میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے اور میں جہاں کہیں بھی رہوں اس نے مجھے سراپا برکت بنایا ہے اور میں جب تک زندہ رہوں اس نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم فرمایا ہے اور اپنی والدہ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا (بنایا) ہے اور اس نے مجھے سرکش و بدبخت نہیں بنایا سلامتی ہو مجھ پر جس روز میں پیدا ہوا اور جس دن میں مروں گا اور جس دن مجھے زندہ کر کے اٹھایا جائیگا۔

اَوَّلُ خُطْبَه ﷺ

کَانَتْ اَوَّلُ خُطْبَةٍ خَطَبَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْمَا بَلَغَنِیْ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ۔ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ نَقُوْلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَالَمْ یَقُلْ۔ اَنَّهٗ قَامَ فِیْهِمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰی عَلَیْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ! اَیُّهَا النَّاسُ فَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ تَعْلَمُنَّ وَ اللّٰهِ لَیُصْعَقَنَّ اَحَدُکُمْ ثُمَّ لَیَدَعَنَّ غَنَمَهٗ لَیْس

پہلا خطبہ جو رسول اللہ ﷺ نے دیا اس کے مطابق جو مجھے ابو سلمہ بن عبدالرحمن سے خبر پہونچی ہے (ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی طرف ان باتوں کو منسوب کریں جو آپ سے ثابت نہیں) وہ یہ ہے کہ آپ ﷺ لوگوں میں جلوہ افروز ہوئے اور اللہ کی ایسی حمد وثنا کی جس کا وہ اہل ہے اس کے بعد فرمایا اے لوگو! مرنے سے پہلے سامان سفر تیار کرلو اور تم جان لو خدا کی قسم ایک روز تم پر موت کی بیہوشی ضرور طاری ہوگی پھر تم اپنی بکریوں کو چھوڑ کر چلے جاؤ گے جن کا کوئی نگہبان نہیں ہوگا اس کے بعد اللہ تعالیٰ تم سے

لَهَا رَاعٍ ثُمَّ لَيَقُولَنَّ لَهُ رَبُّهُ۔ وَلَيْسَ لَهُ تَرْجُمَانٌ وَلَا حَاجِبٌ يَحْجُبُهُ دُونَهُ۔ أَلَمْ يَأْتِكَ رَسُولِي فَبَلَّغَكَ وَآتَيْتُكَ مَالًا وَأَفْضَلْتُ عَلَيْكَ فَمَا قَدَّمْتَ لِنَفْسِكَ؟ فَلَيَنْظُرَنَّ يَمِينًا وَشِمَالًا فَلَا يَرَى شَيْئًا، ثُمَّ لَيَنْظُرَنَّ قُدَّامَهُ فَلَا يَرَى غَيْرَ جَهَنَّمَ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَقِيَ وَجْهَهُ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقٍّ مِنْ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ فَإِنَّ بِهَا تُجْزَى الْحَسَنَةُ عَشْرَ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ۔

سوال کریگا (وہ قادر و قیوم خدا) جس کو نہ کسی ترجمان کی ضرورت ہے اور نہ کسی دربان کی حاجت ہے۔ کیا تمہارے پاس میرا رسول نہیں آیا تھا؟ جس نے میرا پیغام تم تک پہونچایا، کیا میں نے تمہیں مال و دولت سے نہیں نوازا تھا؟ کیا میں نے تمہیں انعام و اکرام سے مالا مال نہیں کیا تھا؟ تو تم نے اپنے لئے کیا کیا اس وقت انسان حیران و پریشان دائیں بائیں دیکھے گا لیکن اسے کچھ دکھائی نہ دے گا پھر وہ اپنے سامنے دیکھے گا تو اسے جہنم کے (شعلوں) کے علاوہ کچھ نظر نہیں آئیگا تو جو شخص خود کو جہنم کی آگ سے بچا سکتا ہے اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعہ تو وہ ایسا کرے اور جو اس کی استطاعت نہیں رکھتا وہ لوگوں سے اچھی بات کہہ کر ہی اپنے آپ کو بچالے کیونکہ ایک نیکی کا بدلہ دس گنا سے لیکر سات سو گنا تک دیا جائیگا اور تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکت۔

خُطْبَتُهُ الثَّانِيَةُ ﷺ

ثُمَّ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَرَّةً أُخْرَى فَقَالَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ أَحْمَدُهُ وَأَسْتَعِينُهُ، نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَيَّنَهُ اللّٰهُ فِي قَلْبِهِ وَأَدْخَلَهُ فِي الْإِسْلَامِ بَعْدَ الْكُفْرِ وَاخْتَارَهُ عَلَى مَا

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرا خطبہ دیا تو ارشاد فرمایا تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں میں اس کی تعریف کرتا ہوں اور اسی سے مدد چاہتا ہوں ہم اپنے نفس کی شرارتوں اور اپنے برے اعمال سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے اللہ گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں سب سے عمدہ کلام اللہ کی کتاب ہے وہ شخص کامیابی سے ہمکنار ہوگیا جس کے دل کو اللہ نے قرآن سے معمور کردیا اور کفر کے بعد جسے دین اسلام میں داخل کیا اور جس نے

سَوَاءٌ مِنْ اَحَادِیْثِ النَّاسِ اِنَّهٗ اَحْسَنُ الْحَدِیْثِ وَاَبْلَغُهٗ اَحِبُّوْا مَا اَحَبَّ اللّٰهُ مِنْ کُلِّ قُلُوْبِکُمْ، وَلَا تَمَلُّوْا کَلَامَ اللّٰهِ وَذِکْرَهٗ وَلَا تَقْسُ عَنْهُ قُلُوْبُکُمْ فَاِنَّهٗ مِنْ کُلِّ مَا یَخْلُقُ اللّٰهُ یَخْتَارُ وَ یَصْطَفِیْ قَدْ سَمَّاهُ اللّٰهُ خِیَرَتَهٗ مِنَ الْاَعْمَالِ وَ مُصْطَفَاهُ مِنَ الْعِبَادِ وَالصَّالِحَ مِنَ الْحَدِیْثِ۔ وَ مِنْ کُلِّ مَا اُوْتِیَ النَّاسُ الْحَلَالُ وَ الْحَرَامُ فَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِکُوْا بِهٖ شَیْئًا وَاتَّقُوْهُ حَقَّ تُقَاتِهٖ، وَ اصْدُقُوا اللّٰهَ صَالِحَ مَا تَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِکُمْ وَ تَحَابُّوْا بِرَوْحِ اللّٰهِ بَیْنَکُمْ اِنَّ اللّٰهَ یَغْضَبُ اَنْ یُنْکَثَ عَهْدُهٗ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ

لوگوں کی (بیہودہ) باتیں چھوڑ کر اسے (اپنا رہنما) قرار دیا وہ بہترین اور بلیغ ترین کتاب ہے تم ان چیزوں کو دل کی گہرائیوں سے محبوب بنالو جنھیں اللہ نے پسند کیا، اللہ کے کلام اور اس کے ذکر سے اکتاہٹ محسوس نہ کرو اور اس سے تمہارے دل سخت نہ ہوں کیونکہ اللہ نے اپنی پسندیدہ و برگزیدہ مخلوقات میں اس (ذکر) کو بہترین عمل، بندوں کی طرف سے منتخب اور اچھی بات قرار دیا ہے اور لوگوں کو جو چیزیں دی گئیں انھیں میں حلال وحرام بھی ہیں۔ اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور اس سے ڈرتے رہو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور جو اچھی بات منہ سے نکالو وہ اللہ کے حضور پوری کر دکھاؤ اور اللہ کے فضل و کرم سے باہم ایک دوسرے کے دوست اور مددگار بن جاؤ اللہ اس سے بہت ناراض ہوتا ہے جو اپنے وعدہ کو پورا نہ کرے تم سب پر امن وسلامتی ہو۔

سَیْفُ بْنُ ذِیْ یَزَنٍ وَ بِشَارَتُهٗ بِالنَّبِیِّ ﷺ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا ظَهَرَ سَیْفُ بْنُ ذِیْ یَزَنٍ۔ قَالَ ابْنُ الْمُنْذِرِ: وَاسْمُهُ النُّعْمَانُ بْنُ قَیْسٍ۔ عَلَی الْحَبَشَةِ وَ ذٰلِکَ بَعْدَ مَوْلِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِسَنَتَیْنِ اَتَتْهُ وُفُوْدُ الْعَرَبِ وَ شُعَرَاؤُهَا تُهَنِّئُهٗ وَ تَمْدَحُهٗ وَ تَذْکُرُ مَا کَانَ مِنْ حُسْنِ بَلَائِهٖ وَاَتَاهُ فِیْمَنْ اَتَاهُ وُفُوْدُ قُرَیْشٍ فِیْهِمْ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ هَاشِمٍ وَاُمَیَّةُ بْنُ عَبْدِ شَمْسٍ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جُدْعَانَ وَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ جب سیف بن ذی یزن کا یمن پر تسلط ہوا (ابن منذر کے مطابق اس کا نام نعمان بن قیس ہے یہ واقعہ نبی پاک ﷺ کی ولادت کے دو سال بعد کا ہے) تو عرب کے سرداران و شعرا اسے مبارکباد پیش کرنے کے لئے اس کی تعریف اور حسن شجاعت پر داد دینے کے لئے وفد در وفد اس کے پاس پہونچے قریش کا وفد بھی گیا جن میں عبد المطلب بن ہاشم، امیہ بن عبد شمس ابو عبداللہ، عبداللہ بن جدعان، خویلد بن اسد اور دیگر کچھ

خُوَيْلِدُ بْنُ اَسَدٍ وَ فِي أُنَاسٍ مِنْ وُجُوهِ قُرَيْشٍ
فَقَدِمُوا عَلَيْهِ صَنْعَاءَ فَإِذَا هُوَ فِي رَأْسِ غُمْدَانَ
الَّذِي ذَكَرَهُ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ

وَاشْرَبْ هَنِيئًا عَلَيْكَ التَّاجُ مُرْتَفِعًا
فِي رَأْسِ غُمْدَانَ دَارًا مِنْكَ مِحْلَالًا

فَدَخَلَ عَلَيْهِ الْآذِنُ فَأَخْبَرَهُ بِمَكَانِهِمْ فَأَذِنَ
لَهُمْ فَدَنَا عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي
الْكَلَامِ فَقَالَ لَهُ إِنْ كُنْتَ مِمَّنْ يَتَكَلَّمُ بَيْنَ
يَدَيَّ فَقَدْ أَذِنَّا لَكَ فَقَالَ لَهُ
عَبْدُ الْمُطَّلِبِ: إِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَلَّكَ أَيُّهَا
الْمَلِكُ مَحَلًّا رَفِيعًا صَعْبًا مَنِيعًا شَامِخًا
بَاذِخًا وَأَنْبَتَكَ مَنْبَتًا طَابَتْ أَرُومَتُهُ وَ
عَذُبَتْ جُرْثُومَتُهُ وَثَبَتَ اَصْلُهُ وَ بَسَقَ
فَرْعُهُ فِي أَكْرَمِ مَوْطِنٍ وَأَطْيَبِ مَعْدِنٍ
فَأَنْتَ أَبَيْتَ اللَّعْنَ مَلِكُ الْعَرَبِ وَ رَبِيعُهَا
الَّذِي تَخْصَبُ بِهِ الْبِلَادُ وَرَأْسُ الْعَرَبِ
الَّذِي لَهُ تَنْقَادُ وَعَمُودُهَا الَّذِي عَلَيْهِ
الْعِمَادُ وَ مَعْقِلُهَا الَّذِي يَلْجَأُ إِلَيْهِ الْعِبَادُ ، وَ
سَلَفُكَ خَيْرُ سَلَفٍ، وَأَنْتَ لَنَا مِنْهُمْ خَيْرُ
خَلَفٍ، فَلَنْ يَخْمُدَ مَنْ هُمْ سَلَفُهُ، وَلَنْ
يَهْلِكَ مَنْ اَنْتَ خَلَفُهُ وَ نَحْنُ أَيُّهَا الْمَلِكُ
أَهْلُ حَرَمِ اللّٰهِ وَ سَدَنَةُ بَيْتِهِ أَشْخَصَنَا إِلَيْكَ
الَّذِي أَبْهَجَكَ مِنْ كَشْفِ الْكَرْبِ الَّذِي

سرداران قریش شامل تھے یہ لوگ صنعا پہونچے سلطان اس وقت
اپنے محل کی چھت پر تھا جسے غمدان کہتے تھے اسکا ذکر امیہ بن
صلت نے اپنے ایک شعر میں کیا ہے تم خوش گوار شراب پیو اس
حال میں کہ تم پر بلند تاج ہے غمدان کی چھت پر تمہارا پسندیدہ
گھر ہے۔ دربان بادشاہ کے پاس آیا اور ان کے آنے کی خبر دی
بادشاہ نے انھیں آنے کی اجازت دیدی تو عبدالمطلب قریب
ہوئے اور اذن کلام کے طالب ہوئے سلطان نے کہا کہ اگر تم
میرے سامنے بات کرنے کا سلیقہ رکھتے ہو تو تمہیں اجازت دی
جاتی ہے عبدالمطلب گویا ہوئے اے بادشاہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو
نہایت ہی بلند و بالا اور عظیم الشان مقام عطا فرمایا ہے آپ کا
حسب ونسب سب سے بہتر بنایا جسکی اصل مضبوط اور پاکیزہ ہے
اس کی شاخ انتہائی بلند اور ارفع واعلی ہے آپ کا برانہ ہو، آپ
عرب کے بادشاہ اور اس کی بہار ہیں، جس سے ملک سبزو
شاداب ہے، آپ عرب کے ایسے سردار ہیں جن کے عرب مطیع و
فرماں بردار ہیں، آپ عرب کا ستون ہیں جس پر عرب کا دارو
مدار ہے آپ اس کی ایسی پناہ گاہ ہیں جہاں لوگوں کو پناہ ملتی ہے،
آپ کے آباء ہمارے لئے بہترین سلف تھے اور آپ ہمارے
لئے ان کے بہترین خلف ہیں وہ خاندان نہیں مٹ سکتا جس کے
آپ جیسے سلف ہوں اور وہ کنبہ کبھی پارینہ نہیں ہوسکتا جس کے
آپ کی طرح خلف ہوں اے بادشاہ ہم اہل حرم الٰہی ہیں، خدام حرم
ہیں ہمیں آپ کی خدمت میں وہ چیز لائی جو آپ کے لیے باعث
مسرت ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ نے ہماری اس مصیبت کو دور کر دیا
جس نے ہمیں بوجھل کر دیا تھا، ہم مبارکباد دینے والے وفد ہیں

قَدْ قَدِحْنَا وَفْدُ التَّهْنِئَةِ لَا وَفْدُ الْمَرْزِئَةِ
قَالَ: وَاَيُّهُمْ اَنْتَ اَيُّهَا الْمُتَكَلِّمُ؟ قَالَ: اَنَا
عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ الْهَاشِمِ قَالَ: اِبْنُ اُخْتِنَا؟
قَالَ نَعَمْ، قَالَ: اُدْنُ فَاَدْنَاهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِ وَ
عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ: مَرْحَباً وَ اَهْلاً، وَنَاقَةً
وَرَحْلاً، وَمُسْتَنَاخاً سَهْلاً، وَمَلِكاً رِبَحْلاً
يُعْطِي عَطَاءً جَزْلاً، قَدْ سَمِعَ الْمَلِكُ
مَقَالَتَكُمْ، وَعَرَفَ قَرَابَتَكُمْ، وَقَبِلَ
وَسِيْلَتَكُمْ، فَاَنْتُمْ اَهْلُ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ،
وَلَكُمُ الْكَرَامَةُ مَا اَقَمْتُمْ، وَالْحِبَاءُ اِذَا ظَعَنْتُمْ
ثُمَّ نَهَضُوا اِلَى دَارِ الْكَرَامَةِ وَ الْوُفُوْدِ، فَاَقَامُوْا
شَهْراً لَا يَصِلُوْنَ اِلَيْهِ وَ لَا يَاْذَنُ لَهُمْ
بِالْاِنْصِرَافِ، ثُمَّ انْتَبَهَ لَهُمْ اِنْتِبَاهَةً فَاَرْسَلَ
اِلَى عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَاَدْنَى مَجْلِسَهُ وَ
اَخْلَاهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا عَبْدَ الْمُطَّلِبِ اِنِّيْ
مُفْضٍ اِلَيْكَ مِنْ سِرِّ عِلْمِيْ مَالَوْ يَكُوْنُ
غَيْرُكَ لَمْ اَبُحْ بِهِ، لٰكِنْ رَأَيْتُكَ مَعْدِنَةً
فَاَطْلَعْتُكَ طَلِيْعَةً، فَلْيَكُنْ عِنْدَكَ مَطْوِيّاً
حَتّٰى يَاْذَنَ اللّٰهُ فِيْهِ، فَاِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهِ اِنِّيْ
اَجِدُ فِي الْكِتَابِ الْمَكْنُوْنِ وَالْعِلْمِ
الْمَخْزُوْنِ الَّذِي اخْتَرْنَاهُ لِاَنْفُسِنَا
وَاحْتَجَنَّاهُ دُوْنَ غَيْرِنَا خَبَراً عَظِيْماً وَخَطَراً
جَسِيْماً فِيْهِ شَرَفُ الْحَيٰوةِ وَ فَضِيْلَةُ الْوَفَاةِ

مصیبت میں ڈالنے والے نہیں ہیں، بادشاہ نے کہا اے متکلم اہل
حرم میں سے تم کون ہو؟ آپ نے کہا میں عبدالمطلب بن ہاشم
ہوں وہ کہنے لگا ہماری بہن کا بیٹا؟ انھوں نے کہا ہاں تو وہ بولا
قریب ہو جاؤ بادشاہ نے آپ کو قریب کرلیا پھر آپ کی طرف اور
آپ کے وفد کی طرف متوجہ ہوا اور بولا بہت خوش آمدید اہلا وسہلا
مرحبا تمہیں مبارک ہو تمہارے لئے یہاں اونٹنی بھی ہے اور کجاوہ
بھی اور خیمہ زن ہونے کے لئے کشادہ میدان بھی اور ایسا عظیم
الشان بادشاہ جو بہت عطا کرتا ہے، بادشاہ نے تمہاری گفتگو سن لی
ہے تمہاری رشتہ داری کا اسے علم ہو چکا اور تمہارے وسیلہ کو قبول
کرلیا ہے تم ہمارے شب و روز کے مالک ہو جب تک تم ٹھہرے
رہو گے عزت افزائی ہوگی اور لوٹنے پر ہمارے عطیات تمہارے
ساتھ ہونگے پھر وہ لوگ مہمان خانہ میں تشریف لے گئے اور
ایک مہینہ تک اقامت پذیر رہے نہ وہ لوگ بادشاہ کے پاس
پہونچے نہ بادشاہ نے انہیں جانے کی اجازت دی پھر (ایک مہینہ
کے بعد) اسے مہمانوں کا احساس ہوا تو عبدالمطلب کو بلا بھیجا اور
ان کو اپنے قریب کیا پھر اپنے پاس تنہائی میں بٹھایا پھر گویا ہوا اے
عبدالمطلب میں تمہیں اپنے علم کا ایک راز منتقل کر رہا ہوں کوئی اور
ہوتا تو اسے نہ بتاتا مگر میں نے تم کو اس کا امین پایا ہے اس لئے
اس راز سے تمہیں مطلع کر رہا ہوں یہ راز تمہارے پاس محفوظ رہنا
چاہیے تا آنکہ اللہ تعالی اس کی اجازت دے کیونکہ وہ اپنے حکم کو
نافذ فرمانے والا ہے۔ میں خفیہ کتاب اور اس علم مخزون میں جو
ہمارے لیے خاص ہے ایک بہت بڑی اور عظیم الشان خبر پاتا
ہوں جس میں انسانی حیات وممات کے لیے شرافت وفضیلت

لِلنَّاسِ عَامَّةً وَلِرَهْطِكَ كَافَّةً وَلَكَ خَاصَّةً فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ: أَيُّهَا الْمَلِكُ مِثْلُكَ سَرَّ وَبَرَّ، فَمَا هُوَ؟ فِدَاءُكَ أَهْلُ الْوَبَرِ، زُمَراً بَعْدَ زُمَرٍ قَالَ: إِذَا وُلِدَ بِتِهَامَةَ غُلَامٌ بِهِ عَلَامَةٌ بَيْنَ كَتِفَيْهِ شَامَةٌ كَانَتْ لَهُ الْإِمَامَةُ وَلَكُمْ بِهِ الزَّعَامَةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ: أَبَيْتَ اللَّعْنَ لَقَدْ أُبْتُ بِخَيْرٍ مَا آبَ بِهِ وَافِدٌ، وَلَوْلَا هَيْبَةُ الْمَلِكِ وَإِجْلَالُهُ وَإِعْظَامُهُ لَسَأَلْتُهُ مِنْ بِشَارَتِهِ إِيَّايَ مَا ازْدَادُ بِهِ سُرُوراً قَالَ ابْنُ ذِي يَزَنٍ: هٰذَا حِينُهُ الَّذِي يُولَدُ فِيهِ، أَوْ قَدْ وُلِدَ وَاسْمُهُ مُحَمَّدٌ يَمُوتُ أَبُوهُ وَأُمُّهُ وَيَكْفُلُهُ جَدُّهُ وَعَمُّهُ وَلَدْنَاهُ مِرَاراً، وَاللّٰهُ بَاعِثُهُ جِهَاراً، وَجَاعِلٌ لَهُ مِنَّا أَنْصَاراً، يُعِزُّ بِهِمْ أَوْلِيَائَهُ، وَيُذِلُّ بِهِمْ أَعْدَائَهُ، وَيَضْرِبُ بِهِمُ النَّاسَ عَنْ عُرْضٍ وَيَسْتَبِيحُ بِهِمْ كَرَائِمَ الْأَرْضِ وَيَكْسِرُ الْأَوْثَانَ، وَيُخْمِدُ النِّيرَانَ، يَعْبُدُ الرَّحْمٰنَ، وَيَدْحَرُ الشَّيْطَانَ، قَوْلُهُ فَصْلٌ، وَحُكْمُهُ عَدْلٌ يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَيَفْعَلُهُ، وَيَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُبْطِلُهُ فَقَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ: عَزَّ جَدُّكَ وَعَلَا كَعْبُكَ وَدَامَ مُلْكُكَ وَطَالَ عُمْرُكَ فَهٰذَا نِجَارِي فَهَلِ الْمَلِكُ سَارٌّ لِي بِإِفْصَاحٍ فَقَدْ أَوْضَحَ

ہے جو لوگوں کے لئے اور تیرے وفد کے لئے عام اور تیرے لئے خاص ہوگی، عبدالمطلب کہنے لگے آپ ہی جیسا بادشاہ بھلائی کر کے خوش ہوتا ہے وہ کون سی خبر ہے؟ آپ پر ہم جیسے بادیہ نشیں گروہ در گروہ قربان ہوں، بادشاہ نے کہا جب مکہ میں وہ بچہ پیدا ہوگا جس کے ساتھ ایک عظیم نشانی ہوگی اس کے دونوں شانوں کے درمیان ایک (بڑا) تل ہوگا وہ لوگوں کا امام ہوگا اور اس کی بدولت قیامت تک تمہاری قیادت ہوگی، عبدالمطلب کہنے لگے آپ برائی سے دور رہیں بیشک میں وہ سب لے کر لوٹوں گا جو ایک (کامیاب) وفد کا حصہ ہوتا ہے اگر بادشاہ کی ہیبت و جلالت مانع نہ ہوتی تو میں اس کی وضاحت چاہتا تاکہ میری مسرت میں اور اضافہ ہوا ابن ذی یزن نے کہا اس وقت وہ بچہ پیدا ہو چکا ہے یا ہونے والا ہے اس کا نام محمد ﷺ ہے اس کے والدین انتقال کر جائیں گے دادا اور چچا اس کی پرورش کریں گے ہم نے اس کو کئی بار جنا ہے اللہ اسے روز روشن کی طرح ظاہر کریگا اور ہمیں میں سے اس کا خادم و ناصر بنائیگا، جن کے ذریعہ اس کے دوست معزز اور دشمن ذلیل ہوں گے اور ان کے سبب لوگوں کی عزت و حرمت کی حفاظت کرے گا اور ان کے ذریعہ دنیا کے سورماؤں کو نیست و نابود کرے گا، بتوں کو توڑے گا، آتش کفر بجھ جائیگی، رحمن کی عبادت کرے گا، شیطان ذلیل ہوگا، اس کا قول فیصلہ کن اور حکم سراپا عدل ہوگا، نیکی کا حکم دے گا، برائی سے روکے گا اور خود بھی اس سے باز رہے گا، عبدالمطلب کہنے لگے اے بادشاہ آپ کی کوشش مشکور ہو اور آپ کی شان بلند ہو آپ کا ملک ہمیشہ رہے اور عمر دراز ہو یہ میرا حسب و نسب ہے کیا بادشاہ میرے لئے

لی بعض الایضاح۔ فقال ابنُ ذی یزنٍ:
والبیتِ ذی الحُجُبِ، والعلاماتِ علی
النُّقُبِ، انّک یا عبدَ المطّلبِ لجدُّہُ غیرُ
کذبٍ فخرّ عبدُ المطّلبِ ساجداً،
فقال: ارفع راسک ثلج صدرُک، و
علا امرُک، فهل احسستَ شیئاً ممّا
ذکرتُ لک؟ فقال ایّها الملکُ کان لی ابنٌ
و کنتُ به مُعجباً، و علیه رفیقاً، فزوّجتُهٗ
کریمةً من کرائمِ قومه آمنةَ بنتَ وهبٍ،
فجاءت بغلامٍ سمّیتُهٗ محمّداً، فمات ابوہُ
وامُّهٗ، وکفلتُهٗ انا و عمُّهٗ قال ابنُ ذی یزنٍ:
انّ الّذی قلتُ لک کما قلتَ فاحتفظ
بابنک واحذر علیه الیهودَ فانّهم لهٗ اعداءٌ ولن
یجعلَ اللّٰهُ لهم علیه سبیلاً واطوِ ما ذکرتُ
لک دون هٰؤلاءِ الرّهطِ الّذین معک، فانّی
لستُ آمنُ ان تدخلَ لهمُ النّفاسةُ،
من ان تکون لکمُ الرّیاسةُ فیطلبون لهٗ
الغوائلَ، و ینصبون لهُ الحبائلَ فهم
فاعلون او ابناءُهم، ولولا انّی اعلمُ انّ
الموتَ مجتاحی قبلَ مبعثه لسرتُ
بخیلی و رجلی حتّی اُصیّرَ بیثربَ دارَ
مملکته، فانّی اجدُ فی الکتابِ النّاطقِ
والعلمِ السّابقِ انّ بیثربَ استحکامَ امرہ و

مزید وضاحت کر سکتے ہیں اس لیے کہ آپ نے تھوڑی سی
وضاحت کی ہے، ابن ذی یزن نے کہا غلافوں اور پہاڑی راستہ
پر علامتوں والے خانۂ کعبہ کی قسم اے عبد المطلب اس کے دادا تم
ہو اس میں کوئی جھوٹ نہیں یہ سن کر عبد المطلب سجدہ میں گر گئے
بادشاہ نے کہا سر اٹھاؤ تمہارا سینہ ٹھنڈا ہو اور تمہارا معاملہ بلند ہو،
کیا تم نے میری ذکر کردہ علامتوں میں سے کچھ محسوس کیا؟
عبد المطلب کہنے لگے اے بادشاہ میرا ایک بیٹا تھا جس کو میں
بہت چاہتا تھا اور میں اس پر بہت مہربان تھا میں نے اس کی
شادی اپنی قوم کی ایک شریف عورت سے کر دی اس سے لڑکا پیدا
ہوا میں نے اس کا نام محمد رکھا اس کے ماں باپ انتقال کر چکے
ہیں میں نے اور اس کے چچا نے اس کی پرورش کی ابن ذی یزن
بول پڑا بیشک میں نے جو بات کہی ایسی ہی ہے جو تم نے کہی تو تم
اپنے بیٹے کی حفاظت کرو اور اسے یہود سے بچاؤ کیونکہ وہ اس
کے دشمن ہیں اللہ تعالیٰ اس تک انہیں پہونچنے نہیں دیگا میرا یہ راز
ان لوگوں سے بیان مت کرنا جو تمہارے ساتھ ہیں اسلئے کہ
مجھے خوف ہے کہ ان کے دلوں میں حسد داخل ہو جائے کہ ریاست
تمہیں حاصل ہونے والی ہے پھر یہ اس کے لیے مصیبتوں کے
خواہاں ہوں گے اور اس کے خلاف پھندے بچھائیں گے
(سازش کریں گے) تو وہ یا ان کے بیٹے ایسا کریں گے اور اگر میں
جانتا کہ ان کے مبعوث ہونے سے پہلے مجھے موت نہیں آ جائیگی تو
میں ہر طرح پیادہ یا سوار یثرب جاتا جو ان کا پایہ تخت ہوگا کیونکہ
میں نے سابقہ علوم کی کتب ناطقہ میں پڑھا ہے کہ یثرب ہی میں
آپ کا سلسلہ کار مستحکم ہوگا اور اسی شہر سے آپ کے اعوان و انصار

أَهْلَ نُصْرَتِهِ وَمَوْضِعَ قَبْرِهِ، وَلَوْ لَا أَنِّي أَتَّقِيهِ
الْآفَاتِ وَأَحْذَرُ عَلَيْهِ الْعَاهَاتِ لَأَعْلَنْتُ
عَلَى حَدَاثَةِ سِنِّهِ أَمْرَهُ وَلَأَوْطَأْتُ أَسْنَانَ
الْعَرَبِ عَقِبَهُ وَلٰكِنِّي صَارِفٌ ذٰلِكَ إِلَيْكَ،
عَنْ غَيْرِ تَقْصِيرٍ بِمَنْ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَمَرَ
لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ بِعَشَرَةِ أَعْبُدٍ، وَعَشَرَةِ
إِمَاءٍ، وَبِمِائَةٍ مِنَ الْإِبِلِ، وَحُلَّتَيْنِ مِنَ
الْبُرُودِ، وَبِخَمْسَةِ أَرْطَالٍ مِنَ الذَّهَبِ،
وَعَشَرَةِ أَرْطَالٍ فِضَّةٍ، وَكَرِشٍ مَمْلُوءٍ
عَنْبَرًا وَأَمَرَ لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِعَشَرَةِ أَضْعَافِ
ذٰلِكَ، وَقَالَ لَهُ إِذَا حَالَ الْحَوْلُ
فَأْتِنِي. فَمَاتَ ابْنُ ذِي يَزَنٍ قَبْلَ أَنْ يَحُولَ
الْحَوْلُ فَكَانَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ كَثِيرًا مَّا
يَقُولُ لَا يَغْبِطْنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ بِجَزِيلِ
عَطَاءِ الْمَلِكِ، فَإِنَّهُ إِلَى نَفَادٍ وَلٰكِنْ
لِيَغْبِطْنِي بِمَا يَبْقَى لِي وَلِعَقِبِي مِنْ بَعْدِي
ذِكْرُهُ وَفَخْرُهُ وَشَرَفُهُ. فَإِذَا قِيلَ لَهُ مَتَى
ذٰلِكَ؟ قَالَ سَيُعْلَمُ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ.

اٹھیں گے اور آپکا مدفن بھی وہیں کی خاک پاک بنے گی اگر میرا
مقصد یہ نہ ہوتا کہ انہیں آفات زمانہ سے محفوظ رکھا جائے اور مجھے
اس کے متعلق حوادث دہر کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں نوعمری ہی میں ان
کے معاملے کا اعلان کر دیتا اور میں پہاڑی راستوں کو ان کی اتباع
میں روندتا لیکن میں یہ کام تمہارے حوالہ کر رہا ہوں اپنے ساتھیوں
کے ساتھ ذرا بھی کوتاہی نہ کرو گے راوی کا بیان ہے پھر ان میں
سے ہر ایک کو دس دس غلام اور دس دس باندیاں، سو سو اونٹ، دو دو
چادر کا جوڑا، پانچ پانچ رطل سونا، دس دس رطل چاندی اور عنبر سے
بھرے ہوئے برتن دینے کا حکم دیا اور عبد المطلب کے لئے اس
کا دس گنا دینے کا حکم دیا اور ان سے کہا جب یہ سال ختم ہو جائے تو
آپ میرے پاس تشریف لائیے گا مگر سال ختم ہونے سے پہلے
ہی سیف بن ذی یزن نے داعی اجل کو لبیک کہا بسا اوقات
عبد المطلب کہا کرتے تھے اے قریش مجھ پر تم میں کا کوئی اس لئے
رشک نہ کرے کہ بادشاہ نے مجھے بہت نوازا تھا کیونکہ اس کے
لیے بقا نہیں بلکہ مجھ پر رشک کرو اس بنیاد پر جسکا ذکر اور فخر و
شرافت میرے لئے اور میرے بعد والوں کے لئے باقی رہیگی
جب آپ سے پوچھا جاتا کہ وہ شرافت کیا ہے تو آپ جواب
دیتے کہ ضرور وہ ایک دن جان لی جائیگی اگرچہ کچھ وقت لگے۔

قِصَّةُ بَحِيرَى

قَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ: ثُمَّ إِنَّ أَبَا طَالِبٍ خَرَجَ فِي
رَكْبٍ تَاجِرًا إِلَى الشَّامِ، فَلَمَّا تَهَيَّأَ لِلرَّحِيلِ
وَأَجْمَعَ الْمَسِيرَ صَبَّ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

ابن اسحاق کہتے ہیں پھر ابو طالب کو بغرض تجارت سفر شام کا
اتفاق ہوا اور آپ نے کوچ کرنے کا عزم مصمم کر لیا تو حضور ﷺ
نے بھی ان کے ساتھ جانے کا اشتیاق ظاہر فرمایا تو ابو طالب کا

فِيمَا يَزْعُمُونَ فَرَقَّ لَهُ (اَبُوطَالِبٍ) وَقَالَ وَاللّٰهِ لَاَخْرُجَنَّ بِهٖ مَعِيَ وَ لَايُفَارِقُنِيْ وَلَا اُفَارِقُهٗ اَبَدًا اَوْ كَمَا قَالَ فَخَرَجَ بِهٖ مَعَهٗ فَلَمَّا نَزَلَ الرَّكْبُ بُصْرٰى مِنْ اَرْضِ الشَّامِ وَبِهَا رَاهِبٌ يُقَالُ لَهٗ بَحِيْرٰى فِيْ صَوْمِعَةٍ لَهٗ وَ كَانَ اِلَيْهِ عِلْمُ اَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ وَلَمْ يَزَلْ فِيْ تِلْكَ الصَّوْمِعَةِ مُنْذُ قَطُّ رَاهِبٌ اِلَيْهِ يَصِيْرُ عِلْمُهُمْ عَنْ كِتَابٍ فِيْهَا فِيْمَا يَزْعُمُوْنَ يَتَوَارَثُوْنَهٗ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَلَمَّا نَزَلُوْا ذٰلِكَ الْعَامَ بِبَحِيْرٰى وَكَانُوْا كَثِيْرًا مَّا يَمُرُّوْنَ بِهٖ قَبْلَ ذٰلِكَ فَلَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَعْرِضُ لَهُمْ حَتّٰى كَانَ ذٰلِكَ الْعَامُ فَلَمَّا نَزَلُوْا بِهٖ قَرِيْبًا مِّنْ صَوْمِعَتِهٖ صَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا كَثِيْرًا وَ ذٰلِكَ فِيْمَا يَزْعُمُوْنَ عَنْ شَيْءٍ رَاٰهُ وَهُوَ فِيْ صَوْمِعَتِهٖ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِيْ صَوْمِعَتِهٖ فِي الرَّكْبِ حِيْنَ اَقْبَلُوْا وَغَمَامَةٌ تُظِلُّهٗ مِنْ بَيْنِ الْقَوْمِ قَالَ ثُمَّ اَقْبَلُوْا فَنَزَلُوْا فِيْ ظِلِّ شَجَرَةٍ قَرِيْبًا مِّنْهُ فَنَظَرَ اِلَى الْغَمَامَةِ حِيْنَ اَظَلَّتِ الشَّجَرَةُ وَتَهَصَّرَتْ اَغْصَانُ الشَّجَرَةِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اسْتَظَلَّ تَحْتَهَا فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ بَحِيْرٰى نَزَلَ مِنْ صَوْمِعَتِهٖ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اِنِّيْ قَدْ صَنَعْتُ لَكُمْ طَعَامًا

دل پگھل گیا اور بولے خدا کی قسم میں اسے اپنے ساتھ ضرور لے جاؤں گا نہ وہ مجھ سے جدا ہو سکتا ہے اور نہ میں اس سے جدا ہو سکتا ہوں یا جیسا بھی آپ نے فرمایا چنانچہ ابوطالب اپنی معیت میں حضور کو لے کر روانہ ہوئے جب قافلہ بصریٰ پہونچا جو ملک شام کی سرحد پر واقع ہے تو وہاں ایک راہب اپنے عبادت خانہ میں رہتا تھا جسے بحیرا کہتے تھے یہ راہب علم نصرانیت سے پوری طرح واقف تھا لوگوں کا خیال یہ ہے کہ ہمیشہ اس صومعہ میں کوئی راہب ہوتا جس تک اس (صومعہ) کے اندر (رکھی ہوئی) کتاب کے بارے میں (سابقہ) راہبوں کا علم پہونچتا اور وہ نسلاً بعد نسل اس کے وارث ہوتے، جب یہ قافلہ اس سال راہب کے صومعہ کے قریب اترا حالانکہ پہلے بھی بارہا قافلے اس کے قریب سے گذرتے رہے لیکن یہ راہب کسی سے گفتگو نہ کرتا اور نہ ہی ان سے ملتا حتی کہ اس سال جب وہ اس صومعہ کے قریب اترے تو اس نے پرتکلف کھانے سے ان کی مہمانی کی۔ لوگ کہتے ہیں کہ اس مہمانی کا باعث یہ تھا کہ جب بحیرا راہب نے اپنے صومعہ سے سرکار کو قافلے کے اندر دیکھا جب قافلہ آیا اور پوری قوم کے درمیان صرف آپ کے اوپر بادل کا ٹکڑا سایہ کئے ہوئے تھا۔ راوی کا بیان ہے پھر لوگ آئے اور قریب ہی کے ایک درخت کے سایہ میں ٹھہر گئے جب درخت سایہ فگن تھا اور درخت کی شاخیں سرکار کے اوپر جھکی ہوئی تھیں یہاں تک کہ سرکار اس کے سایہ تلے آ گئے تو اس نے بادل کے ٹکڑے کو دیکھا، بحیرا یہ منظر دیکھ کر اپنے عبادت خانہ سے باہر نکلا اور انھیں یہ کہہ کر بلا بھیجا کہ اے گروہ قریش میں نے تم لوگوں کے لئے کھانا تیار کیا ہے اور میری خواہش یہ ہے

يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ تَحْضُرُوا كُلُّكُمْ صَغِيرُكُمْ وَ كَبِيرُكُمْ وَعَبْدُكُمْ وَحُرُّكُمْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ وَاللّٰهِ يَا بَحِيرَىٰ إِنَّ لَكَ لَشَأنًا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتَ تَصْنَعُ هٰذَا بِنَا وَقَدْ كُنَّا نَمُرُّ بِكَ كَثِيرًا أَفَمَا شَأْنُكَ الْيَوْمَ؟ قَالَ بَحِيرَىٰ صَدَقْتَ قَدْ كَانَ مَاتَقُولُ وَلٰكِنَّكُمْ ضَيْفٌ، وَقَدْ أَحْبَبْتُ أَنْ أُكْرِمَكُمْ وَأَصْنَعَ لَكُمْ طَعَامًا فَتَأْكُلُوا مِنْهُ كُلُّكُمْ فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ وَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ الْقَوْمِ لِحَدَاثَةِ سِنِّهِ فِي رِحَالِ الْقَوْمِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا نَظَرَ بَحِيرَىٰ فِي الْقَوْمِ لَمْ يَرَ الصِّفَةَ الَّتِي يَعْرِفُ وَيَجِدُ عِنْدَهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لَا يَتَخَلَّفَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ عَنْ طَعَامِي قَالُوا لَهُ يَا بَحِيرَىٰ مَا تَخَلَّفَ عَنْكَ أَحَدٌ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَأْتِيَكَ إِلَّا غُلَامٌ وَهُوَ أَحْدَثُ الْقَوْمِ سِنًّا فَتَخَلَّفَ فِي رِحَالِهِمْ فَقَالَ لَا تَفْعَلُوا أُدْعُوهُ فَلْيَحْضُرْ هٰذَا الطَّعَامَ مَعَكُمْ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ مَعَ الْقَوْمِ وَ اللَّاتِ وَ الْعُزَّىٰ إِنْ كَانَ لَلُؤْمٌ بِنَا أَنْ يَتَخَلَّفَ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَنْ طَعَامٍ مِنْ بَيْنِنَا ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ فَاحْتَضَنَهُ وَأَجْلَسَهُ مَعَ الْقَوْمِ فَلَمَّا رَآهُ بَحِيرَىٰ جَعَلَ يَلْحَظُهُ

کہ تم میں کا چھوٹا بڑا، غلام، آزاد ہر ایک کھانے میں شریک ہو[illegible] قافلہ کے لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا اے بحیرا آج تم [illegible] ہمارے ساتھ ایسا کام کر رہے ہو جو ہم نے تم کو کبھی کرتے نہیں [illegible] دیکھا حالانکہ ہم تمہارے پاس سے بارہا گزرے ہیں تو پھر آج [illegible] تمہارا کیا حال ہے؟ بحیرا نے کہا تم سچ کہہ رہے ہو بات وہی ہے جو تم کہہ رہے ہو لیکن تم ہمارے مہمان ہو اور میری خواہش یہ ہے کہ میں تمہاری تعظیم و تکریم کروں اور ہر پرتکلف کھانا تمہارے لئے تیار کروں تاکہ تم سب لوگ اسے کھاؤ چنانچہ سب اہل قافلہ اس کے پاس پہونچ گئے اور نبی پاک ﷺ کو قافلہ میں کم سن ہونے کی وجہ سے درخت کے پاس قیام گاہ پر چھوڑ گئے، جب بحیرا نے سب مہمانوں کو گہری نظر سے دیکھا مگر مطلوبہ صفات کسی کے اندر اسے نہ ملیں تو اس نے پوچھا اے گروہ قریش تم میں کا کوئی کھانے سے پیچھے نہ رہے قافلہ والوں نے کہا اے بحیرا جن کو آنا تھا سب آگئے ہیں کوئی چھوٹا نہیں سوائے ایک نوعمر بچہ کے جو قیام گاہ پر رہ گیا ہے اس نے کہا تم ایسا نہ کرو اسے بھی بلاؤ تاکہ وہ بھی تمہارے ساتھ شریک طعام ہو راوی کا بیان ہے کہ قریش میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا کہ لات وعزی کی قسم بیشک ہمیں زیب نہیں دیتا کہ عبداللہ ابن عبدالمطلب کے فرزند ہمارے ساتھ شریک دعوت نہ ہوں پھر وہ گیا اور ان کو گود میں لاکر قوم کے ساتھ بٹھادیا، بحیرا نے جب آپ کو دیکھا تو خوب غور سے آپ کو دیکھنے لگا اور اسے اپنی کتاب میں موجود صفات سراپائے اقدس میں نظر آنے لگیں چنانچہ اس نے آپ سے کہا اے بچے میں تمہیں لات وعزی کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ جس چیز کے بارے

لحظاً شديداً وينظرُ إلى أشياء من جسده قد كان يجدها فقال (له) يا غلامُ أسئلكَ بحقِ اللاتِ والعزى إلاما أخبرتني عمّا أسالكَ عنهُ وإنما قال لهُ بحيرى ذلكَ لأنهُ سمع قومهُ يحلفونَ بهما فزعموا أنّ رسولَ اللهِ ﷺ قالَ (لهُ) لا تسألني باللاتِ و العزى فواللهِ ما ابغضتُ شيئاً قطُ بغضهما فقالَ لهُ بحيرى فباللهِ إلا ما أخبرتني عمّا أسألكَ عنهُ فقالَ لهُ سلني عمّا بدالكَ فجعلَ يسألهُ عن أشياء من حالهِ في نومهِ وهيئتهِ و أمورهِ فجعلَ رسولُ اللهِ ﷺ يخبرهُ فيوافقُ ذلكَ ما عندَ بحيرى من صفتهِ ثم نظرَ إلى ظهرهِ فرأى خاتمَ النبوةِ بينَ كتفيهِ على موضعهِ من صفتهِ التي عندهُ. فلما فرغَ أقبلَ على عمهِ أبي طالبٍ فقالَ لهُ ما هذا الغلامُ منكَ قالَ ابني قالَ لهُ بحيرى ماهوَ بابنكَ وماينبغي لهذا الغلامِ ان يكونَ ابوهُ حياً قالَ فانهُ ابنُ اخي قالَ فمافعلَ ابوهُ قالَ ماتَ وامهُ حبلى بهِ قالَ صدقتَ فارجع بابنِ أخيكَ إلى بلدهِ واحذر عليهِ اليهودَ فواللهِ لئن رأوهُ وعرفوا منهُ ماعرفتُ ليبغنهُ

میں تم سے پوچھوں گا تم مجھے اس کا جواب دو گے بحیرا نے یہ بات آپ سے اس لئے کہی تھی کہ ان کی قوم کو لات وعزی کی قسم کھاتے ہوئے سنا تھا لوگوں کا بیان ہے کہ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا مجھے لات وعزی کا واسطہ دے کر کوئی بات نہ پوچھو خدا کی قسم جتنی مجھے ان سے نفرت ہے اتنی کسی اور چیز سے نہیں ہے بحیرا بولا تو پھر میں اللہ کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں آپ مجھے اس کا جواب مرحمت فرمائیں حضور نے فرمایا اب جو تمہارا جی چاہے پوچھو وہ حضور ﷺ سے آپ کی نیند، ہیئت اور دوسرے کچھ امور کے بارے میں سوال کرنے لگا حضور جواب ارشاد فرماتے رہے حضور جو حالات اسے بتاتے اس سے ان صفات کی تصدیق ہوتی جاتی تھی جو نبی آخر الزماں ﷺ کے بارے میں اس کے پاس موجود تھیں پھر اس نے آپ کی پشت مبارک کی طرف دیکھا تو اسے آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت اسی جگہ اسی صفت پر نظر آئی جیسی اس کے پاس تھی جب بحیرا سوال سے فارغ ہو گیا تو ابوطالب کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا اس بچے کا آپ سے کیا رشتہ ہے آپ نے کہا یہ میرا بیٹا ہے بحیرا نے کہا یہ آپ کا بیٹا نہیں ہو سکتا اور نہ اس کا باپ زندہ موجود ہو سکتا ہے ابوطالب نے کہا یہ میرا بھتیجا ہے اس نے پوچھا ان کا باپ کہاں ہے آپ نے فرمایا کہ باپ کا انتقال اسی وقت ہو گیا جبکہ یہ شکم مادر میں تھا اس نے کہا آپ نے سچ کہا آپ اپنے بھتیجے کو لیکر وطن واپس لوٹ جائیں اور یہودیوں سے ہر وقت ہوشیار رہیں، بخدا اگر انہوں نے ان کو دیکھ لیا اور انھیں ان نشانیوں کا علم ہو گیا جن کا علم مجھے ہوا ہے تو وہ انہیں ضرر پہونچاتا

شراً فإنه كائن لابن أخيك هذا شان عظيم فأسرع به إلى بلاده۔

چاہیں گے، بلاشبہ آپ کے اس بھتیجے کی بڑی شان ہوگی تو بہت جلد انھیں لے کر ان کے وطن چلے جائیے۔

صفات للنبی ﷺ

إن أول قائم بأمر الأمة النبي ﷺ بعثه الله على فترة من الرسل رحمة للعالمين فبلغ الرسالة وجاهد في الله حق جهاده ونصح الأمة وعبد ربه حتى أتاه اليقين فهو أفضل الخلق وأشرف الرسل نبي الرحمة وإمام المتقين وحامل لواء الحمد وصاحب الشفاعة والمقام المحمود والحوض المورود آدم فمن دونه يوم القيامة تحت لوائه فهو خير الأنبياء وأمته خير الأمم وأصحابه أفضل الناس بعد الأنبياء وملته أشرف الملل له المعجزات الباهرة والخلق العظيم والعقل الكامل الجسيم والنسب الأشرف والجمال المطلق والكرم الأوفر والشجاعة التامة والحلم الزائد والعلم النافع والعمل الأرفع والخوف الأكمل والتقوى الباهرة فهو أفصح الخلق وأكملهم في كل

بیشک پہلی وہ ہستی جو امت کے معاملات کی والی ہوئی نبی کریم ﷺ کی ذات مبارکہ ہے جن کو اللہ تعالی نے سلسلہ رسالت کے منقطع ہونے کے بعد سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا چنانچہ آپ نے پیغام الہی کو امت تک پہونچا دیا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا جیسا جہاد کا حق تھا امت کی خیر خواہی کی اپنے رب کی عبادت کی یہانتک کہ اپنے معبود حقیقی سے جا ملے تو آپ تمام مخلوق میں سب سے افضل، تمام رسولوں سے اشرف، نبی رحمت، متقیوں کے امام، لواء الحمد کو اٹھانے والے، شفاعت، مقام محمود اور حوض کوثر کے مالک، آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک پیدا ہونے والے سارے لوگ بروز قیامت آپ کے جھنڈے تلے ہوں گے آپ تمام نبیوں میں بہتر آپ کی امت تمام امتوں سے بہتر آپ کے صحابہ انبیا کے بعد سب لوگوں سے افضل، آپ کا دین تمام ادیان و مذاہب سے بلند و بالا آپ کے واضح اور باکمالات معجزات ہیں، آپ خلق عظیم پر فائز ہیں آپ کو عقل کامل عطا کی گئی آپ کا نسب سب سے اشرف، جمال و خوبصورتی میں بدر کامل، جود و سخاوت کے شہنشاہ، شجاعت و دلیری کے پیکر، بردباری کے مجسمہ، علم نافع، بلند کردار، سراپا خوف و خشیت اور بے مثال تقوی جیسی باکمال خوبیوں سے مالا مال تھے آپ مخلوق میں سب سے زیادہ فصیح، شگفتہ بیان اور صفات کمال

صِفَاتِ الْكَمَالِ وَأَبْعَدُ الْخَلْقِ عَنِ
الدَّنَاآتِ وَالنَّقَائِصِ وَفِيهِ قَالَ الشَّاعِرُ:

لَمْ يَخْلُقِ الرَّحْمٰنُ مِثْلَ مُحَمَّدٍ
أَبَدًا وَعِلْمِي أَنَّهُ لَا يَخْلُقُ

قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، كَانَ
النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ فِي بَيْتِهِ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ
أَيْ فِي خِدْمَتِهِمْ وَكَانَ يَفْلِي ثَوْبَهُ وَيَرْقَعُهُ
وَيَخْصِفُ نَعْلَهُ وَيَخْدِمُ نَفْسَهُ وَيَعْلِفُ
نَاضِحَهُ وَيَقُمُّ الْبَيْتَ أَيْ يَكْنُسُهُ وَيَعْقِلُ
الْبَعِيرَ وَيَأْكُلُ مَعَ الْخَادِمِ وَيَعْجِنُ مَعَهَا
وَيَحْمِلُ بِضَاعَتَهُ مِنَ السُّوقِ، وَكَانَ ﷺ
مُتَوَاصِلَ الْأَحْزَانِ دَائِمَ الْفِكْرِ لَيْسَتْ لَهُ
رَاحَةٌ وَقَدْ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَأَلْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ سُنَّتِهِ فَقَالَ الْمَعْرِفَةُ
رَأْسُ مَالِي وَالْحُبُّ أَسَاسِي وَالشَّوْقُ
مَرْكَبِي وَذِكْرُ اللّٰهِ أَنِيسِي وَالْحُزْنُ رَفِيقِي
وَالْعِلْمُ سِلَاحِي وَالصَّبْرُ رِدَائِي وَالرِّضَا
غَنِيمَتِي وَالْفَقْرُ فَخْرِي وَالزُّهْدُ حِرْفَتِي
وَالْيَقِينُ قُوَّتِي وَالصِّدْقُ شَفِيعِي وَالطَّاعَةُ
حَسْبِي وَالْجِهَادُ خُلُقِي وَقُرَّةُ عَيْنِي فِي
الصَّلٰوةِ، وَأَمَّا حِلْمُهُ وَجُودُهُ وَشَجَاعَتُهُ
وَحَيَاءُهُ وَحُسْنُ عِشْرَتِهِ وَشَفَقَتُهُ وَرَأْفَتُهُ
وَرَحْمَتُهُ وَبِرُّهُ وَعَدْلُهُ وَوَقَارُهُ وَصَبْرُهُ وَ

میں سب سے زیادہ کامل، رذیل اور گھٹیا چیزوں سے بہت دور
تھے آپ ہی کے متعلق شاعر نے کہا ہے کہ

اللہ نے محمد ﷺ کی طرح کبھی کسی کو پیدا نہیں کیا
اور میرا یقین ہے کہ آئندہ بھی پیدا نہیں کریگا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ اپنے
گھر میں تشریف فرما ہوتے تو گھر والوں کی خدمت میں لگے
رہتے، اپنے کپڑے سے جوئیں نکالتے اور اس میں پیوند
لگاتے، اپنے نعلین مبارک کو سلتے اور اپنے کام خود انجام
دیتے، جو اونٹ پانی کے کام میں لایا جاتا اسے چارہ ڈالتے،
گھر میں جھاڑو دیتے، اونٹ کو باندھتے، خادم کے ساتھ کھانا
کھاتے اور میرے ساتھ آٹا گوندھتے، اپنا سامان بازار سے
خود خرید کر لاتے اور نبی کریم ﷺ برابر غمگین اور فکر مند رہتے
تھے معلوم ہوتا کہ آپ کے حصہ میں راحت ہے ہی نہیں حضرت
علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں "میں نے رسول اللہ ﷺ
سے آپ کی سنت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ
معرفت میرا سرمایہ ہے، محبت میرا دستور اساسی ہے، شوق
میری سواری ہے، ذکر الٰہی میرا ہمدم، حزن و ملال میرا
دوست، علم میرا ہتھیار، صبر میری چادر، رضائے الٰہی میری
غنیمت، فقر میرا امتیاز، زہد میرا پیشہ، یقین میری قوت، صدق
میرا شفیع، طاعت میرا شرف، جہاد میری عادت اور میری
آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے" الغرض ان کے اندر بردباری،
سخاوت و شجاعت، شرم و حیا، حسن سلوک، شفقت و محبت،
رأفت و رحمت و نیکی، عدل و انصاف، عزت و وقار، صبر و ضبط،

هَيْبَتُهُ وَ ثِقَتُهُ وَبَقِيَّةُ خِصَالِهِ الحَمِيْدَةِ الَّتِي لَاتَكَادُ تُحْصَرُ فَكَثِيْرَةٌ جِدًا۔

ہیبت وخشیت اور اعتماد و وثوق اور دیگر اوصاف حمیدہ اس قدر ہیں جو حد شمار سے باہر ہیں۔

نَبِيٌّ يَرىٰ مَا لَا يَرَى النَّاسُ

(حسان بن ثابت)

	عربی	اردو
۱	لَقَدْ خَابَ قَوْمٌ زَالَ عَنْهُمْ نَبِيُّهُمْ وَقُدِّسَ مَنْ يَسْرِي إِلَيْهِمْ وَ يَغْتَدِي	جس قوم سے نبی تشریف لے گئے وہ نامراد ہوگئی اور قابل صد احترام ہیں وہ لوگ جن کی طرف رسول خدا تشریف لے جائیں
۲	تَرَحَّلَ عَنْ قَوْمٍ فَضَلَّتْ عُقُوْلُهُمْ وَ حَلَّ عَلٰى قَوْمٍ بِنُوْرٍ مُجَدَّدِ	ایک قوم سے اللہ کے رسول نے کوچ کیا تو اس قوم کی مت ماری گئی اور دوسری قوم کے پاس وہ نئے نور کے ساتھ قیام پذیر ہوئے
۳	هَدَاهُمْ بِهِ بَعْدَ الضَّلَالَةِ رَبُّهُمْ وَأَرْشَدَهُمْ مَنْ يَتْبَعِ الحَقَّ يُرْشَدِ	اللہ نے انہیں رسول کی برکت سے گمراہی کے بعد ہدایت دی اور سیدھا راستہ دکھایا اور جو حق کی پیروی کرے گا ہدایت پائے گا
٤	وَهَلْ يَسْتَوِي ضُلَّالُ قَوْمٍ تَسَكَّعُوا عَمىً وَ هُدَاةٌ يَهْتَدُوْنَ بِمُهْتَدِي	کیا برابر ہو سکتے ہیں قوم کے وہ گمراہ لوگ جو گمراہی اور تاریکی میں سرگرداں ہیں اور وہ رہنما جو ایک ہدایت یافتہ (رسول اللہ ﷺ) کے ذریعہ ہدایت پارہے ہیں
٥	لَقَدْ نَزَلَتْ مِنْهُ عَلٰى أَهْلِ يَثْرِبَ رِكَابُ هُدًى حَلَّتْ عَلَيْهِمْ بِأَسْعَدِ	اس رسول خدا کے نزول اجلال فرمانے کیوجہ سے یثرب پر ہدایت کی سواریاں خیر و برکت لے کر اتریں
٦	نَبِيٌّ يَرىٰ مَا لَا يَرَى النَّاسُ حَوْلَهُ وَيَتْلُو كِتَابَ اللّٰهِ فِي كُلِّ مَسْجِدِ	لوگ اپنے گرد و پیش جو کچھ نہیں دیکھ سکتے نبی وہ سب کچھ دیکھ لیتے ہیں اور ہر مسجد میں کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں (یعنی ان کے حکم سے ہر مجلس میں تلاوت کیجاتی ہے)
٧	وَإِنْ قَالَ فِي يَوْمٍ مَقَالَةَ غَائِبٍ فَتَصْدِيْقُهَا فِي اليَوْمِ أَوْفِي ضُحَى غَدِ	اگر آپ کسی دن کسی غائب چیز کے متعلق پیشین گوئی کردیں تو اسی دن یا اگلی صبح اس کی تصدیق ہو جاتی ہے
٨	لِيَهْنِ أَبَابَكْرٍ سَعَادَةُ جَدِّهِ بِصُحْبَتِهِ مَنْ يُسْعِدِ اللّٰهُ يَسْعَدِ	ابوبکر صدیق کو سرکار کی صحبت سے (حاصل ہونے والی) خوش بختی مبارک ہو جسے اللہ سعادت دے وہ سعادت مند ہوگا۔

كَيْفَ كَانَ الصَّحَابَةُ يُعَظِّمُوْنَ النَّبِيَّ ﷺ

عَنْ مِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ يُصَدِّقُ
كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدِيْثَ صَاحِبِهِ قَالَا
خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ
حَتّٰى إِذَا كَانُوْا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ قَالَ النَّبِيُّ
ﷺ إِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ بِالْغَمِيْمِ فِيْ خَيْلٍ
لِقُرَيْشٍ طَلِيْعَةً فَخُذُوْا ذَاتَ الْيَمِيْنِ فَوَاللّٰهِ
مَا شَعَرَ بِهِمْ خَالِدٌ حَتّٰى إِذَا هُمْ بِقَتَرَةِ
الْجَيْشِ فَانْطَلَقَ يَرْكُضُ نَذِيْرًا لِقُرَيْشٍ
وَسَارَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِيْ
يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ فَقَالَ
النَّاسُ حَلْ حَلْ فَأَلَحَّتْ فَقَالُوْا خَلَأَتِ
الْقَصْوَاءُ خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ
مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ
وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيْلِ ثُمَّ قَالَ
وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَا يَسْئَلُوْنِيْ خُطَّةً
يُعَظِّمُوْنَ فِيْهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ
إِيَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ قَالَ فَعَدَلَ عَنْهُمْ
حَتّٰى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَمَدٍ
قَلِيْلِ الْمَاءِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا فَلَمْ يُلَبِّثْهُ
النَّاسُ حَتّٰى نَزَحُوْهُ وَشُكِيَ إِلٰى رَسُوْلِ
اللّٰهِ ﷺ الْعَطَشُ فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ
كِنَانَتِهِ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوْهُ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ
مَا زَالَ يَجِيْشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ حَتّٰى صَدَرُوْا

مسور بن مخرمہ اور مروان سے روایت ہے ان میں سے ہر ایک
دوسرے کی حدیث کی تصدیق کرتے ہیں دونوں کا بیان ہے رسول
اللہ ﷺ حدیبیہ کے زمانہ میں مدینہ سے چلے ابھی لوگ راستے ہی
میں تھے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا خالد بن ولید قریش کے
سواروں کے ساتھ غمیم میں مقدمۃ الجیش بن کر ہے تم لوگ داہنی
طرف مڑ کر چلو بخدا خالد بن ولید کو ان حضرات کی خبر نہ ہوئی کہ
اچانک اس نے لشکر کے گرد و غبار کو دیکھا تو سواری دوڑاتے
ہوئے قریش کو بتانے کے لئے چلا اور نبی پاک ﷺ چلتے رہے
جب اس گھاٹی پر پہونچے جس سے ان پر اترتے ہیں تو حضور کی
سواری اڑ گئی لوگوں نے حل حل کہا مگر وہ زمین سے چپک گئی اب
لوگوں نے کہا قصوا اڑ گئی، قصوا اڑ گئی اس پر نبی ﷺ نے فرمایا قصوا
(اڑی) تھکی نہیں ہے اور نہ یہ اس کی عادت ہے مگر اس کو اسی نے
روکا ہے جس نے ہاتھی کو روکا تھا پھر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے
دست قدرت میں میری جان ہے وہ لوگ کسی ایسی بات کا مجھ
سے سوال کریں گے جس میں اللہ کی محترم چیزوں کی تعظیم ہوگی تو
انہیں ضرور دوں گا اس کے بعد سواری کو ڈانٹا تو وہ اٹھ کھڑی
ہوئی اب حضور نے شاہراہ سے ہٹ کر سفر شروع کر دیا یہاں
تک کہ حدیبیہ کے آخری سرے پر ایک کم پانی والے گڈھے پر
اترے جس سے لوگ تھوڑا تھوڑا پانی لیتے تھے تھوڑی دیر میں
اس کا کل پانی نکال لیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں
پیاس کی شکایت کی گئی تو حضور نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکالا
اور حکم دیا کہ لوگ اسے گڑھے میں گاڑ دیں بخدا اس گڑھے
سے مسلسل زیادہ پانی ابلتا رہا یہاں تک کہ سب لوگ

عَنْهُ فَبَيْنَمَاهُمْ كَذٰلِكَ اِذْجَاءَهٗ بُدَيْلُ بْنُ
وَرْقَاءَ الْخُزَاعِي فِي نَفَرٍمِّنْ قَوْمِهٖ مِنْ
خُزَاعَةَ وَكَانُوْاعَيْبَةَ نُصْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ
مِنْ اَهْلِ تِهَامَةَ فَقَالَ اِنِّي تَرَكْتُ كَعْبَ
بْنَ لُؤَيٍّ وَعَامِرَبْنَ لُؤَيٍّ نَزَلُوْا اَعْدَادَ مِيَاهِ
الْحُدَيْبِيَةِ وَمَعَهُمُ الْعُوذُ الْمَطَافِيْلُ وَهُمْ
مُقَاتِلُوْكَ وَصَادُّوْكَ عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّالَمْ نَجِئْ لِقِتَالِ اَحَدٍ
وَلٰكِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِيْنَ وَاِنَّ قُرَيْشًا قَدْ
نَهِكَتْهُمُ الْحَرْبُ وَاَضَرَّتْ بِهِمْ فَاِنْ شَاؤُوْا
مَادَدْتُّهُمْ مُدَّةً وَيُخَلُّوْا بَيْنِي وَبَيْنَ النَّاسِ
فَاِنْ اَظْهَرْ فَاِنْ شَاؤُوْا اَنْ يَّدْخُلُوْا فِيْمَا
دَخَلَ فِيْهِ النَّاسُ فَعَلُوْا وَاِلَّا فَقَدْ جَمُّوْا
وَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَوَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهٖ
لَاُقَاتِلَنَّهُمْ عَلٰى اَمْرِيْ هٰذَا حَتّٰى تَنْفَرِدَ
سَالِفَتِي وَلَيُنْفِذَنَّ اللّٰهُ اَمْرَهٗ فَقَالَ بُدَيْلٌ
سَاُبَلِّغُهُمْ مَاتَقُوْلُ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اَتٰى
قُرَيْشًا قَالَ اِنَّا قَدْ جِئْنَاكُمْ مِنْ عِنْدِ هٰذَا
الرَّجُلِ وَسَمِعْنَاهُ يَقُوْلُ قَوْلًا فَاِنْ شِئْتُمْ
اَنْ نَعْرِضَهٗ عَلَيْكُمْ فَعَلْنَا قَالَ سُفَهَاؤُهُمْ
لَا حَاجَةَ لَنَا اَنْ تُخْبِرَنَا عَنْهُ بِشَيْءٍ وَ
قَالَ ذَوُو الرَّاْيِ مِنْهُمْ هَاتِ مَا سَمِعْتَهٗ
يَقُوْلُ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا

سیراب ہو کر لوٹ گئے۔ یہ حضرات اسی حال پر تھے کہ بدیل بن
ورقا خزاعی اپنی قوم کے کچھ افراد کے ساتھ حاضر ہوا اور یہ لوگ
تہامہ والوں میں رسول اللہ ﷺ کے رازدار تھے انھوں نے بتایا
کہ کعب بن لوی اور عامر بن لوی کو حدیبیہ کے گہرے چشموں کے
پاس موجود چھوڑ آیا ہوں اور ان کے ساتھ دودھاری اور بچہ والی
اونٹنیاں ہیں وہ آپ سے لڑنے اور آپ کو بیت اللہ سے روکنے کا
ارادہ رکھتے ہیں یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم کسی سے
لڑنے کے لئے نہیں آئے ہیں ہم عمرہ کرنے آئے ہیں قریش کو
لڑائی نے کمزور کر دیا ہے اور انھیں نقصان پہونچایا ہے اگر وہ
چاہیں تو میں ایک مدت کے لئے ان سے صلح کرلوں اور وہ میرے
اور لوگوں کے درمیان سے ہٹ جائیں اگر میں غالب آجاؤں
تو اگر وہ چاہیں اس دین میں داخل ہونا جس میں لوگ داخل
ہوئے تو وہ بھی داخل ہو جائیں ورنہ اپنی جگہ ڈٹے رہیں اور اگر
انکار کر دیا تو قسم اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری
جان ہے میں ان سے لڑتا رہوں گا یہاں تک کہ میری گردن
الگ ہو جائے اور اللہ یقیناً اپنے دین کو غالب فرمائیگا بدیل نے
کہا آپ جو فرماتے ہیں وہ ان تک پہونچا دوں گا وہ قریش
کے پاس آیا اور کہا میں تمہارے پاس ان کی بارگاہ سے آیا ہوں
اور انہوں نے کچھ فرمایا ہے جس کو میں نے سنا ہے اگر تم چاہو تو
تمہارے سامنے پیش کر دوں ان کے بے وقوفوں نے کہا
ہمیں اس کی کوئی حاجت نہیں کہ ان کی کوئی بات بتاؤ اور ان
کے سمجھداروں نے کہا جو سنا ہے بتاؤ بدیل نے کہا وہ ایسا ایسا
فرماتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ فرمایا تھا بیان

فَحَدَّثَهُمْ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَامَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ أَيْ قَوْمِ أَلَسْتُ بِالْوَالِدِ قَالُوا بَلَى . قَالَ أَوَلَسْتُمْ بِالْوَلَدِ قَالُوا بَلَى قَالَ فَهَلْ تَتَّهِمُونِي قَالُوا لَا قَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي اسْتَنْفَرْتُ أَهْلَ عُكَاظَ فَلَمَّا بَلَّحُوا عَلَيَّ جِئْتُكُمْ بِأَهْلِي وَ وَلَدِي وَمَنْ أَطَاعَنِي قَالُوا بَلَى قَالَ فَإِنَّ هٰذَا قَدْ عَرَضَ لَكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ اقْبَلُوهَا وَدَعُونِي آتِهِ قَالُوا ائْتِهِ فَأَتَاهُ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَحْواً مِنْ قَوْلِهِ لِبُدَيْلٍ فَقَالَ عُرْوَةُ عِنْدَ ذٰلِكَ أَيْ مُحَمَّدُ أَرَأَيْتَ إِنِ اسْتَأْصَلْتَ أَمْرَ قَوْمِكَ هَلْ سَمِعْتَ بِأَحَدٍ مِنَ الْعَرَبِ اجْتَاحَ أَصْلَهُ قَبْلَكَ وَإِنْ تَكُنِ الْأُخْرَىٰ فَإِنِّي وَاللّٰهِ لَأَرَىٰ وُجُوهاً وَإِنِّي لَأَرَىٰ أَشْوَاباً مِنَ النَّاسِ خَلِيقاً أَنْ يَفِرُّوا وَيَدَعُوكَ فَقَالَ لَهُ أَبُوبَكْرٍ أُمْصُصْ بَظْرَ اللَّاتِ أَنَحْنُ نَفِرُّ عَنْهُ وَنَدَعُهُ فَقَالَ مَنْ ذَا قَالُوا أَبُوبَكْرٍ فَقَالَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا يَدٌ كَانَتْ لَكَ عِنْدِي لَمْ أَجْزِكَ بِهَا لَأَجَبْتُكَ قَالَ وَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ ﷺ فَكُلَّمَا كَلَّمَهُ أَخَذَ بِلِحْيَتِهِ وَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلَىٰ رَأْسِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَهُ السَّيْفُ

کردیا (یہ سب سن کر) عروہ بن مسعود کھڑا ہوا اور اس نے کہا اے میری قوم کیا میں تمہارا باپ نہیں؟ انھوں نے کہا ہاں کیوں نہیں اس نے کہا کیا تم بیٹے نہیں؟ انھوں نے کہا ہاں کیوں نہیں۔ اس نے کہا میرے بارے میں تمہیں کوئی بدگمانی ہے؟ انھوں نے کہا نہیں، اس نے کہا کیا تم لوگ نہیں جانتے کہ میں نے اہل عکاظ کو (یہاں آنے کے لئے) بلایا جب انھوں نے انکار کردیا تو اپنے اہل کو اپنی اولاد کو اور اپنے متبعین کو لیکر آیا ہوں لوگوں نے کہا صحیح ہے اس نے کہا نبی کریم ﷺ نے اچھی بات کہی ہے اسے قبول کر لو اور مجھے ان کے پاس جانے دو انھوں کہا جاؤ اس کے بعد وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور نبی کریم ﷺ سے بات کرنے لگا نبی ﷺ نے اس سے اس قسم کی بات فرمائی جیسی بدیل سے فرمائی تھی اس پر عروہ نے کہا اے محمد بتاؤ اگر تم نے اپنی قوم کو ختم کردیا تو بھلا بتاؤ کیا تم نے اس سے پہلے کسی عربی کو سنا ہے جس نے اپنی جڑ ختم کردی اور اگر معاملہ برعکس ہوا تو بخدا بلا شبہہ میں آپ کے حلقہ اور جماعت میں ایسے ایسے چہروں کو دیکھ رہا ہوں جو تمہیں چھوڑ کر بھاگ جائیں گے یہ سن کر ابوبکر نے اس سے فرمایا لات کی شرمگاہ چوس کیا ہم انہیں چھوڑ کر بھاگ جائیں گے اس نے پوچھا یہ کون ہیں لوگوں نے بتایا ابوبکر اس نے کہا سنو قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر تمہارا احسان میرے اوپر نہ ہوتا جس کا بدلہ ابھی میں چکا نہ سکا ہوں تو تمہیں جواب دیتا راوی کا بیان ہے وہ نبی ﷺ سے بات کرنے لگا تو جب جب بات کرتا حضور کی ریش مبارک پکڑ لیتا مغیرہ بن شعبہ خود لگائے ہوئے نبی ﷺ

وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ فَكُلَّمَا اَهْوٰى عُرْوَةُ بِيَدِهٖ
اِلٰى لِحْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ ضَرَبَ يَدَهٗ بِنَعْلِ
السَّيْفِ وَقَالَ اَخِّرْ يَدَكَ عَنْ لِحْيَةِ رَسُوْلِ
ﷺ فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَأْسَهٗ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالُوْا
الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ اَیْ غُدَرُ اَلَسْتُ
اَسْعٰى فِیْ غَدْرَتِكَ وَكَانَ الْمُغِيْرَةُ صَحِبَ
قَوْماً فِی الْجَاهِلِيَّةِ فَقَتَلَهُمْ وَاَخَذَ اَمْوَالَهُمْ
ثُمَّ جَاءَ فَاَسْلَمَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَمَّا
الْاِسْلَامُ فَاَقْبَلُ وَاَمَّا الْمَالُ فَلَسْتُ مِنْهُ فِیْ
شَیْءٍ ثُمَّ اِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمُقُ اَصْحَابَ
النَّبِيِّ ﷺ بِعَيْنِهٖ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا تَنَخَّمَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نُخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِیْ
كَفِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهٗ
وَجِلْدَهٗ وَاِذَا اَمَرَهُمْ اِبْتَدَرُوْا اَمْرَهٗ وَاِذَا
تَوَضَّأَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى وَضُوْئِهٖ وَاِذَا
تَكَلَّمَ خَفَضُوْا اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهٗ وَمَا يُحِدُّوْنَ
اِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْماً لَّهٗ فَرَجَعَ عُرْوَةُ اِلٰى
اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَیْ قَوْمِ وَاللّٰهِ لَقَدْ وَفَدْتُ
عَلَى الْمُلُوْكِ وَ وَفَدْتُ عَلٰى قَيْصَرَ وَ
كِسْرٰى وَالنَّجَاشِیْ وَاللّٰهِ اِنْ رَاَيْتُ
مَلِكاً قَطُّ يُعَظِّمُهٗ اَصْحَابُهٗ مَا يُعَظِّمُ
اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ مُحَمَّداً وَاللّٰهِ اِنْ تَنَخَّمَ
نُخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِیْ كَفِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ

کے پیچھے سر اقدس کے پاس تلوار لئے کھڑے تھے تو جب جب
عروہ اپنا ہاتھ نبی ﷺ کی ریش مبارک کی طرف بڑھاتا تو نیام
کے نچلے حصے سے اس کے ہاتھ پر مارتے اور کہتے رسول اللہ ﷺ
کی ریش مبارک سے اپنا ہاتھ دور رکھ یہ سن کر عروہ نے اپنا سر اٹھایا
اور پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے بتایا مغیرہ بن شعبہ تو اس نے کہا
اے غدار کیا تیری دغابازی کے معاملہ میں کوشش نہیں کر رہا ہوں
حالت کفر میں مغیرہ کچھ لوگوں کے ساتھ تھے تو انہیں مار ڈالا اور ان
کے مال لے لئے پھر آ کر مسلمان ہو گئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
رہا اسلام تو مجھے منظور ہے اور رہا مال تو مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں
پھر عروہ نبی ﷺ کے صحابہ کو کنکھیوں سے دیکھنے لگا راوی کا بیان
ہے بخدا جب بھی رسول اللہ ﷺ کھنکھارتے تو رطوبت ان
میں سے کسی کے ہاتھ پر پڑتی وہ اسے اپنے چہرہ اور جسم پر ملتا اور
جب حضور انہیں کسی بات کا حکم دیتے تو اسے بجالانے کے لئے
ایک دوسرے سے آگے بڑھتے اور جب وضو فرماتے تو غسالہ پر
لڑ جاتے اور جب کچھ فرماتے تو ان کے حضور اپنی آوازیں
پست کر دیتے اور ان کی عظمت شان کی وجہ سے انہیں نظر بھر کر
نہیں دیکھتے اس کے بعد عروہ اپنے ساتھیوں کے پاس لوٹا اور
کہا اے قوم میں بادشاہوں کے پاس گیا ہوں اور میں قیصر و
کسریٰ اور نجاشی کے دربار میں گیا ہوں اللہ کی قسم میں نے کسی
بادشاہ کو کبھی نہیں دیکھا کہ اس کے ساتھی اس کی اتنی تعظیم
کرتے ہوں جتنی صحابہ محمد ﷺ کی کرتے ہیں بخدا اگر وہ کھنکھار
تے ہیں تو ان کی رطوبت ان میں سے کسی نہ کسی کے ہاتھ میں
آتی ہے تو وہ اسے چہرہ اور جسم پر مل لیتا ہے اور جب

فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ وَاِذَا اَمَرَهُمْ
اِبْتَدَرُوا اَمْرَهُ وَاِذَا تَوَضَّأَ كَادُوا يَقْتَتِلُونَ
عَلَى وَضُوئِهِ وَاِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوا
اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّونَ اِلَيْهِ النَّظَرَ
تَعْظِيمًا لَهُ وَاِنَّهُ قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ خُطَّةَ
رُشْدٍ فَاقْبَلُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ
دَعُونِي آتِهِ فَقَالُوا ائْتِهِ فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَى
النَّبِيِّ ﷺ وَاَصْحَابِهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ
هٰذَا فُلَانٌ وَهُوَ مِنْ قَوْمٍ يُعَظِّمُونَ الْبُدْنَ
فَابْعَثُوهَا لَهُ فَبُعِثَتْ لَهُ وَاسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ
يُلَبُّونَ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ
مَا يَنْبَغِي لِهٰؤُلَاءِ اَنْ يُصَدُّوا عَنِ الْبَيْتِ
فَلَمَّا رَجَعَ اِلَى اَصْحَابِهِ قَالَ رَاَيْتُ الْبُدْنَ
قَدْ قُلِّدَتْ وَاُشْعِرَتْ فَمَا اَرٰى اَنْ يُصَدُّوا
عَنِ الْبَيْتِ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ
مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ فَقَالَ دَعُونِي آتِهِ فَقَالُوا
ائْتِهِ فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ
هٰذَا مِكْرَزٌ وَهُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ
النَّبِيَّ ﷺ فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهُ اِذْ جَاءَ سُهَيْلُ
بْنُ عَمْرٍو قَالَ مَعْمَرٌ فَاَخْبَرَنِي اَيُّوبُ عَنْ
عِكْرِمَةَ اَنَّهُ لَمَّا جَاءَ سُهَيْلٌ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ
قَدْ سَهُلَ لَكُمْ مِنْ اَمْرِكُمْ۔

وہ کسی کو کچھ کرنے کا حکم دیتے ہیں تو لوگ تعمیل حکم کے لیے دوڑ
پڑتے ہیں اور جب وضو کرتے ہیں تو غسالہ کے لئے لڑ پڑتے
ہیں اور جب بولتے ہیں تو سب لوگ اپنی آوازیں پست کر لیتے
ہیں اور ان کی عظمت کی وجہ سے آنکھیں جما کر انہیں نہیں دیکھتے
اور انہوں نے ایک سلجھی ہوئی بات پیش کی ہے اسے قبول کر لو پھر
اس کے بعد بنی کنانہ کے ایک شخص نے کہا مجھے ان کے پاس
جانیدو لوگوں نے کہا جاؤ جب وہ نبی پاک ﷺ اور صحابہ کے
سامنے آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ فلاں ہے اور ایسی قوم کا
فرد ہے جو قربانی کے جانوروں کی تعظیم کرتے ہیں لہذا تم انہیں
اس کے لیے اٹھا دو (قربانی کے جانور) اٹھا دیے گئے اور لوگ
تلبیہ کہتے ہوئے اس کی طرف بڑھے جب اس نے یہ منظر دیکھا
تو کہا سبحان اللہ ان لوگوں کو بیت اللہ سے روکنا اچھی بات نہیں
ہے جب وہ لوٹ کر اپنے ساتھیوں کے پاس آیا تو کہا میں نے
قربانی کے جانوروں کو دیکھا ہے انہیں ہار پہنا دیے گئے ہیں ان
کو نیزہ مار دیا گیا ہے، انہیں بیت اللہ سے روکنا میں مناسب نہیں
سمجھتا ہوں اب انہیں میں سے ایک مکرز بن حفص نامی شخص کھڑا
ہوا اور اس نے کہا مجھے وہاں جانے دو لوگوں نے کہا جاؤ جب وہ
نبی پاک ﷺ اور صحابہ کے سامنے آیا تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا
یہ مکرز ہے یہ اچھا آدمی نہیں ہے وہ نبی ﷺ سے بات کرنے لگا
اثنائے گفتگو ہی میں سہیل بن عمرو آیا معمر نے کہا مجھے ایوب نے
عکرمہ سے روایت کرتے ہوئے خبر دی کہ جب سہیل آیا تو نبی
ﷺ نے فرمایا تمہارا معاملہ آسان ہو گیا۔

رُؤیا للنبی ﷺ

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ
إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ مَنْ
رَأَى مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا قَالَ فَإِنْ رَأَى أَحَدٌ
قَصَّهَا فَيَقُولُ مَاشَاءَ اللهُ فَسَأَلَنَا يَوْمًا فَقَالَ
هَلْ رَأَى مِنْكُمْ أَحَدٌ رُؤْيَا قُلْنَا لَا قَالَ لٰكِنِّي
رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَأَخَذَا بِيَدَيَّ
فَأَخْرَجَانِي إِلَى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَإِذَا رَجُلٌ
جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهٖ قَالَ بَعْضُ
أَصْحَابِنَا عَنْ مُوسٰى كَلُّوبٌ مِنْ حَدِيدٍ
يُدْخِلُهُ فِي شِدْقِهٖ حَتّٰى يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ
بِشِدْقِهِ الْآخَرِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهُ هٰذَا
فَيَعُودُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ
فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ
عَلٰى قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى رَأْسِهٖ بِفِهْرٍ أَوْ
صَخْرَةٍ فَيَشْدَخُ بِهَا رَأْسَهُ فَإِذَا ضَرَبَهُ تَدَهْدَهَ
الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ لِيَأْخُذَهُ فَلَا يَرْجِعُ إِلٰى
هٰذَا حَتّٰى يَلْتَئِمَ رَأْسُهُ وَعَادَ رَأْسُهُ كَمَا هُوَ
فَعَادَ إِلَيْهِ فَضَرَبَهُ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ
فَانْطَلَقْنَا إِلٰى نَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّوْرِ أَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَ
أَسْفَلُهُ وَاسِعٌ تَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارٌ فَإِذَا اقْتَرَبَ
ارْتَفَعُوْا حَتّٰى كَادُوْا يَخْرُجُوْنَ فَإِذَا خَمَدَتْ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے
ہیں نبی ﷺ جب نماز پڑھکر فارغ ہوتے تو ہماری طرف متوجہ
ہوتے اور فرماتے رات تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے
راوی کا بیان ہے اگر کوئی دیکھتا تو بیان کرتا اس پر جو اللہ چاہتا فرماتے
ایک دن حضور ﷺ نے ہم سے دریافت فرمایا کیا تم میں سے کسی نے
کوئی خواب دیکھا ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں فرمایا لیکن میں نے
رات دو شخصوں کو دیکھا ہے کہ میرے پاس آئے اور میرے دونوں
ہاتھوں کو پکڑا پھر مجھے ارض مقدس تک لے گئے وہاں ایک شخص بیٹھا
تھا اور ایک شخص کھڑا تھا اس کے ہاتھ میں (ہمارے بعض اصحاب نے
موسیٰ سے روایت کرتے ہوئے کہا ہے) لوہے کا آنکڑا تھا جسے اس
کے جبڑے میں داخل کرتا یہاں تک کہ وہ اس کی گدی تک پہنچتا پھر
اس کے دوسرے جبڑے کے ساتھ یہی معاملہ کرتا اور جب پہلا والا
جبڑا صحیح ہو جاتا پھر لوٹتا اور ایسا ہی کرتا میں نے پوچھا یہ کیا ہے تو ان
دونوں نے کہا چلئے ہم چلے یہانتک کہ چت لیٹے ہوئے ایک شخص
کے پاس پہونچے ایک شخص اس کے سر پر پتھر یا چٹان لئے کھڑا تھا
اور اس سے اس کے سر کو کچل رہا تھا جب اسے مارتا تو پتھر لڑھک جاتا
وہ پتھر لینے کے لیے جاتا وہ جب تک لوٹتا اس کا سر ٹھیک ہو جاتا جیسا
پہلے تھا وہ شخص پلٹ کر پھر اسے مارتا میں نے پوچھا یہ کون ہے ان
دونوں نے کہا تشریف لے چلیے ہم تنور کے مثل ایک سوراخ کے
پاس گئے جس کے اوپر کا حصہ تنگ تھا اور نیچے کا حصہ چوڑا تھا اس
کے نیچے آگ بھڑک رہی تھی تو جب آگ کا شعلہ قریب آتا تو وہ

رَجَعُوا فِيهَا وَ فِيهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى نَهَرٍ مِّنْ دَمٍ فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ وَعَلٰى وَسْطِ النَّهَرِ اَوْ عَلٰى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهَرِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ رَمَاهُ الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِي فِيهِ فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمٰى فِي فِيهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا اِلٰى رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فِيهَا شَجَرَةٌ عَظِيمَةٌ وَفِي اَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِبْيَانٌ وَاِذَا رَجُلٌ قَرِيبٌ مِّنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوقِدُهَا فَصَعِدَا بِي فِي الشَّجَرَةِ فَاَدْخَلَانِي دَارًا لَمْ اَرَقَطُّ اَحْسَنَ وَاَفْضَلَ مِنْهَا فِيهَا رِجَالٌ شُيُوخٌ وَشَبَابٌ وَنِسَاءٌ وَصِبْيَانٌ ثُمَّ اَخْرَجَانِي مِنْهَا فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ فِيهَا شُيُوخٌ وَشَبَابٌ قُلْتُ طَوَّفْتُمَانِي اللَّيْلَةَ فَاَخْبِرَانِي عَمَّا رَاَيْتُ قَالَا نَعَمْ اَمَّا الَّذِي رَاَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكَذِبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتّٰى تَبْلُغَ الْاٰفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالَّذِي رَاَيْتَهُ يُشْدَخُ رَاْسُهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ فِيهِ

اوپر اٹھتے یہاں تک کہ نکلنے کے قریب ہو جاتے جب وہ آگ دھیمی پڑ جاتی تو اس میں لوٹ جاتے اس میں ننگے مرد اور عورتیں تھیں میں نے پوچھا یہ کیا ہے تو ان دونوں صاحبوں نے کہا آگے چلئے ہم چلے یہاںتک کہ ایک خون کی ندی پر آئے جسمیں ایک مرد کھڑا تھا اور ندی کے بیچ یا ندی کے کنارے بھی ایک شخص کھڑا تھا جس کے سامنے کچھ پتھر تھے تو جو شخص ندی میں تھا وہ آگے آیا اور جب وہ نکلنا چاہتا تو وہ شخص پتھر سے اس کے منہ پر مارتا اور اسے وہیں لوٹا دیتا جہاں وہ تھا جب جب وہ نکلنے کے لئے آتا تو اس کے منہ پر وہ شخص ایک پتھر مارتا تو جہاں تھا وہیں لوٹ جاتا میں نے پوچھا یہ کیا ہے بولے آگے چلئے ہم چلے یہاںتک کہ ایک ہرے بھرے باغ میں پہونچے جس میں ایک بڑا درخت تھا اس بڑے درخت کی جڑ میں ایک بزرگ تھے اور کچھ بچے تھے اور اس درخت کے قریب ایک شخص تھا جس کے سامنے آگ تھی وہ اسے بھڑکا رہا تھا وہ دونوں مجھے لیکر اس درخت پر چڑھے اور مجھے ایسے گھر میں لے گئے کہ اس سے عمدہ اور بہتر گھر میں نے نہیں دیکھا اس میں کچھ بوڑھے، کچھ جوان مرد اور عورتیں اور بچے تھے پھر مجھے اس گھر سے باہر لائے اور اس درخت پر لیکر چڑھے اور مجھے ایک گھر کے اندر لے گئے جو (پہلے سے) اچھا اور عمدہ تھا اس میں کچھ بوڑھے اور کچھ نوجوان تھے میں نے کہا تم دونوں نے مجھے رات بھر گھمایا لہٰذا جو کچھ میں نے دیکھا ہے مجھے بتاؤ دونوں نے کہا ہاں ضرور بتائیں گے وہ جس کو آپ نے دیکھا کہ اس کا جبڑا چیرا جا رہا تھا جھوٹا تھا وہ جھوٹ بولتا تھا اور اس سے نقل کر کے (دنیا کے کونے کونے) تک پہونچ جاتا اس کے ساتھ قیامت تک یہی کیا جائے گا اور وہ جس کو آپ نے دیکھا کہ اس کا سر کچلا جا رہا تھا وہ ایسا

بِالنَّهَارِ يُفْعَلُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهْرِ آكِلُوا الرِّبٰوا وَالشَّيْخُ الَّذِي فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ إِبْرَاهِيمُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهُ فَأَوْلَادُ النَّاسِ وَالَّذِي يُوقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَالدَّارُ الْأُولَى الَّتِي دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِينَ وَأَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ وَأَنَا جِبْرَئِيلُ وَهٰذَا مِيكَائِيلُ فَارْفَعْ رَأْسَكَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا فَوْقِي مِثْلُ السَّحَابِ قَالَا ذٰلِكَ مَنْزِلُكَ فَقُلْتُ دَعَانِي أَدْخُلْ مَنْزِلِي قَالَا إِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَ أَتَيْتَ مَنْزِلَكَ۔

شخص تھا جسے اللہ نے قرآن کا علم عطا فرمایا تھا اس سے غافل ہو کر رات کو سویا اور دن میں اس پر عمل نہیں کیا اس کے ساتھ قیامت تک یہی سلوک کیا جائے گا اور جنہیں غار میں دیکھا وہ زانی ہیں اور جنہیں ندی میں دیکھا سود خور ہیں اور درخت کی جڑ میں جو بزرگ تھے وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں اور ان کے ارد گرد لوگوں کے بچے تھے اور جو آگ بھڑکا رہے تھے وہ مالک داروغۂ جہنم تھے اور وہ پہلا گھر جس میں تشریف لے گئے تھے عام مسلمانوں کا گھر تھا اور یہ شہدا کا ہے اور میں جبریل ہوں یہ میکائیل ہیں تو آپ اپنے سر کو اٹھایئے میں نے اپنا سر اٹھایا تو اس وقت میرے اوپر بادل کے مانند تھا انہوں نے بتایا کہ یہ آپ کی جگہ ہے میں نے کہا مجھے چھوڑو میں اپنے گھر جاؤں تو بولے کہ آپ کی عمر ابھی باقی ہے جسے آپ نے پوری نہیں فرمایا ہے اگر آپ نے اپنی عمر پوری کر لی ہوتی تو اپنے گھر کے اندر تشریف لے جاتے۔

آدَابُ النَّبِيِّ ﷺ لِأُمَّتِهِ

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِيمَا أَدَّبَ بِهِ أُمَّتَهُ وَحَضَّهَا عَلَيْهِ مِنْ مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَجَمِيلِ الْمُعَاشَرَةِ وَإِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ وَصِلَةِ الْأَرْحَامِ فَقَالَ أَوْصَانِي رَبِّي بِتِسْعٍ أُوصِيكُمْ بِهَا أَوْصَانِي بِالْإِخْلَاصِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَالْعَدْلِ فِي الرِّضَاءِ وَالْغَضَبِ وَالْقَصْدِ فِي الْغِنٰى وَالْفَقْرِ وَأَنْ أَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِي وَأُعْطِيَ مَنْ حَرَمَنِي وَأَصِلَ مَنْ قَطَعَنِي وَأَنْ يَكُونَ صَمْتِي فِكْرًا وَنُطْقِي ذِكْرًا وَنَظَرِي

نبی پاک ﷺ نے جن باتوں سے اپنی امت کو تعلیم دی ہے اور اسے اخلاق حسنہ، حسن معاشرت، قرابت ومودت اور صلہ رحمی پر ابھارا ہے، انہیں باتوں میں یہ فرمایا کہ میرے رب نے مجھے نو چیزوں کا حکم دیا جن کی بجا آوری کا میں تمہیں حکم دیتا ہوں اس نے مجھے ظاہر و باطن میں اخلاص کا، رضا اور ناراضگی میں عدل کا اور مالداری وفقیری میں اعتدال کا حکم دیا اور اس بات کا کہ میں معاف کر دوں اسے جو مجھ پر ظلم کرے اور میں دوں اسے جو مجھے محروم کرے اور اس کے ساتھ صلہ رحمی کروں جو مجھ سے قطع تعلق کرے اور یہ کہ میری خاموشی فکر، میرا بولنا ذکر اور میرا دیکھنا عبرت ہو اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد

عِبراً وقد قال ﷺ نهيتكم عن قيل وقال
وإضاعة المال وكثرة السؤال قد قال ﷺ
لا تقعدوا على ظهور الطرق فإن أبيتم
فغضوا الأبصار وافشوا السلام واهدوا
الضلال وأعينوا الضعيف وقال ﷺ
أوكئوا السقاء وأكفئوا الإناء
وأغلقوا الأبواب وأطفؤوا المصباح فإن
الشيطان لا يفتح غلقاً ولا يحل وكاءً ولا
يكشف الإناء وقال ﷺ ألا أنبئكم
بشر الناس قالوا بلى يا رسول الله ﷺ قال
من أكل وحده ومنع رفده وجلد عبده ثم
قال ألا أنبئكم بشر من ذلك قالوا بلى
يا رسول الله ﷺ قال من يبغض الناس
ويبغضونه وقال حصنوا أموالكم بالزكوة
وداووا مرضاكم بالصدقة واستقبلوا البلاء
بالدعاء وقال ما قل وكفى خير مما كثر و
ألهى وقال المسلمون تتكافأ دماءهم و
يسعى بذمتهم أدناهم وهم يد على من
سواهم وقال اليد العليا خير من اليد
السفلى وابدأ بمن تعول وقال لا تجني
يمينك على شمالك ولا يلدغ المؤمن من
جحر مرتين وقال المرء كثير بأخيه وقال
افصلوا بين حديثكم بالاستغفار

فرمایا کہ میں نے تمہیں بلا ضرورت بحث وتکرار، اضاعت مال اور
زیادہ سوال کرنے سے روکدیا اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ راستوں
میں نہ بیٹھو تو اگر ضرورتاً بیٹھو تو اپنی نظروں کو جھکالو سلام کو عام کرو
گمراہ لوگوں کو ہدایت دو اور کمزوروں کی مدد کرو اور آپ نے یہ بھی
فرمایا کہ مشکیزہ کو باندھ دو اور برتن کو الٹ دو دروازہ کو بند کردو اور
چراغ کو بجھا دو اس لئے کہ شیطان بند دروازہ کو نہیں کھولتا بند
مشکیزے کو نہیں کھولتا اور برتن کو نہیں کھولتا اور آپ نے یہ بھی فرمایا
کیا میں تمہیں سب سے برے آدمی کے بارے میں نہ بتادوں
لوگوں نے عرض کی کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ فرمایا جو تنہا کھائے
اور دوسروں کو نہ دے اور اپنے غلام کو کوڑا مارے پھر فرمایا کیا میں
تمہیں اس سے بھی برے آدمی کے بارے میں نہ بتادوں صحابہ نے
عرض کی کیوں نہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جو لوگوں سے بغض
رکھتا ہے اور لوگ اس سے بغض رکھتے ہیں اور فرمایا اپنے مالوں کی
زکوۃ کے ذریعہ حفاظت کرو اپنے مریضوں کا صدقہ کے ذریعہ علاج
کرو، مصیبتوں کا دعا کے ذریعہ استقبال کرو اور فرمایا جو کم ہو اور کافی
ہو بہتر ہے اس سے جو زیادہ ہو اور غافل کردے اور فرمایا مسلمانوں
کا خون آپس میں برابر ہے اور ان کا ادنی ان کے عہد وامان میں
کوشش کرسکتا ہے اور وہ اپنے علاوہ پر باہم مددگار ہیں اور فرمایا
دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور شروع کرو ان سے
جنکا نفقہ تمہارے ذمہ ہے اور فرمایا تمہارا داہنا ہاتھ بائیں پر ظلم نہ
کرے اور مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا اور فرمایا
انسان اپنے بھائی کی وجہ سے زیادہ سمجھا جاتا ہے اور فرمایا کہ اپنی
باتوں کے درمیان استغفار کرلیا کرو اور چھپانے کے ذریعہ اپنی

وَاسْتَعِيْنُوْا عَلٰى قَضَاءِ حَوَائِجِكُمْ
بِالْكِتْمَانِ وَقَالَ اَفْضَلُ الْاَصْحَابِ مَنْ اِذَا
ذَكَرْتَ اَعَانَكَ وَاِذَا نَسِيْتَ ذَكَّرَكَ وَقَالَ
لَا يَؤُمُّ ذُوْ سُلْطَانٍ فِيْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يَجْلِسُ
عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَقَالَ ﷺ يَقُوْلُ ابْنُ
آدَمَ مَالِيْ مَالِيْ وَاِنَّ مَالَهٗ مِنْ مَالِهٖ مَا اَكَلَ
فَاَفْنٰى وَلَبِسَ فَاَبْلٰى اَوْ وَهَبَ فَاَمْضٰى وَقَالَ
سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى الْاِمَارَةِ فَنِعْمَتِ
الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ وَقَالَ لَا
يَحْكُمُ الْحَاكِمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ
وَقَالَ لَوْ تَكَاشَفْتُمْ مَا تَرَاقَبْتُمْ وَمَا هَلَكَ
امْرَءٌ عَرَفَ قَدْرَهٗ وَقَالَ النَّاسُ كَاِبِلٍ مِائَةٍ
لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ
سَوَاءٌ كَاَسْنَانِ الْمُشْطِ وَقَالَ رَحِمَ اللّٰهُ
عَبْدًا قَالَ خَيْرًا فَغَنِمَ اَوْ سَكَتَ فَسَلِمَ وَقَالَ
خَيْرُ الْمَالِ سِكَّةٌ مَاْبُوْرَةٌ وَمُهْرَةٌ مَاْمُوْرَةٌ
وَخَيْرُ الْمَالِ عَيْنٌ سَاهِرَةٌ لِعَيْنٍ نَائِمَةٍ وَقَالَ
مُعَاذٌ فِي الْخَيْلِ بُطُوْنُهَا كَنْزٌ وَظُهُوْرُهَا
حِرْزٌ وَقَالَ مَا اَمْلَقَ تَاجِرٌ صَدُوْقٌ وَمَا اَقْفَرَ
بَيْتٌ فِيْهِ خَلٌّ وَقَالَ قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابَةِ
وَقَالَ زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا وَقَالَ عَلِّقْ سَوْطَكَ
حَيْثُ يَرَاهُ اَهْلُكَ۔

ضرورتوں کو پوری کرنے کے لئے مدد چاہو اور فرمایا کہ بہترین
دوست وہ ہے کہ جب تم اسے یاد کرو تو وہ تمہاری مدد کرے اور جب
تم اسے بھول جاؤ تو وہ تمہیں یاد دلائے اور فرمایا کہ غلبہ وتسلط والا
کسی کی ملکیت میں امامت نہ کرے اور نہ بلا اجازت اس کی مسند پر
بیٹھے اور فرمایا انسان کہتا ہے میرا مال میرا مال حالانکہ اس کے مال
میں سے اس کا مال وہی ہے جس کو کھایا اور فنا کر دیا، پہنا تو بوسیدہ کر
دیا، صدقہ کیا تو آخرت کے لیے بھیج دیا اور فرمایا کہ عنقریب تم
امارت کی خواہش کروگے تو یہ دنیا کے اعتبار سے اچھی ہے اور
آخرت کے اعتبار سے بری ہے اور فرمایا تم میں کا کوئی دو شخصوں
کے درمیان غصہ کے عالم میں فیصلہ نہ کرے اور فرمایا کہ اگر تم پر ایک
دوسرے کے عیوب منکشف ہو جائیں تو تم ایک دوسرے کی نگہبانی
نہیں کر سکتے وہ آدمی ہلاک نہیں ہوتا جس نے اپنی قدر پہچان لی اور
فرمایا لوگ سو اونٹوں کی طرح ہیں تم اس میں ایک بھی سواری کا اونٹ
نہیں پا سکتے اور فرمایا کہ سارے لوگ آپس میں کنگھی کے دندانہ کی
طرح برابر ہیں اور فرمایا اللہ رحم کرے اس بندہ پر جس نے اچھی
بات کہی تو اس نے غنیمت حاصل کیا، خاموش رہا تو سلامت رہا اور
فرمایا بہترین مال چوپائے اور کھیتیاں ہیں اور بہترین مال جاگنے
والی آنکھ ہے سونے والی آنکھ سے اور معاذ نے کہا کہ گھوڑوں کے
پیٹ خزانہ ہیں اور انکی پشت جائے حفاظت ہے اور فرمایا سچا تاجر
مفلس نہیں ہوتا وہ گھر ویران نہیں ہوتا جسمیں سرکہ ہو اور فرمایا علم کو
لکھ کر محفوظ کرلو اور فرمایا ناغہ کر کے زیارت کرو یہ محبت میں اضافہ کا
سبب ہوگا اور فرمایا کوڑا وہاں لٹکاؤ جہاں تمہارے اہل دیکھ سکیں۔

یَوۡمَ الحَبِیۡبِ ﷺ

﴿ابراہیم عزت سلیمان﴾

١ يَوۡمَ الحَبِيۡبِ الَّذِیۡ تُرۡجٰی شَفَاعَتُه
مِنۡ نُورِ سُنَّتِهٖ تَزۡهُوۡ مَرَاعِيۡنَا

یادکرو اس حبیب کے دن کو جس کی شفاعت کی امید کی جاتی ہے
اور جس کی شریعت کے نور سے ہماری چراگاہیں روشن ہیں۔

٢ يَتۡلُو الكِتَابَ الَّذِیۡ يَهۡدِی القُلُوۡبَ اِلٰی
مَنۡ اَبۡدَعَ الۡكَوۡنَ ذِكۡرَاهُ تُزَكِّيۡنَا

وہ اس کتاب کی تلاوت کرتا ہے جو دلوں کی رہنمائی خالق کائنات
کی طرف کرتی ہے جسکا ذکر ہمیں پاک وصاف کرتا ہے۔

٣ يَوۡمَ الۡحَبِيۡبِ الَّذِی يَعۡفُو الۡاِلٰهُ بِهٖ
وَيَمۡنَحُ الصَّفۡحَ عَنۡ كُلِّ المُعَانِيۡنَا

یادکرو اس حبیب کے دن کو جس کی شفاعت سے اللہ تعالی معافی کا
پروانہ دیگا اور مشقت جھیلنے والوں کو درگزر فرمائیگا۔

٤ يَوۡمَ الۡحَبِيۡبِ الَّذِیۡ يُطۡوٰی الرَّجَاءُ بِهٖ
حَتّٰی يُجَابَ دُعَاءٌ قَبۡلَ آمِيۡنَا

یادکرو اس حبیب کے دن کو جس سے امید وابستہ ہے یہاں تک
کہ آمین کہنے سے پہلے دعائیں قبول کرلی جاتی ہیں۔

٥ يَوۡمَ الۡحَبِيۡبِ الَّذِیۡ مَنۡ جَاءَهٗ وَجِلًا
مُسۡتَغۡفِرًا رَبَّهٗ يَرۡضٰی وَيُرۡضِيۡنَا

یادکرو اس حبیب کے دن کو جس کے پاس کوئی خائف وترساں اپنے رب سے
مغفرت طلب کرتا ہوا آتا ہے تو وہ راضی ہو جاتا ہے اور ہمیں خوش کردیتا ہے۔

٦ صَلُّوۡا عَلَيۡهِ حَبِيۡبِ اللّٰهِ مَا ظَهَرَتۡ
مَلَامِحُ النُّوۡرِ فِیۡ دَاجِیۡ لَيَالِيۡنَا

درود بھیجو اللہ کے حبیب پر جب تک نور کی کرنیں ہماری
تاریک راتوں کو جگمگاتی رہیں۔

٧ صَلُّوۡا عَلٰی مَنۡ دَعَا اللّٰهَ مُحۡتَسِبًا
وَمَنۡ لِسَاحَتِهٖ يَهۡفُو الۡمُحِبُّوۡنَا

درود بھیجو اس پر جس نے خدا کو اخلاص کے ساتھ پکارا اور جس کی
بارگاہ میں حاضری کے لیے محبین سبقت کرتے ہیں۔

٨ وَمَنۡ جَرَی الۡمَاءُ نَهۡرًا مِنۡ اَصَابِعِهٖ
فَهُوَ الۡغَمَامُ الَّذِیۡ نُعۡطَاهُ تَسۡقِيۡنَا

اور اس پر جسکی انگشہائے مبارک سے پانی کا چشمہ جاری ہوگیا تو وہ
ایسے ابر کرم ہیں جن کے دست مبارک سے ہم سیراب ہورہے ہیں۔

٩ صَلُّوۡا عَلَيۡهِ صِلُوۡا حَبۡلَ الۡقُلُوۡبِ بِهٖ
وَعَطِّرُوا الۡكَوۡنَ مِنۡ ذِكۡرَاهُ تُشۡجِيۡنَا

ان پر درود بھیجو اور ان سے دلوں کی رسیوں کو جوڑلو اور کائنات کو
ان کے ذکر سے معطر کردو جو ہمیں خوش کردے۔

١٠ صَلُّوۡا عَلَيۡهِ فَرَبُّ الۡعَرۡشِ يَسۡبِقُنَا
اِلَی الصَّلَاةِ وَطُوۡبٰی لِلۡمُصَلِّيۡنَا

ان پر درود بھیجو کیونکہ عرش والا ہم سے پہلے درود بھیجتا ہے اور
بشارت ہو ان لوگوں کے لیے جو ان پر درود بھیجتے ہیں۔

اهلكَ فقُلْ حَبَسَنِي السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ
كَذٰلِكَ اِذْاَتٰى عَلٰى دَابَّةٍ عَظِيْمَةٍ قَدْ
حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ الْيَوْمَ اَعْلَمُ السَّاحِرُ
أفْضَلُ أمِ الرَّاهِبُ أفْضَلُ فَاَخَذَ حَجَراً
فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ أمْرُ الرَّاهِبِ اَحَبَّ
اِلَيْكَ مِنْ أمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هٰذِهِ الدَّابَّةَ
حَتّٰى يَمْضِيَ النَّاسُ فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا وَمَضَى
النَّاسُ فَاَتَى الرَّاهِبَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ
الرَّاهِبُ أيْ بُنَيَّ أنْتَ الْيَوْمَ أفْضَلُ مِنِّي قَدْ
بَلَغَ مِنْ أمْرِكَ مَا اَرٰى وَاِنَّكَ سَتُبْتَلٰى فَاِنِ
ابْتُلِيْتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَيَّ وَكَانَ الْغُلَامُ يُبْرِئُ
الْأكْمَهَ وَالْأبْرَصَ وَيُدَاوِي النَّاسَ مِنْ
سَائِرِ الْأدْوَاءِ فَسَمِعَ جَلِيْسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ
قَدْ عَمِيَ فَاَتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰهُنَا
لَكَ أجْمَعُ اِنْ اَنْتَ شَفَيْتَنِي قَالَ اِنِّي لَا
اَشْفِي اَحَداً اِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ فَاِنْ آمَنْتَ
بِاللّٰهِ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَشَفَاكَ فَآمَنَ بِاللّٰهِ
فَشَفَاهُ اللّٰهُ فَاَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ اِلَيْهِ كَمَا
كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ
بَصَرَكَ قَالَ رَبِّي قَالَ اَوَلَكَ رَبٌّ غَيْرِي؟
قَالَ رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ فَاَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ
حَتّٰى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ فَجِيْءَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ
لَهُ الْمَلِكُ أيْ بُنَيَّ قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا

گھر والوں نے مجھے روک لیا تھا اور جب گھر والوں سے خوف ہو تو
کہہ دینا کہ جادوگر نے مجھے روک لیا تھا یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا کہ اچانک
لڑکا ایک ایسے بڑے جانور کے پاس آیا جس نے لوگوں کا راستہ روک
رکھا تھا لڑکے نے سوچا کہ آج میں آزماؤں گا کہ جادوگر افضل ہے یا
راہب چنانچہ لڑکے نے ایک پتھر اٹھا کر یہ دعا مانگی کہ اے اللہ اگر تیرے
نزدیک راہب کا کام جادوگر سے بہتر ہے تو اس جانور کو ہلاک کردے
تاکہ لوگ گزرنے لگیں چنانچہ اس نے پتھر مارا تو وہ جانور ہلاک ہو گیا اور
لوگ گزر گئے پھر اس نے راہب کے پاس جا کر خبر دی راہب نے اس
سے کہا اے پیارے بیٹے آج تم مجھ سے افضل ہو گئے ہو تمہارا معاملہ
وہاں تک پہونچ گیا جس کو میں دیکھ رہا ہوں عنقریب تم مصیبت میں
مبتلا ہو گے لہذا جب تم مصیبت میں گرفتار ہو جاؤ تو کسی کو میرا پتہ نہ بتانا
یہ لڑکا مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو ٹھیک کر دیتا تھا اور لوگوں کی تمام بیماریوں
کا علاج کرتا تھا بادشاہ کا ایک ہمنشیں اندھا تھا اس نے یہ خبر سنی تو اس
کے پاس بہت سے ہدایا اور تحائف لیکر حاضر ہوا اور کہا اگر تم نے مجھے
شفا دیدی تو میں یہ ساری چیزیں تم کو دے دوں گا لڑکے نے کہا میں کسی کو
شفا نہیں دیتا شفا تو صرف اللہ تعالی دیتا ہے اگر تم اللہ پر ایمان لاؤ تو میں
اللہ سے دعا کروں گا تو وہ تمہیں شفا دے گا وہ اللہ پر ایمان لے آیا اور اللہ
نے اس کو شفا دیدی وہ بادشاہ کے پاس گیا اور پہلے کی طرح اس کے پاس
بیٹھا بادشاہ نے اس سے پوچھا تمہاری بینائی کس نے لوٹائی اس نے
کہا میرے رب نے بادشاہ نے کہا کیا میرے علاوہ بھی تیرا کوئی رب
ہے اس نے کہا میرا اور تمہارا رب اللہ ہے بادشاہ نے اس کو گرفتار کر لیا
اور اس وقت تک اسے تکلیف دیتا رہا جب تک اس نے لڑکے کا نام
نہیں بتا دیا پھر اس لڑکے کو لایا گیا بادشاہ نے اس سے کہا

تُبرِئُ الأكمَهَ وَالأبرَصَ وَ تفعَلُ وَتفعَلُ
فَقَالَ اِنِّي لَا اَشفِي اَحداً اِنَّمَا يَشفِي اللّٰهُ
فَاَخَذَهُ فَلَم يَزَل يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى
الرَّاهِبِ فَجِئَ بِالرَّاهِبِ فَقِيلَ لَهُ ارجِع
عَن دِينِكَ فَاَبٰى فَدَعَا بِالمِئشَارِ فَوَضَعَ
المِئشَارَ فِي مَفرَقِ رَاْسِهِ فَشَقَّهُ بِهِ حَتّٰى
وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيئَ بِجَلِيسِ المَلِكِ فَقِيلَ
لَهُ ارجِع عَن دِينِكَ فَاَبٰى فَوَضَعَ المِئشَارَ
فِي مَفرَقِ رَاْسِهِ فَشَقَّهُ بِهِ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ
ثُمَّ جِيئَ بِالغُلَامِ فَقِيلَ لَهُ ارجِع عَن
دِينِكَ فَاَبٰى فَدَفَعَهُ اِلٰى نَفَرٍ مِن اَصحَابِهِ
فَقَالَ اذهَبُوا بِهِ اِلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا
فَاصعَدُوا بِهِ الجَبَلَ فَاِذَا بَلَغتُم ذُروَتَهُ فَاِن
رَجَعَ عَن دِينِهِ وَاِلَّا فَاطرَحُوهُ فَذَهَبُوا بِهِ
فَصَعِدُوا بِهِ الجَبَلَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اكفِنِيهِم
بِمَا شِئتَ فَرَجَفَ بِهِمُ الجَبَلُ فَسَقَطُوا
وَجَاءَ يَمشِي اِلَى المَلِكِ فَقَالَ لَهُ المَلِكُ مَا
فَعَلَ اَصحَابُكَ قَالَ كَفَانِيهِمُ اللّٰهُ فَدَفَعَهُ
اِلٰى نَفَرٍ مِن اَصحَابِهِ فَقَالَ اذهَبُوا بِهِ
فَاحمِلُوهُ فِي قُرقُورٍ فَتَوَسَّطُوا بِهِ البَحرَ فَاِن
رَجَعَ عَن دِينِهِ وَاِلَّا فَاقذِفُوهُ فَذَهَبُوا بِهِ
فَقَالَ اللّٰهُمَّ اكفِنِيهِم بِمَا شِئتَ فَانكَفَأَت
بِهِمُ السَّفِينَةُ فَغَرِقُوا وَجَاءَ يَمشِي اِلَى

اے بیٹے تمہارا جادو یہاں تک پہونچ گیا کہ تم مادرزاد اندھے کو ٹھیک
کرتے ہو کوڑھی کو تندرست کرتے ہو اور بہت کچھ کرتے ہو اس لڑکے
نے کہا میں کسی کو شفا نہیں دیتا شفا تو صرف اللہ دیتا ہے بادشاہ نے اس
کو گرفتار کر لیا اور اس وقت تک تکلیف دیتا رہا جبتک کہ اس نے اس
راہب کا پتہ نہیں بتادیا پھر راہب کو لایا گیا اور اس سے کہا گیا کہ اپنے
دین سے پھر جاؤ تو راہب نے انکار کیا اس نے آرہ منگوایا اور اس کے
سر کے درمیان میں آرہ رکھا اور اس کو اس سے چیرا یہاں تک کہ وہ
ٹکڑے ہو کر گر گیا پھر بادشاہ کے ہمنشین کو لایا گیا اور اس سے کہا گیا
اپنے دین سے پھر جاؤ اس نے انکار کیا تو اس نے آرہ منگوایا اور اس
کے سر کے درمیان آرہ رکھ کر اس کو چیر ڈالا یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو کر
گر گیا پھر لڑکے کو لایا گیا تو اس سے کہا گیا کہ اپنے دین سے پھر جاؤ
اس نے انکار کیا بادشاہ نے اس لڑکے کو اپنے چند اصحاب کے حوالہ کیا
اور حکم دیا اس لڑکے کو فلاں فلاں پہاڑ پر لے جاؤ اسے لیکر پہاڑ کی چوٹی
پر چڑھو جب تم اس کی چوٹی پر پہونچ جاؤ تو اگر یہ اپنے دین سے پلٹ
جائے فبہا ورنہ اس کو اس چوٹی سے پھینک دو وہ لوگ اس لڑکے کو لیکر
گئے اور پہاڑ پر چڑھے اس لڑکے نے دعا کی اے اللہ تو جس طرح
چاہے مجھے ان سے بچالے اس وقت پہاڑ نے انہیں اس طرح جھنجھوڑا
کہ وہ سب پہاڑ سے گر گئے وہ لڑکا بادشاہ کے پاس حاضر ہوا بادشاہ نے
پوچھا جو تمہارے ساتھ گئے تھے ان کا کیا ہوا لڑکا بولا اللہ نے مجھے ان
سے بچالیا بادشاہ نے پھر اسے اپنے چند اصحاب کے حوالہ کیا اور کہا اسے
لے کر جاؤ اور ایک کشتی میں سوار کرو جب اسے لے کر سمندر کے بیچ
میں پہونچ جاؤ تو اگر یہ اپنے دین سے پھر جائے فبہا ورنہ اس کو سمندر
میں پھینک دو وہ لوگ اس کو لے گئے اس نے دعا کی اے اللہ تو جس

الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ
فَقَالَ كَفَانِيهِمُ اللّٰهُ فَقَالَ لِلْمَلِكِ إِنَّكَ
لَسْتَ بِقَاتِلِي حَتّٰى تَفْعَلَ مَا آمُرُكَ بِهٖ قَالَ
وَمَا هُوَ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ
وَتَصْلُبُنِي عَلٰى جِذْعٍ ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِنْ
كِنَانَتِي ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ
ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ ارْمِنِي
فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَتَلْتَنِي فَجَمَعَ النَّاسَ
فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَصَلَبَهُ عَلٰى جِذْعٍ ثُمَّ
أَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهٖ ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ
فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ
الْغُلَامِ ثُمَّ رَمَاهُ فَوَضَعَ السَّهْمَ فِي صُدْغِهٖ
فَوَضَعَ يَدَهُ فِي صُدْغِهٖ فِي مَوْضِعِ السَّهْمِ
فَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ آمَنَّا
بِرَبِّ الْغُلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ فَأُتِيَ
الْمَلِكُ فَقِيلَ لَهُ أَرَأَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ
وَاللّٰهِ نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ قَدْ آمَنَ النَّاسُ فَأَمَرَ
بِالْأُخْدُودِ بِأَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ وَأُضْرِمَ
النِّيرَانُ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِينِهٖ
فَأَحْمُوهُ فِيهَا أَوْ قِيلَ لَهُ اقْتَحِمْ فَفَعَلُوا حَتّٰى
جَاءَتِ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَتَقَاعَسَتْ
أَنْ تَقَعَ فِيهَا فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ يَا أُمَّهْ اصْبِرِي
فَإِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ۔

طرح چاہے مجھے ان سے بچالے وہ کشتی فوراً پلٹ گئی اور سب غرق
ہو گئے وہ لڑکا پھر بادشاہ کے پاس حاضر ہوا بادشاہ نے اس سے پوچھا
جو تمہارے ساتھ گئے تھے ان کا کیا ہوا لڑکا بولا اللہ نے مجھے ان سے
بچالیا پھر اس نے بادشاہ سے کہا تم مجھے اس وقت تک قتل نہیں کر سکتے
جب تک میرے کہنے کے مطابق عمل نہ کرو بادشاہ نے پوچھا وہ کیا عمل
ہے لڑکے نے کہا تم لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرو اور مجھے ایک
درخت کے تنے پر سولی کے لئے لٹکاؤ پھر میرے ترکش سے تیر نکال
کر کمان کے چلہ میں رکھ کر کہو اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب
ہے پھر مجھے تیر مارو جب تم ایسا کر لو گے تو تم مجھے ہلاک کر دو گے
چنانچہ بادشاہ نے تمام لوگوں کو ایک بلند زمین میں جمع کیا اور اس کو
ایک درخت کے تنے پر لٹکا دیا پھر اس کے ترکش سے ایک تیر لیا اور
اس کو کمان کے چلہ میں رکھا پھر کہا اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب
ہے پھر اس کو تیر مارا تو وہ تیر اس لڑکے کی کنپٹی میں پیوست ہو گیا اس
لڑکے نے تیر کی جگہ کنپٹی پر اپنا ہاتھ رکھا اور مر گیا تمام لوگوں نے تین
مرتبہ کہا ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے اس کے پاس آ کر کہا
گیا کیا تم نے دیکھا جس چیز سے تم ڈرتے تھے بخدا وہی چیز تمہیں
پیش آئی تمام لوگ ایمان لائے بادشاہ نے گلیوں کے دہانہ پر خندقیں
کھودنے کا حکم دیا خندقیں کھودی گئیں اور ان میں آگ بھڑکا دی گئی
پھر بادشاہ نے کہا جو اپنے دین سے نہ پھرے اس کو اسی میں ڈال دیا
اس سے کہہ دیا جائے کہ آگ میں داخل ہو جاؤ چنانچہ لوگوں نے کیا
یہاں تک کہ آخر میں ایک عورت اپنے بچے کو گود میں لیکر آئی اس نے
کودنے سے توقف کیا اس کے بچے نے کہا اے ماں تم ثابت قدم رہو
اس لیے کہ تم حق پر ہو۔

أُسْرَةُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم

قَدْ عَلِمَ النَّاسُ كَيْفَ كَرَمُ قُرَيْشٍ وَ سَخَاءُ هَا وَ كَيْفَ عُقُولُهَا وَ دَهَاءُ هَا وَ كَيْفَ رَأْيُهَا وَذَكَاءُ هَا وَكَيْفَ سِيَاسَتُهَا وَتَدْبِيرُهَا وَكَيْفَ إِيجَازُهَا وَتَحْبِيرُهَا وَكَيْفَ رَجَاحَةُ أَحْلَامِهَا إِذَا خَفَّ الْحَلِيمُ وَحِدَّةُ أَذْهَانِهَا إِذَا كَلَّ الْحَدِيدُ وَكَيْفَ صَبْرُهَا عِنْدَ اللِّقَاءِ وَثَبَاتُهَا فِي اللَّأْوَاءِ وَ كَيْفَ وَفَاؤُهَا إِذَا اسْتُحْسِنَ الْغَدْرُ وَ كَيْفَ جُودُهَا إِذَا حُبَّ الْمَالُ وَكَيْفَ ذِكْرُهَا لِأَحَادِيثِ غَدٍ وَ قِلَّةُ صُدُودِهَا عَنْ جِهَةِ الْقَصْدِ وَكَيْفَ إِقْرَارُهَا بِالْحَقِّ وَصَبْرُهَا عَلَيْهِ وَكَيْفَ وَصْفُهَا لَهُ وَدُعَاءُ هَا إِلَيْهِ وَكَيْفَ سَمَاحَةُ أَخْلَاقِهَا وَصَوْنُهَا لِأَعْرَاقِهَا وَكَيْفَ وَصَلُوا قَدِيمَهُمْ بِحَدِيثِهِمْ وَطَرِيفَهُمْ بِتَلِيدِهِمْ وَكَيْفَ أَشْبَهَ عَلَانِيَتُهُمْ سِرَّهُمْ وَ قَوْلُهُمْ فِعْلَهُمْ وَهَلْ سَلَامَةُ صَدْرِ أَحَدِهِمْ إِلَّا عَلَى قَدْرِ بُعْدِ غَدْرِهِ وَ هَلْ غَفْلَتُهُ إِلَّا فِي وَزْنِ صِدْقِ ظَنِّهِ وَ هَلْ ظَنُّهُ إِلَّا كَيَقِينِ غَيْرِهِ۔

وَقَالَ عُمَرُ:

إِنَّكَ لَا تَنْتَفِعُ بِعَقْلِهِ حَتَّى تَنْتَفِعَ بِظَنِّهِ۔

لوگوں کو معلوم ہو چکا ہے کہ قریش کی بخشش اور سخاوت کا عالم کیا تھا، انکی عقلیں اور ہوشیاری کس درجہ کی تھی، انکی رائے اور ذکاوت کیسی تھی، ان کی سیاست اور تدبیر کس نقطہ عروج کو پہونچی ہوئی تھی ان کے ایجاز وتحبیر کی کیفیت کیا تھی ان کی قوت عقل کتنی تھی جبکہ بردبار مات کھا جائے، ان کے ذہن کی تیزی کا عالم کیا تھا جبکہ ذہین تھک جائے مڈبھیڑ کے وقت ان کا صبر کیسا تھا، جنگ میں ان کی ثابت قدمی کیسی تھی انکی وفاداری کیسی تھی جبکہ بے وفائی اچھی سمجھی جائے، انکی سخاوت کیسی تھی جبکہ مال محبوب ہو اور کتنی اچھی طرح وہ کل کی باتوں کو یاد کر لیتے تھے، جہت اعتدال سے ان کا منحرف نہ ہونا کیسا تھا، کتنا قابل تعریف تھا ان کا حق کا اقرار کرنا اور اس پر ثابت رہنا، انکے حق کی تعریف کرنے کا عالم کیا تھا اور (ان کا اچھے انداز میں) حق کی طرف بلانا کیسا تھا، انکی وسعت اخلاق کا کیا پوچھنا وہ نسب کی حفاظت کس طرح کرتے تھے، اور کیسے انہوں نے اپنے قدیم کو جدید کے ساتھ ملایا کس قدر ان کا ظاہر باطن کے مشابہ تھا اور کس قدر انکا قول ان کے فعل کے موافق تھا ان میں سے کسی کا سینہ سلامت نہیں رہا مگر دھوکہ سے بہت دور رہنے کی وجہ سے اور اس کی غفلت نہیں رہی مگر اس کے گمان کے سچے ہونے کی مقدار میں اور اس کا ظن اس کے علاوہ کے یقین ہی کی طرح ہے

اور عمر نے کہا

کہ تم اس کی عقل سے نفع حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ اس کے ظن سے نفع حاصل نہ کرو

وَقَالَ اَوْسُ بْنُ حَجرٍ:

اَلْاَلْمَعِیُّ الَّذِی یَظُنُّ بِكَ الظَّنَّ

كَاَنْ قَدْ رَاٰی وَقَدْ سَمِعَا

اور اوس بن حجر نے کہا

وہ ہوشیار شخص جو تیرے متعلق کسی امر کا گمان کرتا ہے

تو اس کا گمان ایسا ہی جیسے اس نے دیکھ اور سن لیا ہو

قَالَ آخَرُ:

مَلِیْحٌ نَجِیْحٌ اَخُوْ مَازِنٍ

فَصِیْحٌ یُحَدِّثُ بِالْغَائِبِ

اور کسی دوسرے شاعر نے یوں کہا ہے

خوبصورت ہے، کامیاب ہے، مازن کا ایک فرد ہے،

فصیح ہے غیب کی باتوں کو بتاتا ہے

وَقَالَ بَلْعَاءُ بْنُ قَیْسٍ:

وَاَبْغِی صَوَابَ الرَّأْیِ اَعْلَمُ اَنَّهٗ

اِذَا طَاشَ ظَنُّ الْمَرْءِ طَاشَتْ مَقَادِیْرُهٗ

بَلْ قَدْ عَلِمَ النَّاسُ كَیْفَ جَمَالُهَا وَقِوَامُهَا وَكَیْفَ نَمَاءُهَا وَبَهَاءُهَا وَكَیْفَ سُرُوْرُهَا وَنَجَابَتُهَا وَكَیْفَ بَیَانُهَا وَجَهَارَتُهَا وَكَیْفَ تَفْكِیْرُهَا وَبَدَاهَتُهَا فَالْعَرَبُ كَالْبَدَنِ وَقُرَیْشٌ رُوْحُهَا وَبَنُوْ هَاشِمٍ سِرُّهَا وَلُبُّهَا وَمَوْضِعُ غَایَةِ الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا مِنْهَا وَهَاشِمٌ مِلْحُ الْاَرْضِ وَزِیْنَةُ الدُّنْیَا وَرَحَی الْعَالَمِ وَالسَّنَامُ الْاَضْخَمُ وَالْكَاهِلُ الْاَعْظَمُ وَلُبَابُ كُلِّ جَوْهَرٍ كَرِیْمٍ وَسِرُّ كُلِّ عُنْصُرٍ شَرِیْفٍ وَالطِّیْنَةُ الْبَیْضَاءُ وَالْمَغْرِسُ الْمُبَارَكُ وَالنِّصَابُ الْوَثِیْقُ وَمَعْدِنُ الْفَهْمِ وَیَنْبُوْعُ الْعِلْمِ وَالسَّیْفُ الْحُسَامُ فِی الْعَزْمِ مَعَ الْاَنَاةِ وَالْحَزْمِ وَالصَّفْحُ عَنِ الْجُرْمِ وَالْقَصْدُ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ وَالصَّفْحُ بَعْدَ الْمَقْدِرَةِ وَهُمُ الْاَنْفُ

اور بلعا بن قیس نے کہا

میں درستگی رائے کو طلب کر رہا ہوں مجھے یقین ہے کہ جب کسی انسان کا گمان غلط ہو جائے تو اس کی تقدیر بھی نشانہ سے ہٹ جاتی ہے

بلکہ لوگوں کو معلوم ہو چکا کہ ان کا جمال اور ان کی اصل کیسی تھی انکی رفعت و بلندی اور خوبی کا عالم کیا تھا، انکی خوشی اور شرافت کس درجہ کو پہونچی ہوئی تھی، انکا بیان اور ان کی بلندی آواز کیسی تھی، ان کا غور و فکر کرنا اور بلا تامل بول دینا کیسا تھا تو اہل عرب بدن کے مانند ہیں قریش ان کی روح ہیں بنو ہاشم ان کے دل اور انکی عقل ہیں، ان کے دین اور دنیا کا منتہی ہیں، ہاشم زمین کی رونق اور دنیا کی زینت ہیں، عالم کے سردار ہیں، بڑے سر برآوردہ اور معتمد و مستند ہیں، ہر شریف جوہر کا خلاصہ ہیں، ہر کریم عنصر کی اصل ہیں پاک طینت ہیں، انکی بنیاد مسعود ہے، وہ مرجع مستحکم ہیں، فہم و فراست کی کان اور علم کا سرچشمہ ہیں، پختہ ارادہ میں تامل و احتیاط کے ساتھ کاٹنے والی تلوار ہیں، جرم کو معاف کرنے والے ہیں، معرفت کے بعد قصد کرنے والے ہیں، قدرت کے بعد درگزر کرنے والے ہیں با عزت لوگ ہیں، بہترین سردار ہیں اور اس پانی کی طرح ہیں جسے کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی، اور اس سورج کی طرح ہیں جو کہیں

الْمُقَدَّمُ وَالسَّنَامُ الْاَكْرَمُ وَكَالْمَاءِ الَّذِیْ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ وَكَالشَّمْسِ الَّتِی لَاتَخْفٰی بِكُلِّ مَكَانٍ وَكَالذَّهَبِ لَايُعْرَفُ بِالنُّقْصَانِ وَكَالنَّجْمِ لِلْحَيْرَانِ وَالْبَارِدُ لِلظَّمْاٰنِ وَمِنْهُمُ الثَّقَلَانِ وَالْاَطْيَبَانِ وَالسِّبْطَانِ وَالشَّهِيْدَانِ وَ اَسَدُاللّٰهِ وَ ذُوالْجَنَاحَيْنِ وَذُوقَرْنَيْهَا وَ سَيِّدُ الْوَادِیْ وَسَاقِی الْحَجِيْجِ وَحِلْمُ الْبَطْحَاءِ وَالْبَحْرُ وَالْحَبْرُ وَالْاَنْصَارُ اَنْصَارُهُمْ وَالْمُهَاجِرُوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ اَوْ مَعَهُمْ وَالصِّدِّيْقُ مَنْ صَدَّقَهُمْ وَالْفَارُوْقُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ فِيْهِمْ وَالْحَوَارِی حَوَارِيُّهُمْ وَذُوالشَّهَادَتَيْنِ لِاَنَّهٗ شَهِدَ لَهُمْ وَلَا خَيْرَ اِلَّا لَهُمْ اَوْفِيْهِمْ اَوْمَعَهُمْ اَوْيُضَافُ اِلَيْهِمْ وَكَيْفَ لَايَكُوْنُوْنَ كَذٰلِكَ وَمِنْهُمْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَاِمَامُ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ وَنَجِيْبُ الْمُرْسَلِيْنَ وَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ الَّذِیْ لَمْ يَتِمَّ لِنَبِیٍّ نُبُوَّةٌ اِلَّا بَعْدَ التَّصْدِيْقِ بِهٖ وَ الْبِشَارَةِ بِمَجِيْئِهٖ الَّذِیْ عَمَّ بِرِسَالَتِهٖ بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ وَ اَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ۔

چھپتا نہیں اور اس سونے کی طرح ہیں جس کے کھوٹے ہونے کا تصور نہیں کیا جاسکتا، قافلوں کے لئے مثل ستارہ کے ہیں پیاسوں کے لیے ٹھنڈا پانی، انہیں میں ثقلین بھی ہیں طیبین بھی ہیں، سبطین بھی ہیں، شہیدین بھی ہیں، شیر خدا ہیں، جعفر بن ابی طالب ہیں، ذوالقرنین ہیں، عبدالمطلب ہیں، حاجیوں کو سیراب کرنے والے ہیں، مکہ کے حلیم ہیں، بحر وحبر بھی ہیں اور انصار بھی انہیں میں ہیں، مہاجر ہیں جن کے ساتھ آپ نے ہجرت کی، صدیق ہیں جنھوں نے انکی تصدیق کی، فاروق ہیں جنھوں نے حق اور باطل کے درمیان خط امتیاز کھینچا، حواری و مددگار بھی انہیں میں ہیں، ذوالشہادتین بھی انھیں میں سے ہیں کیونکہ انہوں نے ان کے لئے گواہی دی خیر انھیں کے لیے ہے یا انہیں میں ہے یا انھیں کے ساتھ ہے یا انھیں کی طرف منسوب ہے اور کیسے وہ اس بلندی کو نہ پہونچیں کہ انھیں میں رب العلمین کا رسول ہے اولین وآخرین کا امام ہے، رسولوں میں جو سب سے شریف الاصل ہے انھیں میں سے ہے، آخری نبی انھیں میں سے ہے جس کی تصدیق اور تشریف آوری کی بشارت دیے بغیر کسی نبی کی نبوت تام نہیں ہوئی، انکی رسالت پوری دنیا کو عام ہے، اللہ نے ان کے دین کو سارے ادیان پر غالب فرمایا اگرچہ مشرکین ناپسند کریں۔

ذِكْرُ حَفْرِ زَمْزَمَ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زُبَيْرِ الْغَافِقِی اَنَّهٗ سَمِعَ عَلِیَّ بْنَ اَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

عبداللہ بن زبیر غافقی سے روایت ہے انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو حدیث زمزم بیان کرتے ہوئے سنا جب عبدالمطلب

يُحَدِّثُ حَدِيثَ زَمْزَمَ حِينَ أُمِرَ عَبْدُ
الْمُطَّلِبِ بِحَفْرِهَا قَالَ قَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ
إِنِّي لَنَائِمٌ فِي الْحِجْرِ إِذْ أَتَانِي آتٍ فَقَالَ
احْفِرْ طَيْبَةَ قَالَ قُلْتُ وَمَا طَيْبَةُ؟ قَالَ ثُمَّ
ذَهَبَ عَنِّي فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ رَجَعْتُ إِلَى
مَضْجَعِي فَنِمْتُ فِيهِ فَجَائَنِي فَقَالَ احْفِرْ
بَرَّةَ قَالَ فَقُلْتُ وَمَا بَرَّةُ؟ قَالَ ثُمَّ ذَهَبَ
عَنِّي فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ رَجَعْتُ إِلَى
مَضْجَعِي فَنِمْتُ فِيهِ فَجَاءَنِي فَقَالَ احْفِرِ
الْمَضْنُونَةَ فَقُلْتُ وَ مَا الْمَضْنُونَةُ؟ قَالَ ثُمَّ
ذَهَبَ عَنِّي فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ رَجَعْتُ إِلَى
مَضْجَعِي فَنِمْتُ فِيهِ فَجَاءَنِي فَقَالَ احْفِرْ
زَمْزَمَ قَالَ قُلْتُ وَمَا زَمْزَمُ؟ قَالَ لَا تَنْزِفُ
أَبَداً وَلَا تُذَمُّ تَسْقِي الْحَجِيجَ الْأَعْظَمَ
وَهِيَ بَيْنَ الْفَرْثِ وَالدَّمِ عِنْدَ نَقْرَةِ الْغُرَابِ
الْأَعْصَمِ عِنْدَ قَرْيَةِ النَّمْلِ قَالَ ابْنُ
إِسْحَاقَ فَلَمَّا بُيِّنَ لَهُ شَأْنُهَا وَ دُلَّ عَلَى
مَوْضِعِهَا وَعَرَفَ أَنَّهُ صُدِقَ غَدَا بِمِعْوَلِهِ
وَمَعَهُ ابْنُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَيْسَ
لَهُ يَوْمَئِذٍ وَلَدٌ غَيْرُهُ فَحَفَرَ فِيهَا فَلَمَّا بَدَا
لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ الطَّيُّ كَبَّرَ فَعَرَفَتْ قُرَيْشٌ
أَنَّهُ قَدْ أَدْرَكَ حَاجَتَهُ فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالُوا يَا
عَبْدَ الْمُطَّلِبِ إِنَّهَا بِئْرُ أَبِينَا إِسْمَاعِيلَ

کو اسے کھودنے کا حکم دیا گیا کہتے ہیں کہ عبد المطلب فرماتے ہیں
میں مقام حجر میں محو خواب تھا کہ ایک آنیوالا میرے پاس آیا اور کہا
طیبہ کو کھودو میں نے پوچھا طیبہ کیا ہے کہتے ہیں کہ پھر وہ میرے
پاس سے چلا گیا دوسرے روز میں اپنی اسی خوابگاہ میں جاکر سویا تو وہ
میرے پاس آیا اور کہا کہ برہ کھودو میں نے پوچھا برہ کیا ہے کہتے
ہیں کہ وہ پھر میرے پاس سے چلا گیا تیسرے روز میں پھر اپنی اسی
خوابگاہ میں سویا ہوا تھا کہ وہ میرے پاس آیا اور کہا کہ مضنونہ کھودو
میں نے پوچھا مضنونہ کیا ہے پھر وہ میرے پاس سے چلا گیا چوتھے
روز پھر جب میں اپنی خوابگا میں سویا تو وہ میرے پاس آیا اور کہا کہ
زمزم کی کھدائی کرو میں نے پوچھا زمزم کیا ہے اس نے کہا وہ کبھی
خشک نہ ہوگا اور نہ ہی اس کے پانی میں کمی واقع ہوگی تم عظیم الشان
حاجیوں کو سیراب کروگے اور وہ اس جگہ ہے جہاں لوگ قربانیاں
کرتے ہیں ایک سفید ٹانگ والا کوا اپنی چونچ سے کھودرہا ہوگا اور
وہاں چیونٹیوں کا ہجوم ہوگا ابن اسحٰق کہتے ہیں جب اس غیبی شخص
نے ان کو زمزم کا محل وقوع بتادیا اور اس جگہ کی نشان دہی کردی اور
انہیں سچ ہونے کا یقین ہوگیا تو صبح ہوتے ہی یہ کدال لیکر وہاں
پہونچے آپ کے ساتھ آپ کے بیٹے حارث بن عبد المطلب بھی
تھے اس وقت ان کے علاوہ کوئی لڑکا نہیں تھا آپ نے اسے کھودنا
شروع کردیا چنانچہ جب عبد المطلب کو کنوئیں کی منڈیر نظر آئی تو
آپ نے تکبیر کہی تو قریش کو معلوم ہوگیا کہ انہوں نے اپنا مقصد
حاصل کرلیا فوراً اٹھے اور کہا کہ اے عبد المطلب یہ ہمارے باپ
اسماعیل کا کنواں ہے اس لئے ہمارا بھی اس میں حق ہے لہذا تم ہم کو
بھی اپنے ساتھ شریک کرلو عبد المطلب نے جواب دیا کہ میں

وَاِنَّ لَنَا فِيهَا حَقًّا فَاشْرِكْنَا مَعَكَ فِيهَا
قَالَ مَا اَنَا بِفَاعِلٍ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ قَدْ
خُصِصْتُ بِهٖ دُوْنَكُمْ وَاُعْطِيْتُهٗ مِنْ بَيْنِكُمْ
فَقَالُوا لَهٗ فَاَنْصِفْنَا فَاِنَّا غَيْرُ تَارِكِيْكَ حَتّٰى
نُخَاصِمَكَ فِيهَا قَالَ فَاجْعَلُوْا بَيْنِيْ وَ
بَيْنَكُمْ مَنْ شِئْتُمْ اُحَاكِمُكُمْ اِلَيْهِ قَالُوْا
كَاهِنَةُ بَنِيْ سَعْدِ هُذَيْمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ
وَكَانَتْ بِاَشْرَافِ الشَّامِ فَرَكِبَ عَبْدُ
الْمُطَّلِبِ وَمَعَهٗ نَفَرٌ مِنْ بَنِيْ اَبِيْهِ مِنْ بَنِيْ
عَبْدِ مَنَافٍ وَرَكِبَ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ مِنْ
قُرَيْشٍ نَفَرٌ قَالَ وَ الْاَرْضُ اِذَا ذَاكَ مَفَاوِزُ
قَالَ فَخَرَجُوْا حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِبَعْضِ تِلْكَ
الْمَفَاوِزِ بَيْنَ الْحِجَازِ وَالشَّامِ فَنِيَ مَاءُ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاَصْحَابِهٖ فَظَمِئُوْا حَتّٰى
اَيْقَنُوْا بِالْهَلَكَةِ فَاسْتَسْقَوْا مَنْ مَعَهُمْ مِنْ
قَبَائِلِ قُرَيْشٍ فَاَبَوْا عَلَيْهِمْ وَقَالُوْا اِنَّا
بِمَفَازَةٍ وَنَحْنُ نَخْشٰى عَلٰى اَنْفُسِنَا مِثْلَ
مَا اَصَابَكُمْ فَلَمَّا رَاٰى عَبْدُ الْمُطَّلِبِ
مَا صَنَعَ الْقَوْمُ وَمَا يَتَخَوَّفُ عَلٰى نَفْسِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ قَالَ مَاذَا تَرَوْنَ قَالُوْا مَا رَاْيُنَا
اِلَّا تَبَعٌ لِرَاْيِكَ فَمُرْنَا بِمَا شِئْتَ قَالَ فَاِنِّيْ
اَرٰى اَنْ يَحْفِرَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ حُفْرَتَهٗ
لِنَفْسِهٖ بِمَا بِكُمُ الْاٰنَ مِنَ الْقُوَّةِ فَكُلَّمَا

ایسا نہیں کرسکتا یہ چیز میرے ہی لیے ہی خاص ہے تمہارے لیے
نہیں اور تم لوگوں کے درمیان صرف مجھ ہی کو (یہ چیز) دی گئی ہے
انہوں نے کہا آپ ہمارے ساتھ انصاف کیجئے ہم آپ کو چھوڑیں
گے نہیں یہاں تک کہ ہم اس کے بارے میں آپ سے جھگڑیں گے
عبدالمطلب نے کہا جس کو تم لوگ چاہو (فیصل مقرر کرلو) کہ اس
کے پاس ہم مقدمہ پیش کریں انہوں نے ہذیم کے بنی سعد کی کاہنہ کا
نام بطور حکم تجویز کیا آپ نے اسے تسلیم کرلیا کہتے ہیں کہ وہ شام
کے بالائی علاقہ میں سکونت پذیر تھی تو عبدالمطلب اپنی برادری کے
ایک گروہ سمیت عازم سفر ہوئے اور قریش کے ہر ہر قبیلہ سے ایک
ایک جماعت نے رخت سفر باندھا راستہ میں جنگل اور بیابان تھے
راوی کا بیان ہے جب یہ لوگ شام وحجاز کے درمیانی بیابانوں
میں سے کسی بیابان میں پہونچے تو عبدالمطلب اور ان کے ساتھیوں
کا پانی ختم ہوگیا، انہیں پیاس لگی اور انہیں یقین ہوگیا کہ وہ پیاس
سے ہلاک ہو جائیں گے تو انہوں نے قریش کے ان قبیلوں سے
پانی کا مطالبہ کیا جو ان کے ساتھ تھے تو انہیں پانی دینے سے انکار
کردیا اور انہوں نے کہا کہ ہم بھی (بے آب وگیاہ) دشت وصحرا
میں ہیں ہمیں بھی اپنی جانوں پر اس مصیبت کا خوف ہے جو تم
لوگوں کو پہونچی جب عبدالمطلب نے اپنی قوم کے رویہ کو دیکھا اور
اس چیز کو دیکھا جس کا انہیں اپنی اور اپنے اصحاب کی جان پر اندیشہ
تھا تو ان سے ان کی رائے دریافت کی انہوں نے جواب دیا ہماری
رائے آپ کی رائے کے تابع ہے آپ جو چاہیں حکم دیں عبد
المطلب نے کہا میری رائے تو یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک اپنی
طاقت کے مطابق اپنے لئے ایک ایک گڈھا کھود لے تاکہ جب

مَاتَ رَجُلٌ دَفَعَهُ أَصْحَابُهُ فِي حُفْرَتِهِ ثُمَّ وَارَوْهُ حَتّٰى يَكُونَ آخِرُكُمْ رَجُلًا وَاحِدًا فَضَيْعَةُ رَجُلٍ وَاحِدٍ أَيْسَرُ مِنْ ضَيْعَةِ رَكْبٍ جَمِيعًا قَالُوا نِعْمَ مَا أَمَرْتَ بِهِ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فَحَفَرَ حُفْرَتَهُ ثُمَّ قَعَدُوا يَنْتَظِرُونَ الْمَوْتَ عَطَشًا ثُمَّ إِنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ قَالَ لِأَصْحَابِهِ وَاللّٰهِ إِنَّ إِلْقَاءَنَا بِأَيْدِينَا هٰكَذَا لِلْمَوْتِ لَا نَضْرِبُ فِي الْأَرْضِ وَلَا نَبْتَغِي لِأَنْفُسِنَا لَعَجْزٌ فَعَسَى اللّٰهُ أَنْ يَرْزُقَنَا مَاءً بِبَعْضِ الْبِلَادِ ارْتَحِلُوا فَارْتَحَلُوا حَتّٰى إِذَا فَرَغُوا وَمَنْ مَعَهُمْ مِنْ قَبَائِلِ قُرَيْشٍ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِمْ مَاهُمْ فَاعِلُونَ، تَقَدَّمَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَرَكِبَهَا فَلَمَّا انْبَعَثَتْ بِهِ انْفَجَرَتْ مِنْ تَحْتِ خُفِّهَا عَيْنُ مَاءٍ عَذْبٍ فَكَبَّرَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ وَكَبَّرَ أَصْحَابُهُ ثُمَّ نَزَلَ فَشَرِبَ وَشَرِبَ أَصْحَابُهُ وَاسْتَسْقَوْا حَتّٰى مَلَؤُوا أَسْقِيَتَهُمْ ثُمَّ دَعَا الْقَبَائِلَ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ هَلُمَّ إِلَى الْمَاءِ فَقَدْ سَقَانَا اللّٰهُ فَاشْرَبُوا وَاسْتَسْقُوا فَجَاؤُوا فَشَرِبُوا وَاسْتَسْقَوْا ثُمَّ قَالُوا قَدْ وَاللّٰهِ قَضٰى لَكَ عَلَيْنَا يَا عَبْدَ الْمُطَّلِبِ وَاللّٰهِ لَا نُخَاصِمُكَ فِي زَمْزَمَ أَبَدًا إِنَّ الَّذِي سَقَاكَ

کوئی ہلاکت کا شکار ہو جائے تو اس کے ساتھی اس کو گڈھے میں ڈال کر چھپادیں اس طرح آخر میں ایک شخص رہ جائیگا تو اس طور پر (ظاہر ہے کہ) سارے قافلہ کی بربادی کی بہ نسبت ایک شخص کا بے گور و کفن رہنا زیادہ آسان ہے سب نے کہا کیا ہی اچھی بات کا حکم آپ نے دیا پھر ان میں سے ہر ایک کھڑا ہوا اور اپنا گڈھا کھود لیا اور پیاسے بیٹھ کر موت کا انتظار کرنے لگے پھر عبد المطلب نے اپنے ساتھیوں سے کہا خدا کی قسم ہمارا اس طرح اپنے آپ کو موت کے منہ میں ڈال دینا اور ادھر ادھر پانی کی تلاش میں جدو جہد نہ کرنا ہماری کمزوری ہے شاید اللہ عزوجل ہمیں کسی شہر میں پانی نصیب فرمائے لہٰذا تم کوچ کرو تو وہ لوگ روانہ ہو گئے یہاں تک کہ جب سب لوگ تیار ہوئے اور جو قریش انکے ساتھ تھے وہ دیکھ رہے تھے کہ اب یہ کیا کرتے ہیں تو عبد المطلب اپنی اونٹنی کی طرف بڑھے اور اس پر سوار ہو گئے جب اونٹنی اٹھی تو اس کے کھر کے نیچے سے میٹھے چشمہ کا پانی نمودار ہوا عبد المطلب نے اسے دیکھ کر تکبیر کہی اور ان کے سب ساتھیوں نے بھی تکبیر کہی پھر آپ اترے اور انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے پانی پیا اور پانی لیا یہاں تک کہ اپنی مشکیں بھر لیں پھر قریش کے قبیلوں کو بلایا اور فرمایا آؤ ہمیں اللہ نے سیراب کر دیا تم لوگ بھی پانی پی لو اور پانی لے لو تو وہ آئے پانی پیا اور پانی لیا اس کے بعد قریش نے کہا اے عبد المطلب خدا کی قسم اللہ نے آپ کے حق میں ہمارے خلاف فیصلہ فرما دیا اب ہم آپ سے زم زم کے بارے میں کبھی بھی جھگڑا نہیں کریں گے وہ ذات جس نے اس بے آب و گیاہ صحرا میں آپ کو اس پانی سے سیراب کیا تو وہ وہی ہے جس نے آپ کو زم زم سے سیراب کیا (زم زم عطا کیا) تو

هٰذَا الْمَاءُ بِهٰذِهِ الْفَلَاةِ لَهُوَ الَّذِیْ سَقَاكَ زَمْزَمَ فَارْجِعْ اِلٰی سِقَایَتِكَ رَاشِدًا فَرَجَعَ وَرَجَعُوْا مَعَهٗ وَلَمْ یَصِلُوْا اِلَی الْكَاهِنَةِ وَ خَلَّوْا بَیْنَهٗ وَ بَیْنَهَا۔

اپنے (پانی پلانے کی جگہ) حوض کی طرف صحیح وسلامت لوٹیے چنانچہ آپ لوٹے اور آپ کے سارے ساتھی بھی لوٹ گئے اور کاہنہ کے پاس نہیں گئے اور لوگوں نے آپ کے اور اس کاہنہ کے درمیان سے راستہ چھوڑ دیا (ہٹ گئے)۔

سَیْبُ الْاِلٰهُ

١ اِنِّیْ لَاَسْتَغْنِیْ فَمَا اَبْطَرُ الْغِنٰی وَاَعْرِضُ مَیْسُوْرِیْ عَلٰی مُبْتَغِیْ قَرْضِیْ

بے شک جب میں غنی ہوتا ہوں تو اپنی مالداری پر اتراتا نہیں ہوں اور اپنی مالداری کو پیش کرتا ہوں ان لوگوں پر جو مجھ سے قرض طلب کرتے ہیں۔

٢ وَاُعْسِرُ اَحْیَانًا فَتَشْتَدُّ عُسْرَتِیْ وَاُدْرِكُ مَیْسُوْرَ الْغِنٰی وَ مَعِیْ عِرْضِیْ

کبھی کبھی میں تنگ دست ہو جاتا ہوں اور میری تنگ دستی سخت ہو جاتی ہے اس کے بعد مالداری حاصل کرتا ہوں اس حال میں کہ میری آبرو میرے ساتھ ہوتی ہے۔

٣ وَمَا نَالَهَا حَتّٰی تَجَلَّتْ وَاَسْفَرَتْ اَخُوْ ثِقَةٍ مِّنِّیْ بِقَرْضٍ وَ لَا فَرْضٍ

میری تنگی دور کرنے کے لئے کوئی مددگار قرض یا بخشش لیکر نہیں پہونچا یہانتک کہ میری تنگدستی کی تاریکی خود بخود روشن ہوگئی۔

٤ وَاَبْذُلُ مَعْرُوْفِیْ وَتَصْفُوْ خَلِیْقَتِیْ اِذَا كَدِرَتْ اَخْلَاقُ كُلِّ فَتًی مَحْضٍ

اپنے احسان کو فقیروں پر خرچ کرتا ہوں اور میری عادت اس وقت بھی صاف رہتی ہے جبکہ ہر خالص سخی کی عادتیں میلی ہو جائیں۔

٥ وَلٰكِنَّهٗ سَیْبُ الْاِلٰهِ وَرِحْلَتِیْ وَشَدِّیْ حَیَازِیْمَ الْمَطِیَّةِ بِالْغَرْضِ

لیکن یہ عطائے الٰہی ہے (اور ظاہر میں اس کا سبب) میرا سفر اور اونٹوں کے سینوں کو تنگ سے کسنا ہے یعنی سفر اور غنیمت حاصل کرنا ہے۔

٦ وَاَسْتَنْقِذُ الْمَوْلٰی مِنَ الْاَمْرِ بَعْدَمَا یَزِلُّ كَمَا زَلَّ الْبَعِیْرُ عَنِ الدَّحْضِ

میں اپنے چچا کے بیٹے کو سخت مصیبت سے نجات دیتا ہوں جبکہ وہ اس سلسلہ میں ایسا گر پڑے جیسے کہ اونٹ چکنی جگہ سے پھسل پڑتا ہے۔

٧ وَاَمْنَحُهٗ مَالِیْ وَوُدِّیْ وَنُصْرَتِیْ وَاِنْ كَانَ مَحْنِیَّ الضُّلُوْعِ عَلٰی بُغْضِیْ

میں اس کو اپنا مال دوستی اور مدد دیتا ہوں اگرچہ اس کے پہلوؤں میں میرا بغض لپٹا ہوا ہے۔

٨ وَیَغْمُرُهٗ حِلْمِیْ وَلَوْ شِئْتُ نَالَهٗ قَوَارِعُ تَبْرِی الْعَظْمَ عَنْ كَلِمٍ مَضٍّ

اے میرا حلم ڈھانک لیتا ہے اور اگر میں چاہتا تو اسے تکلیف دہ کلمات کی بولیاں پہونچتیں جو ہڈی کو بھی کاٹ دیتیں۔

٩ وَاَقْضِیْ عَلٰی نَفْسِیْ اِذَا الْاَمْرُ نَابَنِیْ وَفِی النَّاسِ مَنْ یُقْضٰی عَلَیْهِ وَلَا یَقْضِیْ

جب مجھے کوئی دشوار معاملہ پیش آتا ہے تو میں اپنے نفس پر حکم کرتا ہوں حالانکہ ایسے لوگ موجود ہیں جن پر حکم کیا جاتا ہے وہ حکم نہیں کرتے۔

۱۰ وَلَسْتُ بِلِذِیْ وَجْهَیْنِ فِیْمَنْ عَرَفْتُهٗ وَلَا الْبُخْلَ فَاعْلَمْ مِنْ سَمَائِیْ وَلَا اَرْضِیْ	میں جاننے والوں کے معاملہ میں منافقانہ برتاؤ نہیں کرتا اور جان لو کہ بخل نہ میرا آسمان ہے نہ زمین۔
۱۱ وَاِنِّیْ لَسَهْلٌ مَا تُغَیِّرُ شِیْمَتِیْ صُرُوْفُ لَیَالِی الدَّهْرِ بِالْفَتْلِ وَالنَّقْضِ	میں خوش اخلاق ہوں میری عادتوں کو شبہائے دہر کی گردشیں نہیں بدل سکتیں خواہ مالداری ہو یا فقیری۔
۱۲ اَکُفُّ الْاَذٰی عَنْ اُسْرَتِیْ وَاَذُوْدُهٗ عَلٰی اَنَّنِیْ اَجْزِی الْمُقَارِضَ بِالْقَرْضِ	میں اپنے خاندان سے تکلیف دہ چیزوں کو روکتا ہوں اور تکلیف کو ان سے دور کرتا ہوں علاوہ ازیں جو مجھ سے قطع محبت کرتا ہے میں بھی اس سے قطع محبت کرتا ہوں۔
۱۳ وَاُمْضِیْ هُمُوْمِیْ بِالزِّمَاعِ لِاَهْلِهَا اِذَا مَا الْهُمُوْمُ لَمْ یَکَدْ بَعْضُهَا یَمْضِیْ	میں اپنے ارادے ان لوگوں کے لئے کر گذرتا ہوں جو ان کے مستحق ہیں جب کہ اور لوگوں کے ارادے بعض بھی پورے نہیں ہوتے۔

خُطْبَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَتُوْبُ اِلَیْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اُوْصِیْکُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَاَحُثُّکُمْ عَلٰی طَاعَةِ اللّٰهِ وَاَسْتَفْتِحُ بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ اَمَّا بَعْدُ، اَیُّهَا النَّاسُ اِسْمَعُوْا مِنِّیْ اُبَیِّنْ لَکُمْ فَاِنِّیْ لَا اَدْرِیْ لَعَلِّیْ لَا اَلْقَاکُمْ بَعْدَ عَامِیْ هٰذَا فِیْ مَوْقِفِیْ هٰذَا، اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ دِمَائَکُمْ وَاَمْوَالَکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ اِلٰی اَنْ تَلْقَوْا رَبَّکُمْ کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِکُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ هٰذَا اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ

بیشک تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں اور اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں، اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں ہم اپنے نفس اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، اللہ جسے ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں بیشک محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اے اللہ کے بندو! میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں اور تمہیں اطاعت الٰہی پر ابھارتا ہوں اور میں آغاز اس سے کر رہا ہوں جو سب سے بہتر ہے بعد حمد ﷺ اے لوگو میری بات سنو میں تم سے بیان کر رہا ہوں اس لیے کہ شاید اس سال کے بعد اس جگہ میں تم سے نہ ملوں اے لوگو! بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال آپس میں ایک دوسرے پر حرام ہیں یہاں تک کہ تم اپنے پروردگار سے جا ملو بالکل اسی طرح جیسے

اللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَمَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَانَةٌ فَلْيُؤَدِّهَا
إِلَى الَّذِي ائْتَمَنَهُ عَلَيْهَا وَإِنَّ رِبَا جَاهِلِيَّةِ
مَوْضُوعٌ وَإِنَّ أَوَّلَ رِبًا أَبْدَأُ بِهِ رِبَا عَمِّي
الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَإِنَّ دِمَاءَ الْجَاهِلِيَّةِ
مَوْضُوعَةٌ وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَبْدَأُ بِهِ دَمُ عَامِرِ بْنِ
رَبِيعَ بْنِ الْحَرِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَإِنَّ
مَآثِرَ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ غَيْرَ السِّدَانَةِ
وَالسِّقَايَةِ وَالْعَمْدُ قَوَدٌ وَشِبْهُ الْعَمْدِ مَا قُتِلَ
بِالْعَصَا وَالْحَجَرِ فَفِيهِ مِائَةُ بَعِيرٍ فَمَنْ زَادَ
فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ
الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ أَنْ يُعْبَدَ فِي أَرْضِكُمْ هٰذِهِ
وَلٰكِنَّهُ رَضِيَ أَنْ يُطَاعَ فِيمَا سِوَى ذٰلِكَ مِمَّا
تَحْقِرُونَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا
النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ
كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِيُوَاطِئُوا
عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَإِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ
كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ
وَإِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا
فِي كِتَابِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ
وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ
وَوَاحِدٌ فَرْدٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ
وَرَجَبُ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ أَلَا هَلْ
بَلَّغْتُ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ لِنِسَائِكُمْ

تمہارے شہر میں اس مہینہ کا یہ دن حرام ہے سنو میں نے تم تک اللہ
کے پیغام پہونچا دیئے اے اللہ تو گواہ رہنا تو جس کے پاس کوئی
امانت ہو تو وہ اس کے حوالے کردے جس نے اس کو اس پر امین بنایا
ہے اور بلاشبہ جاہلیت کے تمام سود باطل کردیئے گئے سب سے
پہلے میں اپنے چچا عباس بن عبدالمطلب کا سود باطل کرتا ہوں اور
بے شک جاہلیت کے تمام خون باطل کردیئے گئے سب سے پہلے
میں عامر بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کا خون باطل
کرتا ہوں اور بے شک جاہلیت کی موروثی عزت باطل کردی گئی
سوائے خدمت کعبہ اور حاجیوں کی سیرابی کے، قتل عمد میں قصاص
ہے اور شبہ عمد وہ قتل ہے جو لاٹھی یا پتھر سے واقع ہو اس کی دیت سو
اونٹ ہے تو جو (اس پر) بڑھائے گا وہ اہل جاہلیت سے ہوگا اے
لوگو! بلاشبہ شیطان مایوس ہوگیا کہ تمہاری اس زمین میں اس کی
پرستش کی جائے لیکن وہ اس بات سے راضی ہوگیا کہ اس کے علاوہ
ان اعمال میں اس کی اطاعت کی جائے جنھیں تم حقیر جانتے ہو سنو
اے لوگو! ان کا مہینے پیچھے ہٹانا نہیں مگر اور کفر میں بڑھنا اس سے کافر
بہکائے جاتے ہیں ایک برس اسے حلال ٹھہراتے ہیں اور دوسرے
برس اسے حرام مانتے ہیں کہ ان کی گنتی برابر ہوجائیں اور بے شک
ابتدا میں خدا نے جس آسمان و زمین کو پیدا کیا تھا زمانہ پھر پھرا کر
اسی نقطہ پر آگیا اور بے شک مہینوں کی تعداد خدا کے یہاں بارہ ہے
جو اللہ کی کتاب میں موجود ہے اسی دن سے جب سے اللہ نے
زمین و آسمان کی تخلیق فرمائی ہے جس میں چار مہینے حرمت کے ہیں
تین پے درپے اور ایک تنہا وہ یہ ہیں ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم،
رجب جو جمادی الاخر اور شعبان کے درمیان ہے سنو میں نے تم

عَلَيْكُمْ حَقًّا وَاِنَّ لَكُمْ عَلَيْهِنَّ حَقًّا لَكُمْ
عَلَيْهِنَّ اَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ غَيْرَكُمْ وَلَا
يُدْخِلْنَ اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهُ بُيُوْتَكُمْ اِلَّا بِاِذْنِكُمْ
وَلَا يَاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَاِنْ فَعَلْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذِنَ
لَكُمْ اَنْ تَعْضُلُوْهُنَّ وَتَهْجُرُوْهُنَّ فِي
الْمَضَاجِعِ وَتَضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَاِنِ
انْتَهَيْنَ وَاَطَعْنَكُمْ فَعَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ
وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَاِنَّمَا النِّسَاءُ
عِنْدَكُمْ عَوَانٍ لَا يَمْلِكْنَ لِاَنْفُسِهِنَّ شَيْئًا
اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانَةِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ
بِكَلِمَةِ اللّٰهِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ وَاسْتَوْصُوْا
بِهِنَّ خَيْرًا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ
فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ مَالُ اَخِيْهِ اِلَّا عَنْ طِيْبِ
نَفْسِهٖ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلَا
تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ
اَعْنَاقَ بَعْضٍ فَاِنِّيْ قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا اِنْ
اَخَذْتُمْ بِهٖ لَمْ تَضِلُّوْا كِتَابَ اللّٰهِ وَاَهْلَ بَيْتِيْ
اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ
رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَاِنَّ اَبَاكُمْ وَاحِدٌ كُلُّكُمْ لِآدَمَ وَ
آدَمُ مِنْ تُرَابٍ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ
لَيْسَ لِعَرَبِيٍّ عَلٰى عَجَمِيٍّ فَضْلٌ اِلَّا بِالتَّقْوٰى
اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ
مِنْكُمُ الْغَائِبَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ قَسَمَ لِكُلِّ

تک پیغام پہونچا دیے اے اللہ گواہ رہنا اے لوگو! تمہاری عورتوں کا
تم پر کچھ حق ہے اور تمہارا ان کے اوپر کچھ حق ہے تمہارا عورتوں پر یہ
حق ہے کہ وہ تمہارے غیر کو تمہارا فرش روندنے نہ دیں اور تمہاری
اجازت کے بغیر کسی ایسے کو تمہارے گھروں میں داخل نہ کریں جسے تم
ناپسند کرو اور وہ کوئی برائی نہ کریں تو اگر وہ ایسا کریں تو اللہ تعالی نے
تمہیں ان کو روکنے ان کو آرام گاہوں سے جدا کرنے اور انہیں ہلکی
پھلکی مار مارنے کی اجازت دی ہے تو اگر وہ باز آجائیں اور تمہاری
بات مانیں تو بھلائی کے طور پر ان کو کھانا کھلانا اور کپڑا پہنانا تمہارے
ذمہ ہے اور عورتیں تمہاری قید میں ہیں وہ اپنے لئے کسی چیز کی مالک
نہیں ان کو تم نے اللہ کی امانت کے ساتھ لیا ہے اور انکی شرم گاہوں
کو کلام الہی کے ذریعہ حلال کیا ہے تو تم عورتوں کے بارے میں اللہ
سے ڈرو اور ان کے ساتھ بھلائی کا قصد کرو۔ اے لوگو! مسلمان آپس
میں بھائی بھائی ہیں تو کسی انسان کو اپنے بھائی کا مال بغیر اس کی رضا
کے لینا جائز نہیں۔ سنو میں نے تم تک پیغام پہونچا دیے اے اللہ تو
گواہ رہنا تو اے لوگو! تم میرے بعد کفر کی طرف نہ پھرنا کہ تمہارا ایک
دوسرے کی گردن کو مارے میں تمہارے اندر ایسی چیز چھوڑ رہا ہوں
کہ جب تک تم پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہوگے کتاب اللہ اور میرے
اہل بیت سنو میں نے تم تک پیغام پہونچا دیے اے اللہ تو گواہ رہنا۔
اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے، تمہارے باپ ایک ہیں تم سب آدم
کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے اللہ کی بارگاہ میں تم میں کا
زیادہ معزز وہ ہے جو تقوی میں زیادہ ہے کسی عربی کے لئے کسی عجمی پر
فضیلت نہیں ہاں تقوی کے اعتبار سے فضیلت ہے کیا میں نے تم
تک احکام الہی نہیں پہونچائے سب نے بیک زبان کہا کیوں نہیں

وارثٍ نصيبَه من الميراث ولا يجوز لوارثٍ وصيةٌ في أكثر من الثلث والولد للفراش وللعاهر الحجر من دعى إلى غير أبيه أو تولى إلى غير مواليه فعليه لعنة الله والملئكة والناس أجمعين لا يقبل الله منه صرفاً ولا عدلاً والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته۔

آپ نے فرمایا کہ تم میں جو حاضر ہے وہ غائب کو پہونچادے۔اے لوگو! اللہ نے ہر وارث کو وراثت سے اس کا حصہ دیا اب کسی وارث کے لئے تہائی سے زیادہ وصیت کرنا جائز نہیں ہے۔لڑکا اس کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زناکار کے لئے پتھر ہے۔جو اپنے باپ یا مولی کے علاوہ کسی کو اپنا باپ یا ولی بنائے اس پر اللہ اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے،اللہ نہ اسکا فرض قبول فرمائیگا نہ نفل تم پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔

نصرانیان بحفران الضریح النبوی

اعلم أني قد وقفت على رسالة قد صنفها العلامة جمال الدين الأسنوي في المنع من استعمال الولاة للنصارى وسماها بعضهم بالانتصارات الإسلامية ورأيت عليها بخط تلميذه شيخ مشائخنا زين الدين المراغي ماصورته نصيحة أولي الألباب في منع استخدام النصارى كتاب لشيخنا العلامة جمال الدين الأسنوي ولم يسمه فسميته بحضرته فاقرني عليه انتهى فرأيته ذكر فيها ما لفظه وقد دعتهم أنفسهم يعني النصارى في سلطنة الملك العادل نور الدين الشهيد إلى أمر عظيم ظنوا أنه يتم لهم ويأبى الله إلا أن يتم نوره ولو كره

تم جان لو کہ میں ایک ایسے رسالہ پر مطلع ہوا جس کو علامہ جمال الدین اسنوی نے عیسائیوں کو عامل و حاکم بنانے کی ممانعت کے سلسلے میں تحریر فرمایا ہے بعض لوگوں نے اس رسالہ کو انتصارات اسلامیہ سے موسوم کیا ہے اور میں نے اس پر ایک تحریر دیکھی جو ان کے شاگرد شیخ المشائخ زین الدین مراغی کی ہے وہ یہ ہے نصیحۃ اولی الالباب فی منع استخدام النصاری ہمارے شیخ جمال الدین اسنوی کی کتاب ہے جس کا نام انہوں نے نہیں رکھا تھا تو میں نے ان کی موجودگی میں اس کا نام رکھا اور انہوں نے اسے برقرار رکھا یہاں تک ان کی بات ختم ہوگئی میں نے اس میں مذکور ایک چیز دیکھی وہ یہ ہے کہ بادشاہ عادل نور الدین شہید کی سلطنت میں نصرانیوں کو ان کے نفس نے ایک عظیم کام پر ابھارا ان کا خیال یہ تھا کہ وہ کام ان کے لیے پورا ہو جائے گا اور اللہ یہ چاہتا ہے کہ اس کا نور پورا ہو اگرچہ کافر نا پسند کریں واقعہ یہ ہے کہ سلطان نور الدین ہر رات تہجد اور دوسرے کچھ وظیفے پڑھا کرتے تھے

الْكَافِرُوْنَ وَذٰلِكَ اَنَّ السُّلْطَانَ الْمَذْكُوْرَ كَانَ لَهٗ تَهَجُّدٌ يَأْتِيْ بِهِ اللَّيْلَ وَ اَوْرَادٌ يَأْتِيْ بِهَا فَنَامَ عَقَبَ تَهَجُّدِهٖ فَرَأَى النَّبِيَّ ﷺ فِيْ نَوْمِهٖ وَهُوَ يُشِيْرُ اِلٰى رَجُلَيْنِ اَشْقَرَيْنِ وَيَقُوْلُ اَنْجِدْنِيْ وَاَنْقِذْنِيْ مِنْ هٰذَيْنِ فَاسْتَيْقَظَ فَزِعًا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَ صَلّٰى وَ نَامَ فَرَأَى الْمَنَامَ بِعَيْنِهٖ فَاسْتَيْقَظَ وَ صَلّٰى وَنَامَ فَرَآهُ اَيْضًا مَرَّةً ثَالِثَةً فَاسْتَيْقَظَ وَ قَالَ لَمْ يَبْقَ نَوْمٌ وَ كَانَ لَهٗ وَزِيْرٌ مِنَ الصَّالِحِيْنَ يُقَالُ لَهٗ جَمَالُ الدِّيْنِ الْمَوْصِلِيُّ فَاَرْسَلَ خَلْفَهٗ لَيْلًا وَ حَكٰى لَهٗ جَمِيْعَ مَا اتَّفَقَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ وَ مَا قُعُوْدُكَ؟ اُخْرُجِ الْاٰنَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ النَّبَوِيَّةِ وَاكْتُمْ مَا رَأَيْتَ فَتَجَهَّزَ فِيْ بَقِيَّةِ لَيْلَتِهٖ وَ خَرَجَ عَلٰى رَوَاحِلَ خَفِيْفَةٍ فِيْ عِشْرِيْنَ نَفَرًا وَ صُحْبَتُهُ الْوَزِيْرُ الْمَذْكُوْرُ وَمَالٌ كَثِيْرٌ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فِيْ سِتَّةَ عَشَرَ يَوْمًا فَاغْتَسَلَ خَارِجَهَا وَدَخَلَ فَصَلّٰى بِالرَّوْضَةِ وَزَارَ ثُمَّ جَلَسَ لَا يَدْرِيْ مَاذَا يَصْنَعُ فَقَالَ الْوَزِيْرُ وَقَدِ اجْتَمَعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ فِي الْمَسْجِدِ اِنَّ السُّلْطَانَ قَصَدَ زِيَارَةَ النَّبِيِّ ﷺ وَ اَحْضَرَ مَعَهٗ اَمْوَالًا لِلصَّدَقَةِ فَاكْتُبُوْا مَنْ عِنْدَكُمْ فَكَتَبُوْا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ كُلَّهُمْ وَ اَمَرَ السُّلْطَانُ بِحُضُوْرِهِمْ وَ كُلُّ مَنْ حَضَرَ

(ایک رات) تہجد کی نماز پڑھ کر سوئے خواب میں سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی سرکار دو عالم ﷺ نے دو کیری آنکھ والوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بادشاہ سے ارشاد فرمایا کہ ان دونوں سے میری حفاظت کرو اور مجھے بچاؤ بادشاہ گھبرا کر اٹھے وضو کیا اور نماز پڑھی اور سو گئے دوبارہ پھر وہی خواب دیکھا بادشاہ پھر بیدار ہوئے نماز پڑھی اور سو گئے تیسری مرتبہ بھی یہی خواب دیکھا تو آپ بیدار ہوئے اور فرمایا اب نیند کی کوئی گنجائش نہیں ہے آپ کا ایک نیک اور صالح وزیر تھا جسے جمال الدین موصلی کہا جاتا تھا اس کے بعد بادشاہ نے رات ہی میں اس کو بلا بھیجا اور سارا قصہ سنا دیا وزیر نے بادشاہ سے کہا اب آپ کے بیٹھنے کا وقت نہیں ہے فوراً مدینہ منورہ چلیے اور جو کچھ آپ نے دیکھا ہے اسے پوشیدہ رکھیے بادشاہ نے اسی رات کے باقی حصے میں تیاری کی اور صرف بیس آدمیوں کے ہمراہ کثیر دولت کے ساتھ تیز رفتار سواریوں پر سفر کر کے صرف سولہ روز میں سلطان مع وزیر کے مدینہ منورہ پہونچ گئے مدینہ منورہ سے باہر غسل کیا پھر مسجد نبوی میں حاضر ہو کر جنت کی کیاری میں نماز پڑھی اور زیارت کی پھر بیٹھ گئے اس حال میں کہ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اب وہ کیا کریں اور سوچتے رہے اب کیا کروں وزیر نے اعلان کیا جب کہ اہل مدینہ مسجد میں اکٹھا تھے کہ بادشاہ نور الدین زیارت نبی ﷺ کے ارادے سے آئے ہیں اور صدقے کے بہت سارے مال اپنے ساتھ لائے ہیں ۔ تو جتنے لوگ تمہارے پاس ہیں (ان کا نام) لکھو تو ان لوگوں نے سارے اہل مدینہ کا نام لکھا بادشاہ نے انہیں اپنے پاس حاضر ہونے کا حکم دیا اور جو لینے کے لیے حاضر ہوتا اس کو گہری نگاہ سے

لِيَأْخُذَ يَتَأَمَّلُهُ لِيَجِدَ فِيهِ الصِّفَةَ الَّتِي أَرَاهَا
النَّبِيُّ ﷺ لَهُ فَلَا يَجِدُ تِلْكَ الصِّفَةَ فَيُعْطِيهِ
وَيَأْمُرُهُ بِالْاِنْصِرَافِ إِلَى أَنِ انْقَضَتِ النَّاسُ
فَقَالَ السُّلْطَانُ هَلْ بَقِيَ أَحَدُكُمْ يَأْخُذُ
شَيْئًا مِنَ الصَّدَقَةِ؟ قَالُوا لَا فَقَالَ تَفَكَّرُوا
وَتَأَمَّلُوا فَقَالُوا لَمْ يَبْقَ أَحَدٌ إِلَّا رَجُلَيْنِ
مَغْرِبِيَّيْنِ لَا يَتَنَاوَلَانِ مِنْ أَحَدٍ شَيْئًا وَهُمَا
صَالِحَانِ غَنِيَّانِ يُكْثِرَانِ الصَّدَقَةَ عَلَى
الْمَحَاوِيجِ فَانْشَرَحَ صَدْرُهُ وَقَالَ عَلَيَّ
بِهِمَا فَأُتِيَ بِهِمَا فَرَآهُمَا الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ
أَشَارَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمَا بِقَوْلِهِ أَنْجِدْنِي
أَنْقِذْنِي مِنْ هٰذَيْنِ فَقَالَ لَهُمَا مِنْ أَيْنَ
أَنْتُمَا؟ قَالَا مِنْ بِلَادِ الْمَغْرِبِ جِئْنَا حَاجَّيْنِ
فَاخْتَرْنَا الْمُجَاوَرَةَ فِي هٰذَا الْعَامِ عِنْدَ
رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اصْدُقَانِي فَصَمَّمَا
عَلَى ذٰلِكَ فَقَالَ أَيْنَ مَنْزِلُهُمَا فَأُخْبِرَ
بِأَنَّهُمَا فِي رِبَاطٍ بِقُرْبِ الْحُجْرَةِ الشَّرِيفَةِ
فَأَمْسَكَهُمَا وَحَضَرَ إِلَى مَنْزِلِهِمَا فَرَأَى فِيهِ
مَالًا كَثِيرًا وَخَتْمَتَيْنِ وَكُتُبًا فِي الرَّقَائِقِ
وَلَمْ يَرَ فِيهِ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ فَأَثْنَى عَلَيْهِمَا
أَهْلُ الْمَدِينَةِ بِخَيْرٍ كَثِيرٍ وَقَالُوا إِنَّهُمَا
صَائِمَانِ الدَّهْرِ مُلَازِمَانِ الصَّلَوَاتِ فِي
الرَّوْضَةِ الشَّرِيفَةِ وَزِيَارَةِ النَّبِيِّ ﷺ

دیکھتے تاکہ وہ صفت پا جائیں جو نبی ﷺ نے دکھائی ہے تو وہ اس
صفت کو نہ پاتے اسے دیتے اور لوٹ جانے کا حکم دیتے یہاں
تک کہ جب لوگ پورے ہوچکے تو بادشاہ نے دریافت فرمایا کیا
کوئی ایسا شخص باقی رہ گیا ہے جو صدقے کا مال لے۔ لوگوں نے
عرض کیا نہیں بادشاہ نے کہا غور وخوض کرلو تو لوگوں نے عرض کیا
کوئی نہیں باقی ہے سوائے ایسے دو مغربی شخص کے جو کسی سے کچھ
نہیں لیتے نیک اور مالدار ہیں ضرورت مندوں پر خوب صدقہ
کرتے ہیں فوراً بادشاہ کو شرح صدر ہوا اور کہا کہ ان دونوں کو
میرے پاس حاضر کرو چنانچہ جب یہ دونوں لائے گئے تو بادشاہ
نے دیکھتے ہی سمجھ لیا کہ یہ وہی دو مرد ہیں جنکی طرف رسول اللہ
ﷺ نے اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ اے
(نورالدین) تم میری مدد کرو اور ان دونوں سے بچاؤ بادشاہ نے
ان دونوں سے پوچھا تم دونوں کہاں سے آئے ہو دونوں نے
جواب دیا کہ ہم بلاد مغرب سے حج کے لئے آئے تھے اور اس
سال ہم نے یہاں روضہ منورہ کے جوار کو منتخب کرلیا بادشاہ نے کہا
تم سچ سچ بتاؤ مگر وہ اسی پر اڑے رہے بادشاہ نے ان دونوں کی
قیام کے بارے میں دریافت فرمایا تو لوگوں نے بتایا کہ روضہ
منورہ کے قریب ہی ایک رباط میں مقیم ہیں بادشاہ نے ان دونوں
کو (وہیں) روکا اور خود اکیلا ان کے کمرہ میں داخل ہوا تو دیکھا کہ
کمرہ میں بہت سارے مال ہیں اور قرآن کے دو نسخے اور رقت
انگیز کلمات پر مشتمل چند کتابیں رکھی ہوئی ہیں اس کے علاوہ کوئی
چیز کمرہ میں نظر نہیں آئی اہل مدینہ نے ان کی بہت تعریف کی اور
یہ بیان دیا کہ دونوں ہمیشہ روزہ رکھنے والے، جنت کی کیاری

وَزِيَارَةِ الْبَقِيعِ كُلَّ يَوْمٍ بُكْرَةً وَزِيَارَةِ
قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ وَلَا يَرُدَّانِ سَائِلًا قَطُّ
بِحَيْثُ سَدَّا خَلَّةَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فِي
هٰذَا الْعَامِ الْمُجْدِبِ فَقَالَ السُّلْطَانُ
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَمْ يُظْهِرْ شَيْئًا مِمَّا رَآهُ وَ
بَقِيَ السُّلْطَانُ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ بِنَفْسِهِ
فَرَفَعَ حَصِيرًا فِي الْبَيْتِ فَرَأَى سِرْدَابًا
مَحْفُورًا يَنْتَهِي إِلَى صَوْبِ الْحُجْرَةِ
الشَّرِيفَةِ فَارْتَاعَتِ النَّاسُ لِذَالِكَ۔
وَقَالَ السُّلْطَانُ عِنْدَ ذٰلِكَ اصْدُقَانِي حَالَكُمَا وَ
ضَرَبَهُمَا ضَرْبًا شَدِيدًا فَاعْتَرَفَا بِأَنَّهُمَا نَصْرَانِيَّانِ
بَعَثَهُمَا النَّصَارَى فِي زِيِّ حُجَّاجِ الْمَغَارِبَةِ وَ
أَمَالُوهُمَا بِأَمْوَالٍ عَظِيمَةٍ وَأَمَرُوهُمَا بِالتَّحَيُّلِ
فِي شَيْءٍ عَظِيمٍ خَيَّلَتْهُ لَهُمْ أَنْفُسُهُمْ وَتَوَهَّمُوا أَنْ
يُمَكِّنَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ وَهُوَ الْوُصُولُ إِلَى الْجَنَابِ
الشَّرِيفِ وَيَفْعَلُوا بِهِ مَا زَيَّنَهُ لَهُمْ إِبْلِيسُ فِي
النَّقْلِ وَمَا يَتَرَتَّبُ عَلَيْهِ فَنَزَلَا فِي أَقْرَبِ رِبَاطٍ
إِلَى الْحُجْرَةِ الشَّرِيفَةِ وَفَعَلَا مَا تَقَدَّمَ وَصَارَا
يَحْفِرَانِ لَيْلًا وَلِكُلٍّ مِنْهُمَا مِحْفَظَةُ جِلْدٍ عَلَى
زِيِّ الْمَغَارِبَةِ وَالَّذِي يَجْتَمِعُ مِنَ التُّرَابِ
يَجْمَعُهُ كُلٌّ مِنْهُمَا فِي مِحْفَظَتِهِ يَخْرُجَانِ
لِإِظْهَارِ زِيَارَةِ الْبَقِيعِ فَيُلْقِيَانِهِ بَيْنَ الْقُبُورِ وَأَقَامَا
عَلَى ذٰلِكَ مُدَّةً فَلَمَّا قَرُبَا مِنَ الْحُجْرَةِ الشَّرِيفَةِ

میں ہمیشہ نماز پڑھنے والے اور نبی پاک ﷺ کی زیارت
کرنے والے روزانہ صبح کو جنت البقیع اور ہر سنیچر کو مسجد قبا کی
زیارت کے لئے جاتے ہیں اور کسی سائل کبھی خالی ہاتھ واپس
نہیں کرتے اور اس سال کے قحط میں مدینہ منورہ کے باشندوں
کی بے انتہا مالی امداد کی ہے بادشاہ نے کہا سبحان اللہ (تعجب کا
اظہار کیا) اور جو چیز بادشاہ نے دیکھی تھی اس میں سے کچھ ظاہر
نہیں کیا بادشاہ خود گھر میں چکر لگاتا رہا یک اس نے گھر کی
ایک چٹائی کو اٹھایا تو ایک کھودی ہوئی سرنگ اسے نظر آئی جو حجرہ
شریفہ تک پہونچ رہی تھی یہ دیکھ کر سب لوگ گھبرا گئے
بادشاہ نے اس وقت کہا تم سچ سچ بتاؤ اور انہیں خوب مارا تو ان
دونوں نے اقرار کیا کہ ہم دونوں نصرانی ہیں ہمیں نصرانیوں
نے مغربی حجاج کے لباس میں بہت مال و دولت دیکر بھیجا اور
ہمیں ایک عظیم شئی کے بارے میں حیلہ سازی کرنے کا حکم
دیا ہے جس کا خیال ان کے نفس نے انھیں دلایا ان کا خیال
تھا کہ اللہ تعالیٰ جسد مبارک تک رسائی ممکن کردیگا اور اس کے
ساتھ وہ کریں گے جو منتقل کرنے اور اس پر مرتب ہونے
والے امور کے سلسلے میں ابلیس نے ان کے لیے مزین کیا تو
روضہ منورہ کے قریب ہی ہم ایک رباط میں ٹھہر گئے اور یہ
سارا کام کیا ہم لوگ رات میں نقب کھودتے ہیں اور ہمارے
پاس مغربی ہیئت کے چمڑے کے تھیلے ہیں ہم جمع ہونے والی
مٹی کو اسی تھیلے میں رکھ کر ظاہراً بقیع کی زیارت کے لیے نکلتے
ہیں اور اسے قبروں کے درمیان ڈال دیتے ہیں اور ایک
مدت سے ہم یہی کام کر رہے ہیں تو جب ہم حجرۂ شریفہ

أُرْعِدَتِ السَّمَاءُ وَأُبْرِقَتْ وَحَصَلَ رَجِيفٌ عَظِيمٌ بِحَيْثُ خُيِّلَ انْقِلَاعُ تِلْكَ الْجِبَالِ فَقَدِمَ السُّلْطَانُ صَبِيحَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةِ وَاتَّفَقَ إِمْسَاكُهُمَا وَاعْتِرَافُهُمَا فَلَمَّا اعْتَرَفَا وَظَهَرَ حَالُهُمَا عَلَى يَدَيْهِ وَرَأَى تَأْهِيلَ اللّٰهِ لَهُ لِذٰلِكَ دُونَ غَيْرِهِ بَكَى بُكَاءً شَدِيدًا وَأَمَرَ بِضَرْبِ رِقَابِهِمَا فَقُتِلَا تَحْتَ الشُّبَّاكِ الَّذِي يَلِي الْحُجْرَةَ الشَّرِيفَةَ وَهُوَ مِمَّا يَلِي الْبَقِيعَ ثُمَّ أَمَرَ بِإِحْضَارِ رَصَاصٍ عَظِيمٍ وَحَفَرَ خَنْدَقًا عَظِيمًا إِلَى الْمَاءِ حَوْلَ الْحُجْرَةِ الشَّرِيفَةِ كُلِّهَا وَأُذِيبَ ذٰلِكَ الرَّصَاصُ وَمُلِئَ بِهِ الْخَنْدَقُ فَصَارَ الْحُجْرَةُ الشَّرِيفَةُ سُورًا رَصَاصًا إِلَى الْمَاءِ ثُمَّ عَادَ إِلَى مُلْكِهِ وَأَمَرَ بِإِضْعَافِ النَّصَارَى وَأَمَرَ أَنْ لَا يُسْتَعْمَلَ كَافِرٌ فِي عَمَلٍ مِنَ الْأَعْمَالِ وَأَمَرَ مَعَ ذٰلِكَ بِقَطْعِ الْمُكُوسِ جَمِيعًا.

سے قریب ہو گئے تو آسمان گرجا، بجلی چمکی اور ایسا عظیم زلزلہ آیا لگتا تھا کہ پہاڑ اکھڑ جائیں گے اور اسی رات کی صبح کو بادشاہ بھی تشریف لائے اور ہم کو روکنے اور اعتراف کرانے کا اتفاق ہوا تو جب ان دونوں نے اقرار کر لیا اور دونوں کا حال بادشاہ کے سامنے ظاہر ہو گیا اور یہ سوچ کر کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس عظیم کام کے لیے اہل بنایا بہت زیادہ روئے اور ان دونوں کی گردن مار ڈالنے کا حکم دیا اور ان دونوں کو اس کھڑکی کے نیچے قتل کر دیا گیا جو حجرہ شریفہ سے متصل تھی اور وہ اس حصے میں ہے جو بقیع سے متصل ہے پھر خوب زیادہ سیسہ حاضر کرنے کا حکم دیا اور حجرہ شریف کے چاروں طرف سطح آب تک گہری خندق کھودی گئی پھر سیسہ پگھلا کر اس خندق میں بھروا دیا تو حجرہ کے چاروں طرف سیسہ کی دیوار ہو گئی جو پانی تک پہونچی ہوئی تھی پھر بادشاہ اپنے ملک لوٹا اور نصرانیوں کو ذلیل کرنے کا حکم دیا اور یہ بھی حکم دیا کہ کسی کافر کو کسی کام میں استعمال نہ کیا جائے اور اسی کے ساتھ تمام ٹیکسوں کو ختم کرنے کا حکم دیا۔

كَيْفَ أَسْلَمَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِي

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى مَا يَرَى مِنْ قَوْمِهِ يَبْذُلُ لَهُمُ النَّصِيحَةَ وَيَدْعُوهُمْ إِلَى النَّجَاةِ مِمَّا هُمْ فِيهِ وَجَعَلَتْ قُرَيْشٌ حِينَ مَنَعَهُ اللّٰهُ مِنْهُمْ يُحَذِّرُونَهُ النَّاسَ وَمَنْ قَدِمَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْعَرَبِ وَكَانَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِي

ابن اسحٰق نے کہا کہ نبی پاک ﷺ اپنی قوم کی طرف سے جو (برائیاں) دیکھتے اس پر انہیں تنبیہ فرماتے اور انہیں اس سے نجات کی طرف بلاتے تھے جس میں وہ تھے جب اللہ نے قریش سے آپ کو محفوظ رکھا تو قریش آپ سے لوگوں کو اور اپنے پاس آنے والے عربوں کو چوکنا کرنے لگے طفیل بن عمرو دوسی بیان کرتے ہیں کہ وہ مکہ مکرمہ آئے جب کہ نبی ﷺ وہیں تھے تو

يُحَدِّثُ اَنَّهُ قَدِمَ مَكَّةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ
بِهَا فَمَشٰى اِلَيْهِ رِجَالٌ مِّنْ قُرَيْشٍ وَكَانَ
الطُّفَيْلُ رَجُلًا شَرِيْفًا شَاعِرًا لَبِيْبًا فَقَالُوْا لَهٗ يَا
طُفَيْلُ اِنَّكَ قَدِمْتَ بِلَادَنَا وَهٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ
بَيْنَ اَظْهُرِنَا قَدْ اَعْضَلَ بِنَا وَقَدْ فَرَّقَ
جَمَاعَتَنَا وَشَتَّتَ اَمْرَنَا وَاِنَّمَا قَوْلُهٗ كَالسِّحْرِ
يُفَرِّقُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ اَبِيْهِ وَبَيْنَ الرَّجُلِ
وَبَيْنَ اَخِيْهِ وَبَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ زَوْجَتِهٖ وَاِنَّا
نَخْشٰى عَلَيْكَ وَعَلٰى قَوْمِكَ مَاقَدْ دَخَلَ
عَلَيْنَا فَلَا تُكَلِّمَنَّهٗ وَلَا تَسْمَعَنَّ مِنْهُ شَيْئًا
قَالَ فَوَاللّٰهِ مَازَالُوْا بِيْ حَتّٰى اَجْمَعْتُ اَنْ
لَّا اَسْمَعَ مِنْهُ شَيْئًا وَلَا اُكَلِّمَهٗ حَتّٰى
حَشَوْتُ فِيْ اُذُنَيَّ حِيْنَ غَدَوْتُ اِلَى
الْمَسْجِدِ كُرْسُفًا فَرَقًا مِّنْ اَنْ يَّبْلُغَنِيْ
شَيْءٌ مِّنْ قَوْلِهٖ وَاَنَا لَا اُرِيْدُ اَنْ اَسْمَعَهٗ قَالَ
فَغَدَوْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
ﷺ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ عِنْدَ الْكَعْبَةِ قَالَ فَقُمْتُ
مِنْهُ قَرِيْبًا فَاَبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يُّسْمِعَنِيْ بَعْضَ
قَوْلِهٖ قَالَ فَسَمِعْتُ كَلَامًا حَسَنًا قَالَ
فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ وَاثُكْلَ اُمِّيْ وَاللّٰهِ اِنِّيْ
لَرَجُلٌ لَبِيْبٌ شَاعِرٌ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ
الْحَسَنُ مِنَ الْقَبِيْحِ فَمَا يَمْنَعُنِيْ اَنْ
اَسْمَعَ مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ مَا يَقُوْلُ فَاِنْ كَانَ

قریش کے کچھ لوگ ان کے پاس آئے طفیل ایک شریف آدمی اور
عقلمند شاعر تھے تو ان لوگوں نے ان سے کہا اے طفیل تم ہمارے شہر
میں تشریف لائے ہو یہ شخص جو ہمارے درمیان ہے اس نے
ہمارے لئے مصیبت کھڑی کر رکھی ہے ہمارے اتحاد کو اس نے پارہ
پارہ کر دیا ہے ہمارے معاملہ کو اس نے پراگندہ کر دیا ہے اس کا
کلام جادو کی طرح ہے یہ بیٹے اور باپ کے درمیان بھائی بھائی
کے درمیان، خاوند اور بیوی کے درمیان جدائی ڈال رہا ہے ہمیں
اندیشہ ہے کہ کہیں تم اور تمہاری قوم پر بھی ایسی مصیبت نہ آجائے
جس کے ہم شکار ہیں اس لئے اس سے کلام مت کرنا اور نہ ہی اس
کی کوئی بات سننا (طفیل) کہتے ہیں خدا کی قسم مسلسل
مجھے یہی سمجھاتے رہے یہانتک کہ میں نے فیصلہ کرلیا کہ نہ میں
ان کی بات سنوں گا اور نہ ان سے کلام کروں گا حتی کہ جب میں
مسجد میں جاتا تو اپنے کانوں میں روئی ٹھونس لیتا اس خوف سے
کہ کہیں غیر ارادی طور پر ان کی کوئی بات میرے کانوں میں نہ
پہونچ جائے طفیل کہتے ہیں ایک روز میں مسجد میں گیا وہاں
اچانک میں نے دیکھا کہ رحمت عالم ﷺ کعبہ کے سامنے نماز ادا
کر رہے ہیں میں نزدیک جاکر کھڑا ہو گیا تو اللہ نے یہی چاہا کہ
میں ان کی بعض بات سن لوں کہتے ہیں کہ میں نے دل آویز کلام
سنا کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ میری ماں مجھ سے
کھو جائے بخدا میں ایک عقلمند آدمی ہوں (ممتاز) شاعر ہوں،
کلام کے حسن وقبح کو اچھی طرح پہچانتا ہوں ان کی بات سننے
سے مجھے روکنے والی کیا چیز ہے اگر انہوں نے کوئی اچھی بات کہی
تو قبول کروں گا اور اگر کوئی قبیح بات ہوگی تو میں اسے

اَلَّذِیْ یَاْتِیْ بِهٖ حَسَناً قَبِلْتَهٗ وَاِنْ كَانَ قَبِیْحاً تَرَكْتَهٗ قَالَ فَمَكَثْتُ حَتّٰی انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰی بَیْتِهٖ فَاتَّبَعْتُهٗ حَتّٰی اِذَا دَخَلَ بَیْتَهٗ دَخَلْتُ عَلَیْهِ فَقُلْتُ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ قَوْمَكَ قَدْ قَالُوْا اِلَیَّ كَذَا وَ كَذَا فَوَاللّٰهِ مَا بَرِحُوْا یُخَوِّفُوْنَنِیْ اَمْرَكَ حَتّٰی سَدَدْتُّ اُذُنَیَّ بِكُرْسُفٍ لِئَلَّا اَسْمَعَ قَوْلَكَ ثُمَّ اَبَی اللّٰهُ اِلَّا اَنْ یُّسْمِعَنِیْ قَوْلَكَ فَسَمِعْتُهٗ قَوْلاً حَسَناً فَاعْرِضْ عَلَیَّ اَمْرَكَ قَالَ فَعَرَضَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْاِسْلَامَ وَتَلَا عَلَیَّ الْقُرْاٰنَ فَلَا وَاللّٰهِ مَا سَمِعْتُ قَوْلاً قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ وَلَا اَمْراً اَعْدَلَ مِنْهُ قَالَ فَاَسْلَمْتُ وَشَهِدْتُ شَهَادَةَ الْحَقِّ وَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنِّیْ امْرُءٌ مُطَاعٌ فِیْ قَوْمِیْ وَاَنَا رَاجِعٌ اِلَیْهِمْ وَدَاعِیْهِمْ اِلَی الْاِسْلَامِ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ یَّجْعَلَ لِیْ اٰیَةً تَكُوْنُ لِیْ عَوْناً عَلَیْهِمْ فِیْمَا اَدْعُوْهُمْ اِلَیْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَهٗ اٰیَةً قَالَ فَخَرَجْتُ اِلٰی قَوْمِیْ حَتّٰی اِذَا كُنْتُ بِثَنِیَّةٍ تُطْلِعُنِیْ عَلَی الْحَاضِرِ وَقَعَ نُوْرٌ بَیْنَ عَیْنَیَّ مِثْلَ الْمِصْبَاحِ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ فِیْ غَیْرِ وَجْهِیْ اِنِّیْ اَخْشٰی اَنْ یَّظُنُّوْا اَنَّهَا مُثْلَةٌ وَقَعَتْ فِیْ وَجْهِیْ لِفِرَاقِیْ دِیْنَهُمْ قَالَ فَتَحَوَّلَ فَوَقَعَ

چھوڑ دوں گا کہتے ہیں کہ میں وہاں رکا رہا یہاں تک کہ حضور اپنے گھر تشریف لے گئے میں بھی ان کے پیچھے ہو لیا یہاں تک جب حضور گھر میں داخل ہوئے تو میں بھی آپ کے پاس گیا میں نے عرض کی اے محمد (ﷺ) آپ کی قوم نے آپ کے بارے میں مجھ سے یہ یہ باتیں بتائی ہیں بخدا وہ مجھے آپ کے معاملہ سے ڈراتے رہے یہاں تک کہ اس خوف سے کہ آپ کی آواز کانوں کے پردے سے ٹکرائے میں نے اپنے کانوں میں روئی ٹھونس لی مگر بخدا اللہ نے مجھے آپ کا کلام سنا ہی دیا تو میں ایک عمدہ کلام سنا لہذا آپ مجھ پر اپنا معاملہ پیش کیجیے (طفیل) کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ پر اسلام پیش فرمایا اور مجھے قرآن کریم پڑھ کر سنایا خدا کی قسم اس سے زیادہ عمدہ کلام اور اس سے زیادہ درست معاملہ میں نے آج تک کبھی نہیں سنا تھا (طفیل) کہتے ہیں کہ میں نے اسلام قبول کر لیا اور میں نے حق کی شہادت دیدی پھر میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی میں ایسا آدمی ہوں کہ میری قوم میری مطیع و فرمانبردار ہے اور اب میں انہیں کی طرف لوٹ کر جاؤں گا اور انہیں اسلام کی دعوت دوں گا اس لیے آپ اللہ سے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے کوئی نشانی عطا فرمائے جو تبلیغ و دعوت کے اس سلسلہ میں میری معاون اور مددگار ثابت ہو تو آپ نے دعا کی اے اللہ اس کو کوئی نشانی عطا فرما دے (طفیل) کہتے ہیں کہ میں اپنی قوم کی طرف روانہ ہوا یہاں تک کہ جب میں اس گھاٹی میں تھا جہاں سے میں شہر کے لوگوں کو دیکھ رہا تھا تو اچانک میری آنکھوں کے درمیان سے ایک نور پھوٹنے لگا جیسے کسی نے چراغ روشن کر دیا ہو میں نے دعا کی اے اللہ اس نور کو چہرے سے ہٹا کر دوسری جگہ فرما دے مجھے اندیشہ ہے کہ وہ لوگ گمان کریں گے

ـى رَأسِ سَوْطِى قَالَ فَجَعَلَ الْحَاضِرُ يَتَرَاؤُنَ ذٰلِكَ النُّورَ فِى سَوْطِى كَالقِنْدِيْلِ المُعَلَّقِ وَاَنَا اَهْبِطُ اِلَيهِم مِنَ الثَّنِيَّةِ قَالَ حَتّٰى جِئْتُهُمْ فَاَصْبَحتُ فِيهِم۔

کہ مجھے اپنے دین کے چھوڑنے کی وجہ سے میرا چہرہ بگڑ گیا ہے کہتے ہیں وہ نور وہاں سے منتقل ہو کر میرے سونٹے کے ایک کنارہ پر چمکنے لگا کہتے ہیں کہ جب میں بستی پر اتر رہا تھا تو وہاں کے لوگ اس نور کو میرے سونٹے میں ایسے ہی دیکھ رہے تھے جیسے روشن قندیل لٹک رہی ہو کہتے ہیں کہ پھر میں ان کے پاس آیا اور ان کے مابین صبح کی۔

أَثَرُ تَعَالِيمِ الْإِسْلَامِ فِي الْعَرَبِ

لَاشَكَّ اَنَّ تَعَالِيمَ الْإِسْلَامِ رَفَعَتِ الْمُسْتَوىٰ الْعَقْلِى لِلْعَرَبِ اِلىٰ دَرَجَةٍ كُبْرىٰ فَهٰذِهِ الصِّفَاتُ الَّتِى وَصَفَ الْإِسْلَامَ بِهَا اللّٰهُ تَعَالىٰ نَقَلَتْهُمْ مِنْ عِبَادَةِ اَصْنَامٍ وَ اَوْثَانٍ وَمَا يَقْتَضِيهِ ذٰلِكَ مِنِ انْحِطَاطٍ فِى النَّظَرِ وَاِسْفَافٍ فِى الْفِكْرِ اِلىٰ عِبَادَةِ اِلٰهٍ وَرَاءَ الْمَادَّةِ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ كَانَ الْاِلٰهُ عِنْدَ اَكْثَرِهِمْ اِلٰهَ قَبِيْلَةٍ وَاِنْ اتَّسَعَ سُلْطَانُهُ فَاِلٰهُ قَبَائِلَ اَوْاِلٰهُ الْعَرَبِ فَاَبَانَهُ الْاِسْلَامُ اِلٰهَ الْعٰلَمِيْنَ وَ مُدَبِّرَ الْكَوْنِ وَبِيَدِهِ كُلُّ شَيْئٍ وَ عَالِماً بِكُلِّ شَيْئٍ فَاسْتَطَاعَ الْعَرَبِىُّ بِهٰذِهِ التَّعَالِيمِ اَنْ يَّرْقٰى اِلىٰ فَهْمِ اِلٰهٍ لَا مَادَّةَ لَهٗ وَاسِعِ السُّلْطَانِ وَاسِعِ الْعِلْمِ وَاَفْهَمَهُمُ الْاِسْلَامُ اَنَّ دِيْنَهُمْ خَيْرُ الْاَدْيَانِ وَاَنَّ الْعَالَمَ حَوْلَهُمْ فِى ضَلَالٍ

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اسلام کی تعلیم نے عرب کے عقلی معیار کو انتہائی بلند درجہ تک پہونچا دیا تو وہ صفتیں جن کے ذریعہ اللہ نے اسلام کو متصف کیا ہے ان (صفتوں) نے اہل عرب کو بتوں کی عبادت اور نظری انحطاط اور فکری دناءت سے ایسے معبود کی عبادت کی طرف پھیر دیا جو مادہ سے وراء ہے، آنکھیں جس کا احاطہ نہیں کر سکتیں اور سب اس کے احاطہ علم میں ہیں خدا اکثر کے نزدیک کسی قبیلہ کا ہوتا تھا اور اگر اس کی بادشاہت میں وسعت ہوتی تو چند قبیلوں کا یا عرب کا معبود ہوتا تو اسلام نے واضح کر دیا کہ معبود (برحق) سارے جہان کا معبود ہے جو کائنات کا مدبر ہے جس کے دست قدرت میں سب کچھ ہے اور وہ ہر شی کو جانتا ہے تو اہل عرب ان تعلیمات سے ایک ایسے معبود کو سمجھ سکے جو مادہ سے وراء ہے اس کی سلطنت وسیع ہے، اسکا علم محیط ہے اور اسلام نے انہیں سمجھایا کہ ان کا دین بہتر دین ہے اور ان کے اردگرد سارا عالم گمراہی میں ہے اور ان کے نبی تمام لوگوں کے رہبر ہیں اور وہ امت کی ہدایت میں ان کے وارث ہیں

وَأَنَّ نَبِيَّهُمْ هَادِي النَّاسِ جَمِيعاً وَأَنَّهُمْ وَرَثَتُهُ فِي هِدَايَةِ الْأُمَمِ فَكَانَ ذٰلِكَ مِنَ الْبَوَاعِثِ عَلَى غَزْوِ هٰذِهِ الْأُمَمِ يَدْعُونَهُمْ إِلَى دِيْنِهِمْ وَيُبَشِّرُونَهُمْ بِهِ فَمَنْ دَخَلَ فِيهِ كَانَ كَأَحَدِهِمْ وَكَانَ لِعَقِيدَةِ الْيَوْمِ الْآخِرِ وَدَارِ الْجَزَاءِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ أَثَرٌ عَظِيمٌ فِي بَيْعِ كَثِيرٍ مِنْهُمْ نُفُوسَهُمْ فِي سَبِيلِ نَشْرِ الدَّعْوَةِ إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْداً عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ۔

تو ان امتوں پر غلبہ کا یہی محرک تھا وہ لوگوں کو اپنے دین کی طرف بلاتے تھے اور انہیں اس کی بشارت دیتے تھے تو جو اس میں داخل ہو جاتا وہ ان کے ایک فرد کی طرح ہوتا۔ یوم آخرت، دار جزا اور جنت و دوزخ کے عقیدہ کی بڑی تاثیر یہ تھی کہ ان میں کے بہت سے لوگوں نے اشاعت دین کی راہ میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر دیا، بیشک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے جان و مال خرید لئے ہیں اس بدلہ پر کہ ان کے لئے جنت ہے اللہ کی راہ میں لڑیں تو ماریں اور مریں اس کے ذمہ کرم پر سچا وعدہ توریت، انجیل اور قرآن میں ہے اللہ سے زیادہ اپنے وعدہ کو پورا کرنے والا کون ہے تو خوشیاں مناؤ اپنے اس سودے پر جو تم نے اس سے کیا اور یہی بڑی کامیابی ہے،

كَانَ لِلْإِسْلَامِ أَثَرٌ كَبِيرٌ فِي تَغْيِيرِ قِيمَةِ الْأَشْيَاءِ وَالْأَخْلَاقِ فِي نَظَرِ الْعَرَبِ فَارْتَفَعَتْ قِيمَةُ أَشْيَاءَ وَانْخَفَضَتْ قِيمَةُ أُخْرَىٰ وَأَصْبَحَتْ مُقَوِّمَاتُ الْحَيَاةِ فِي نَظَرِهِمْ غَيْرَهَا بِالْأَمْسِ وَقَدْ لَاقَى النَّبِيُّ ﷺ صُعُوبَاتٍ كُبْرَىٰ فِي نَقْلِهِمْ مِنْ عَقْلِيَّتِهِمُ الْجَاهِلِيَّةِ إِلَى عَقْلِيَّتِهِمُ الْإِسْلَامِيَّةِ وَتَجِدُهَا مَبْسُوطَةً فِي كُتُبِ السِّيرَةِ كَمَا احْتَمَلَ الْمُسْلِمُونَ السَّابِقُونَ مِنَ الْعَذَابِ كَثِيراً فَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاللّٰهِ إِنْ كَانَ الْمُشْرِكُونَ لَيَضْرِبُونَ أَحَدَهُمْ وَيُجِيعُونَهُ وَيُعَطِّشُونَهُ حَتَّىٰ مَا يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يَسْتَوِيَ جَالِساً

عرب کی نظر میں اشیا اور اخلاق کی قیمت کو بدلنے میں اسلام کا بڑا اثر ہے تو کچھ چیزوں کی قیمت بڑھ گئی اور کچھ چیزوں کی قیمت گھٹ گئی تو لوازم حیات ان کی نظر میں آج وہ ہو گئے جو کل نہیں تھے اور نبی کریم ﷺ کو انہیں جاہلی ذہنیت سے اسلامی خیال کی طرف پھیرنے میں بڑی بڑی صعوبتوں کا سامنا کرنا پڑا جن کو تفصیل کے ساتھ تم سیرت کی کتابوں میں پاؤ گے جیسا کہ اولین مسلمانوں نے بہت سی تکلیفیں برداشت کیں چنانچہ ابن عباس سے مروی ہے کہ بخدا مشرکین کسی مسلمان کو مارتے اور اس کو بھوک و پیاس سے تڑپاتے یہاں تک کہ وہ سیدھا بیٹھنے پر بھی قادر نہ ہوتا اس تکلیف کی وجہ سے جو اسے لاحق ہوتی یہاں تک کہ وہ ان کی طلب کردہ گمراہی کو اختیار کر لے اور وہ

مِنْ شِدَّةِ الضُّرِّ الَّذِيْ نَزَلَ بِهٖ حَتّٰى يُعْطِيَهُمْ
مَا سَأَلُوْهُ مِنَ الْفِتْنَةِ وَحَتّٰى يَقُوْلُوْا لَهُ اللَّاتُ
وَالْعُزّٰى اِلٰهُكَ مِنْ دُوْنِ اللهِ فَيَقُوْلُ نَعَمْ ..الخ
حَتّٰى اضْطُرَّ كَثِيْرٌ مِنْهُمْ بَعْدَ خَمْسِ سَنَوَاتٍ مِنَ
الدَّعْوَةِ اَنْ يُهَاجِرُوْا اِلٰى قُطْرٍ نَصْرَانِيٍّ وَهُوَ
الْحَبَشَةُ يَلْجَأُوْنَ اِلَيْهِ فَهَاجَرَ نَحْوُ مِائَةٍ مِمَّنْ
اَسْلَمَ وَتَرَكُوا النَّبِيَّ ﷺ فِيْ مَكَّةَ مَعَ عَدَدٍ قَلِيْلٍ
مِنْ اَصْحَابِهٖ وَلَمْ يَنْتَشِرِ الْاِسْلَامُ وَبِعِبَارَةٍ اُخْرٰى
لَمْ تَنْتَشِرِ الْعَقِيْدَةُ الْجَدِيْدَةُ اِلَّا بَعْدَ الْهِجْرَةِ اِلَى
الْمَدِيْنَةِ وَانْهِزَامِ قُرَيْشٍ حَرْبِيًّا. وَحَقًّا اَنَّ هٰذَا
النِّزَاعَ بَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ وَقُرَيْشٍ اَوَّلًا ثُمَّ بَيْنَ
الْمَدَنِيِّيْنَ وَالْمَكِّيِّيْنَ ثَانِيًا ثُمَّ بَيْنَ مَنْ دَخَلُوْا مِنَ
الْعَرَبِ فِي الْاِسْلَامِ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلُوْا اِنَّمَا هُوَ
نِزَاعٌ بَيْنَ عَقْلِيَّتَيْنِ عَقْلِيَّةٍ وَثَنِيَّةٍ تُبَاحُ فِيْهَا اللَّذَائِذُ
وَتُمْنَحُ فِيْهَا الْحُرِّيَّةُ اِلٰى حَدٍّ بَعِيْدٍ وَتُقَدَّرُ فِيْهَا
الْاَخْلَاقُ تَقْدِيْرًا خَاصًّا وَعَقْلِيَّةٍ اُخْرٰى مُوَحِّدَةٍ
تُدَاسُ فِيْهَا الْاَصْنَامُ دَوْسًا وَتُمْتَهَنُ بِكُلِّ اَنْوَاعِ
الْاِمْتِهَانِ وَتُكَسَّرُ مِنْ غَيْرِ هَوَادَةٍ وَلَا تُبَاحُ فِيْهَا
اللَّذَائِذُ اِلَّا بِمِقْدَارٍ وَتُبْلَغُ فِيْهَا الضَّرَائِبُ
لِيُصْرَفَ مِنْهَا لِلْفُقَرَاءِ وَلِلصَّالِحِ الْعَامِّ وَتُقَيَّدُ فِيْهَا
الْحُرِّيَّةُ بِجُمْلَةِ قُيُوْدٍ عِبَادَاتٍ فِيْ اَوْقَاتٍ خَاصَّةٍ
وَاحْتِرَامِ مِلْكِيَّةٍ وَاحْتِرَامِ نُفُوْسٍ وَتُقْلَبُ فِيْهَا
قِيْمَةُ الْاَخْلَاقِ قَلْبًا فَالْاِنْتِقَامُ وَالْاَخْذُ بِالثَّارِ

اس سے کہتے کہ لات وعزیٰ تمہارے معبود ہیں نہ کہ اللہ تو وہ
کہہ دے کہ ہاں، یہاں تک کہ بہت سارے مسلمان دعوت کے
پانچ سال بعد عیسائی ملک حبشہ کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور
ہوگئے جس میں وہ پناہ لیں چنانچہ تقریبا سو مسلمان ہجرت کر
گئے اور نبی کریم ﷺ چند صحابہ کے ساتھ مکہ ہی میں مقیم رہے
اب اسلام کی اشاعت موقوف ہوگئی دوسرے الفاظ میں یوں
بھی کہا جاسکتا ہے کہ عقیدہ جدیدہ کی اشاعت مدینہ کی طرف
ہجرت کرنے کے بعد اور قریش کے جنگ میں شکست خوردہ
ہونے کے بعد ہوئی اور حقیقت میں اولا یہ جھگڑا نبی ﷺ اور
قریش کے درمیان تھا پھر اہل مکہ اور اہل مدینہ کے درمیان ہوا
پھر عرب کے ان لوگوں کے درمیان جو اسلام میں داخل ہوئے
اور جو اسلام میں داخل نہیں ہوئے یہ دو ذہنیتوں کے درمیان
جھگڑا تھا ایک بتوں کی ذہنیت جس میں لذیذ چیزیں مباح تھیں
اور اس میں بہت حد تک آزادی تھی اور اس میں اخلاق کا ایک
مخصوص پیمانہ تھا دوسری ذہنیت توحید کی تھی جس میں بتوں کو
روندا جاتا تھا اور انھیں ہر طرح سے ذلیل کیا جاتا تھا اور سختی کے
ساتھ انہیں توڑ دیا جاتا تھا اور اس میں ساری لذیذ چیزیں مباح
نہیں تھیں مگر ایک مقدار کے مطابق اور اس میں ٹیکس دیا جاتا تھا
تاکہ اسکو فقیروں اور مفاد عام کے لئے خرچ کیا جائے اور اس
میں آزادی مخصوص اوقات میں عبادات اور جان و مال کے
احترام کی قیدوں کے ساتھ مقید تھی اور اخلاق کی قیمت کو اس
میں بدل دیا جاتا تھا تو انتقام اور دیت کا لینا اچھی خصلت نہیں
سمجھا جاتا وعلی ہذا القیاس اور دونوں حالتوں کے درمیان فرق

لَمْ يُعَدُّ خَيْرَ الْخِصَالِ وَهَلُمَّ جَرًّا وَقَدْ عَبَّرَ خَيْرَ
تَعْبِيْرٍ عَنِ الْفَرْقِ بَيْنَ الْحَالَتَيْنِ مَارُوِيَ عَنْ
جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ
كَانَ اَحَدَ الَّذِيْنَ هَاجَرُوْا اِلَى الْحَبْشَةِ قَالَ
لِلنَّجَاشِيِّ وَقَدْ سَاَلَهُمْ عَنْ حَالِهِمْ.

كُنَّا قَوْمًا اَهْلَ جَاهِلِيَّةٍ نَعْبُدُ الْاَصْنَامَ وَنَاْكُلُ
الْمَيْتَةَ وَنَاْتِي الْفَوَاحِشَ وَنَقْطَعُ الْاَرْحَامَ
نُسِيْءُ الْجِوَارَ وَيَاْكُلُ الْقَوِيُّ مِنَّا الضَّعِيْفَ
وَكُنَّا عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْنَا رَسُوْلًا
مِنَّا نَعْرِفُ نَسَبَهٗ وَصِدْقَهٗ وَاَمَانَتَهٗ وَعَفَافَهٗ
فَدَعَانَا اِلَى اللّٰهِ لِنُوَحِّدَهٗ وَنَعْبُدَهٗ وَنَخْلَعَ مَا كُنَّا
نَعْبُدُ نَحْنُ وَآبَاؤُنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنَ الْحِجَارَةِ
وَالْاَوْثَانِ وَاَمَرَنَا بِصِدْقِ الْحَدِيْثِ وَاَدَاءِ
الْاَمَانَةِ وَصِلَةِ الرَّحِمِ وَحُسْنِ الْجِوَارِ وَالْكَفِّ
عَنِ الْمَحَارِمِ وَالدِّمَاءِ وَنَهَانَا عَنِ الْفَوَاحِشِ وَ
قَوْلِ الزُّوْرِ وَاَكْلِ مَالِ الْيَتِيْمِ وَقَذْفِ الْمُحْصَنَةِ
وَاَمَرَنَا اَنْ نَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ لَا نُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا
وَاَمَرَنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّيَامِ وَصَدَّقْنَاهُ
وَآمَنَّا بِهٖ ـ فَعَدَا عَلَيْنَا قَوْمُنَا فَعَذَّبُوْنَا وَفَتَنُوْنَا
عَنْ دِيْنِنَا لِيَرُدُّوْنَ اِلٰى عِبَادَةِ الْاَوْثَانِ مِنْ
عِبَادَةِ اللّٰهِ وَاَنْ نَسْتَحِلَّ مَا كُنَّا نَسْتَحِلُّ مِنَ
الْخَبَائِثِ فَلَمَّا قَهَرُوْنَا وَ ظَلَمُوْنَا وَضَيَّقُوْا عَلَيْنَا
وَحَالُوْا بَيْنَنَا وَ بَيْنَ دِيْنِنَا خَرَجْنَا اِلٰى بِلَادِكُمْ ـ

کی بہترین تعبیر وہ روایت ہے جو مروی ہے جعفر بن ابی
طالب سے اور یہ ان لوگوں میں سے ایک ہیں جنھوں
نے حبشہ کی طرف ہجرت کی آپ نے نجاشی سے اس
وقت فرمایا جب کہ اس نے آپ سے ان کے حالات
دریافت کیے۔

ہم ایک جاہل قوم تھے بت پرستی، مردار خوری، زنا کاری قطع رحمی اور
پڑوسیوں کے ساتھ بدسلوکی میں ہم مبتلا تھے ہم میں کا قوی کمزور کو
ظلم کا نشانہ بناتا تھا ہماری یہی حالت تھی کہ اللہ نے ہمارے درمیان
ہمیں میں سے ایک ایسے رسول کو بھیجا جس کے حسب ونسب
صداقت ودیانت اور اس کی پارسائی سے ہم خوب واقف ہیں تو اس
(رسول) نے ہمیں اللہ کی طرف بلایا تاکہ ہم اس کی وحدانیت کا
اقرار کریں اور اسی کو پوجیں اور ان کی پوجا چھوڑ دیں جن کو ہم اور
ہمارے آباء واجداد اللہ کے علاوہ پتھروں اور بتوں کو پوجتے تھے اس
نے ہمیں سچ بولنے، امانت ادا کرنے، صلہ رحمی کرنے، پڑوسیوں
کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا، محرمات اور خونریزی سے باز رہنے کا
حکم دیا، بے حیائی، جھوٹ، یتیم کا مال کھانے اور پاک دامن
عورتوں پر تہمت لگانے سے منع کیا اور ہمیں حکم دیا کہ ہم صرف اللہ کی
عبادت کریں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور اللہ کی عبادت،
نماز، روزہ اور زکوۃ کا حکم دیا تو ہم نے اس کی تصدیق کی اور ہم اس پر
ایمان لائے (جس کی بنا پر) ہماری قوم نے ہم پر زیادتی کی اور
انہوں نے ہمیں ستایا اور ہمیں ہمارے دین سے پھیرنے کی کوشش
کی تاکہ ہمیں اللہ کی عبادت سے بتوں کی عبادت کی طرف پھیر
دیں اور یہ کہ ہم حلال سمجھیں ان بری چیزوں کو جنہیں پہلے

هٰذِهِ الْقِصَّةُ تُمَثِّلُ النِّزَاعَ بَيْنَ الْعَقْلِيَّتَيْنِ أَصْدَقَ تَمْثِيْلٍ وَقَدْ عَقَدَ الْأُسْتَاذُ جُولْدْ زِيْهَر فَصْلًا فِي نُقَطِ النِّزَاعِ بَيْنَ الْإِسْلَامِ وَالْفَضَائِلِ عِنْدَ الْعَرَبِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَنْوَنَهُ بِالدِّيْنِ وَ الْمُرُوْءَةِ وَهُوَ يَتَلَخَّصُ فِي أَنَّ الْإِسْلَامَ رَسَمَ لِلْحَيَاةِ مَثَلًا أَعْلٰى غَيْرَ الْمَثَلِ الْأَعْلٰى لِلْحَيَاةِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَهٰذَانِ الْمَثَلَانِ لَا يَتَشَابَهَانِ وَ كَثِيْرًا مَا يَتَنَاقَضَانِ فَالشَّجَاعَةُ الشَّخْصِيَّةُ وَالشَّهَامَةُ الَّتِي لَا حَدَّ لَهَا وَالْكَرَمُ إِلٰى حَدِّ الْإِسْرَافِ وَالْإِخْلَاصُ التَّامُّ لِلْقَبِيْلَةِ وَالْقَسْوَةُ فِي الْإِنْتِقَامِ وَالْأَخْذُ بِالثَّارِ مِمَّنِ اعْتَدٰى عَلَيْهِ أَوْ عَلٰى قَرِيْبٍ لَهُ أَوْ عَلٰى قَبِيْلَتِهِ بِقَوْلٍ أَوْفِعْلٍ هٰذِهِ هِيَ أُصُوْلُ الْفَضَائِلِ عِنْدَ الْعَرَبِ الْوَثَنِيِّيْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَمَّا فِي الْإِسْلَامِ فَالْخُضُوْعُ لِلّٰهِ وَالْإِنْقِيَادُ لِأَمْرِهِ وَالصَّبْرُ وَإِخْضَاعُ مَنَافِعِ الشَّخْصِ وَمَنَافِعِ قَبِيْلَتِهِ لِأَوَامِرِ الدِّيْنِ وَالْقَنَاعَةُ وَعَدَمُ التَّفَاخُرِ وَالتَّكَاثُرِ وَتَجَنُّبُ الْكِبْرِ وَالْعَظَمَةِ هِيَ الْمَثَلُ الْأَعْلٰى لِلْإِنْسَانِ فِي الْحَيَاةِ۔

حلال سمجھتے تھے تو جب ان لوگوں نے ہم پر زیادتی کی اور ظلم ڈھایا ہم پر تنگی کی، ہمارے اور ہمارے دین کے درمیان حائل ہو گئے تو ہم آپ کے ملک چلے آئے یہ قصہ دونوں ذہنیتوں کے درمیان جھگڑے کی سچی تصویر کشی کر رہا ہے استاذ جولدزیہر نے دور جاہلیت میں عرب کے نزدیک فضائل اور اسلام کے درمیان جھگڑے کے سلسلے میں ایک باب باندھا ہے جسکا عنوان الدین والمروءۃ ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ اسلام نے زندگی کے لئے ایسا بہترین نمونہ پیش کیا ہے جو دور جاہلیت میں زندگی کے بہترین نمونہ کے علاوہ ہے اور یہ دونوں نمونے ایک دوسرے سے ملتے جلتے نہیں، اکثر ان دونوں میں تناقض ہے تو شخصی شجاعت اور وہ ذکاوت جس کی کوئی حد نہیں اور اسراف کی حد تک بخشش اور قبیلہ کے لیے اخلاص تام اور اس سے انتقام و دیت لینے میں سختی جس نے اس پر زیادتی کی یا اس کے قریب والے پر یا اس کے قبیلہ پر قول کے ذریعہ یا فعل کے ذریعہ یہ جاہلیت میں عرب بت پرستوں کے نزدیک فضائل کے اصول تھے اور رہا اسلام میں تو (فضیلت یہ ہے) اللہ کے لئے جھکنا، اس کے حکم پر گردن رکھ دینا صبر کرنا، دین کے معاملات کے لئے شخصی یا اپنے قبیلہ کی منفعت کو قربان کر دینا، قناعت کرنا، فخر اور زیادہ مال طلب نہ کرنا، عجب و غرور اور عظمت (ظاہر کرنے سے) بچنا یہ حیات انسانی کے لئے بہترین نمونہ ہے۔

اَلظُّلْمُ مَرْتَعُهُ وَخِيْمٌ

١ يَا بَدْرُ وَالْأَمْثَالُ يَضْرِبُهَا لِذِي اللُّبِّ الْحَكِيْمُ

اے میرے بیٹے بدر حالانکہ کہاوتوں کو دانا عقلمند کے لئے بیان کرتا ہے (کیونکہ بے سمجھ کو ان سے کوئی فائدہ نہیں)۔

۲ دُمْ لِلْخَلِيْلِ بِوُدِّهِ	اپنے دوست کے ساتھ ہمیشہ دوستی کے ساتھ رہ کیونکہ اس دوستی
مَا خَيْرُ وُدٍّ لَا يَدُوْمُ	میں کوئی بھلائی نہیں جس کے لئے دوام نہیں۔
۳ وَاعْرِفْ لِجَارِكَ حَقَّهٗ	اپنے پڑوسی کے حق کو پہچان اور لوگوں
وَالْحَقُّ يَعْرِفُهُ الْكَرِيْمُ	کے حق کو اچھا آدمی جانا کرتا ہے۔
۴ وَاعْلَمْ بِاَنَّ الضَّيْفَ يَوْ	جان لو کہ مہمان کسی نہ کسی دن (میزبان کی) تعریف کریگا (بصورت
مًا سَوْفَ يَحْمَدُ اَوْيَلُوْمُ	احسان) اور کسی دن اس کی ملامت کریگا (بصورت عدم احسان)۔
۵ وَالنَّاسُ مُبْتَنِيَانِ محـ	لوگوں کی بنا کے متعلق دو قسمیں ہیں کچھ لوگ محمود اپنائے ہوئے
ـمُوْدُ الْبِنَايَةِ اَوْذَمِيْمُ	ہیں اور کچھ لوگ مذموم اختیار کیے ہوئے ہیں۔
۶ وَاعْ اَ مْ بُنَيَّ فَاِنَّهٗ	جان لے اے میرے پیارے بیٹے کیونکہ
بِالْعِلْمِ يَنْتَفِعُ الْعَلِيْمُ	علم سے عقلمندوں کو فائدہ ہوتا ہے۔
۷ اَنَّ الْاُمُوْرَ دَقِيْقُهَا	کہ چھوٹے امور ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے
مِمَّا يَهِيْجُ لَهُ الْعَظِيْمُ	سبب بڑے معاملے کھڑے ہو جاتے ہیں۔
۸ وَالتَّبْلُ مِثْلُ الدَّيْنِ تُقْـ	انتقام قرض کی مانند ہے جس کا تجھ سے تقاضہ
ـضَاهُ وَقَدْ يُلْوَى الْغَرِيْمُ	کیا جائیگا اور کبھی قرض خواہ کو ٹالا جاتا ہے۔
۹ وَالْبَغْيُ يَصْرَعُ اَهْلَهٗ	سرکشی سرکش کو ہلاک کر دیتی ہے
وَالظُّلْمُ مَرْتَعُهٗ وَخِيْمُ	اور ظلم کی چراگاہ بدہضمی لاتی ہے۔
۱۰ وَلَقَدْ يَكُوْنُ لَكَ الْغَرِيْـ	کبھی اجنبی تمہارا بھائی ہو جاتا ہے
ـبُ اَخًا وَيَقْطَعُكَ الْحَمِيْمُ	اور قرابت دار رشتہ ختم کر لیتا ہے۔
۱۱ وَالْمَرْءُ يُكْرَمُ لِلْغِنٰى	آدمی کی مالداری کی وجہ سے تعظیم کی جاتی ہے
وَيُهَانُ لِلْعَدَمِ الْعَدِيْمُ	اور فقیر کی مفلسی کی وجہ سے توہین کی جاتی ہے۔
۱۲ قَدْ يُقْتِرُ الْحُوْلُ التَّقِيُّ	کبھی مدبر پرہیزگار مفلس ہو جاتا ہے
وَيُكْثِرُ الْحَمِقُ الْاَثِيْمُ	احمق گنہگار مالدار ہو جاتا ہے۔
۱۳ يُمْلٰى لِذَاكَ وَيُبْتَلٰى	احمق گنہگار کو مہلت دی جاتی ہے اور اس پرہیزگار کا مصیبتوں سے،

هذا فأيُّهما المضيمُ
امتحان لیا جاتا ہے تو ان دونوں میں کون ذلیل وخوار ہے۔

١٤ والمرءُ يبخل فِى الحقو
قِ وللكلالةِ ما يُسيمُ
انسان حقوق میں بخل کرتا ہے اور حال یہ ہے کہ وہ اونٹ جن کو یہ چراتا ہے
ایسے وارثوں کے پاس پہونچ جاتے ہیں جو اس کے نسب میں شریک نہ ہوں۔

١٥ ما بُخلُ مَنْ هُوَ لِلْمَنو
نِ وريبها غرضٌ رجيمُ
کس قدر (تما) بخل ہے اس شخص کا جو زمانہ
اور اس کے انقلاب کا ملعون نشانہ ہے۔

١٦ وتخرَّبُ الدُّنيا فلا
بُؤسٌ يدومُ ولا نعيمُ
دنیا ویران ہو جائیگی نہ سختی
ہمیشہ رہے گی نہ نعمت۔

١٧ ويرى القُرُونَ أمامهُ
هَمَدُوا كَمَا هَمَدَ الهَشِيمُ
حالانکہ وہ ان قوموں کو جو بالکل جاتی رہیں اپنے آگے دیکھتا ہے کہ
وہ ایسی مرگئیں جیسے خشک گھاس جو پس کر بھس کے موافق ہو جائے۔

١٨ كُلُّ امرءٍ سَتَئِيمُ مِنـ
ـهُ العِرسُ أو مِنها يَئِيمُ
ہر مرد قریب ہے کہ اس کی بیوی اس کے مرنے سے بیوہ ہو جائے
یا وہ مرد اس عورت کے مرنے سے رنڈوا ہو جائے۔

١٩ مَا عِلْمُ ذِي وَلَدٍ أَيُثْـ
ـكِلُهُ أَمِ الوَلَدُ اليَتِيمُ
فرزند کے باپ کو اس بات کا علم نہیں کہ کیا وہ فرزند
کو گم کریگا یا اس کا فرزند اسے گم کردیگا۔

سِيرَةُ سَيِّدِنَا عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي عُمَّالِهِ

كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِمَّنْ يَشْتَرِيْ رِضَا الْعَامَّةِ بِمَصْلَحَةِ الْأُمَرَاءِ، فَكَانَ الْوَالِيْ فِي نَظَرِهٖ فَرْدًا مِنَ الْأَفْرَادِ يَجْرِيْ حُكْمُ الْعَدْلِ عَلَيْهِ كَمَا يَجْرِيْ عَلَى غَيْرِهٖ مِنْ سَائِرِ النَّاسِ فَكَانَ حُبُّ الْمُسَاوَاةِ بَيْنَ النَّاسِ لَا يَعْدِلُهُ شَيْءٌ مِنْ أَخْلَاقِهٖ إِذَا اشْتَكَى الْعَامِلَ أَصْغَرُ الرَّعِيَّةِ جَرَّهٗ إِلَى الْمُحَاكَمَةِ حَيْثُ يَقِفُ الشَّاكِيْ وَ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جن کا مقصد عاملوں کی مصلحت کے ذریعہ عوام کی خوشنودی کو خریدنا تھا (حاصل کرنا تھا) لہذا آپ کی نظر میں ایک عامل کی حیثیت ایک فرد کی طرح تھی جس طرح دوسرے لوگوں پر عدل کے احکام جاری ہوتے اسی طرح اس کے اوپر بھی عدل کے وہ سارے احکام جاری ہوتے لوگوں کے درمیان مساوات کی رغبت ایسی تھی کہ ان کے اخلاق میں سے کوئی بھی چیز اس کی برابری نہیں کرسکتی تھی جب رعایا کا ایک معمولی سا آدمی کسی عامل کی شکایت

الْمَشْكُو مِنْهُ يُسَوِّي بَيْنَهُمَا فِي الْمَوْقِفِ
حَتَّى يَظْهَرَ الْحَقُّ فَإِنْ تَوَجَّهَ قِبَلَ الْعَامِلِ
اقْتَصَّ مِنْهُ إِنْ كَانَ هُنَاكَ دَاعٍ إِلَى
الْقِصَاصِ أَوْ عَامَلَهُ بِمَا تَقْضِي بِهِ الشَّرِيعَةُ
أَوْ عَزَلَهُ وَ سُوَّاسُ الْأُمَمِ عَلَى اخْتِلَافٍ فِي
ذَلِكَ فَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَرَ الْقِصَاصَ مِنَ
الْعُمَّالِ يَرَى ذَلِكَ أَهْيَبَ لِمَقَامِ الْعَامِلِ فِي
نَظَرِ الرَّعِيَّةِ وَ رُبَّمَا اسْتُحْسِنَ ذَلِكَ فِي
عَهْدِ الْاِضْطِرَابَاتِ الَّتِي يُرَادُ تَسْكِينُهَا
بِشَيْءٍ مِنَ الرُّعْبِ يُقْذَفُ فِي قُلُوبِ الْعَامَّةِ
وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يُقِيدُ مِنْ عُمَّالِهِ وَ لَعَلَّ
ذَلِكَ لِمَا كَانَ فِي عَهْدِهِ مِنَ الْاِضْطِرَابَاتِ
فِي الْجَزِيرَةِ الْعَرَبِيَّةِ أَمَّا عُمَرُ فَكَانَ عَلَى
غَيْرِ ذَلِكَ الرَّأْيِ لِأَنَّ مَصْلَحَةَ الْعَامَّةِ عِنْدَهُ
كَانَتْ فَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْأَمْرُ قَدِ اسْتَقَرَّ فَلَمْ
يَكُنْ هُنَاكَ مَا يَدْعُو إِلَى مُرَاعَاةِ هَذِهِ
السِّيَاسَةِ كَانَ إِذَا بَعَثَ عَامِلًا عَلَى عَمَلٍ
يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْهُمْ لِيَأْخُذُوا
أَمْوَالَهُمْ وَلَا لِيَضْرِبُوا أَبْشَارَهُمْ مَنْ ظَلَمَهُ
أَمِيرُهُ فَلَا إِمْرَةَ عَلَيْهِ دُونِي وَخَطَبَ النَّاسَ
يَوْمَ جُمُعَةٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ أُشْهِدُكَ عَلَى أُمَرَاءِ
الْأَمْصَارِ إِنِّي إِنَّمَا بَعَثْتُهُ لِيُعَلِّمُوا النَّاسَ
دِينَهُمْ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ وَ أَنْ يَقْسِمُوا بَيْنَهُمْ

کرتا تو اسے حاکم کے پاس فیصلہ کے لئے لے جاتا جہاں
شاکی (شکایت کرنے والا) اور مشکو منہ (جس کی شکایت کی
جائے) اس طرح کھڑے ہوتے کہ ان کے درمیان یکساں
سلوک کیا جاتا یہاں تک کہ حق ظاہر ہو جاتا اگر عامل کی طرف
متوجہ ہوتے (یعنی اگر عامل کی غلطی ہوتی) تو اس سے قصاص
لیتے اگر وہ غلطی موجب قصاص ہوتی یا شریعت کے مطابق
آپ اس کے ساتھ معاملہ فرماتے یا اس کو معزول کر دیتے۔
قوموں کے منتظمین اس سلسلے میں مختلف تھے تو ان میں سے کچھ
لوگوں نے عاملوں سے قصاص لینا مناسب نہیں سمجھا وہ اسے
رعایا کی نظر میں عامل کے مقام کے لیے انتہائی خطرناک سمجھتے
تھے اور بسا اوقات اسے مستحسن سمجھا گیا ان ہنگاموں کے دور
میں جنکی تسکین عوام کے دلوں میں کچھ رعب ڈال ہی کر ہو سکتی
تھی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عاملوں سے قصاص نہیں لیتے
تھے اور شاید اس سے مانع وہ ہنگامے تھے جو ان دنوں جزیرہ
عرب میں رونما ہوئے تھے رہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو وہ اس
خیال سے متفق نہیں تھے کیونکہ آپ کی نظر میں عوام کا مفاد ہر
چیز پر فائق تھا اور معاملات چونکہ اپنی جگہ برقرار تھے (ٹھیک
تھے) اس لئے وہاں کوئی ایسی چیز نہیں تھی جو اس سیاست کی
رعایت کا تقاضہ کرتی آپ کا طریقہ یہ تھا کہ جب کسی عامل کو
کسی علاقے میں بھیجتے تو آپ یوں دعا گو ہوتے اے اللہ میں
انہیں اس لئے نہیں بھیج رہا ہوں کہ وہ لوگوں کے مال ضبط کریں
اور ان کو ماریں وہ شخص جسکا امیر اس کے اوپر ظلم کرے تو میرے
علاوہ اس کا کوئی حاکم اور سردار نہیں ایک دن جمعہ کو لوگوں

فَيَأْتُوْهُمْ وَأَنْ يَعْدِلُوْا فَإِنْ أَشْكَلَ عَلَيْهِمْ شَيْءٌ
رَفَعُوْهُ لِي وَكَانَ إِذَا اسْتَعْمَلَ الْعُمَّالَ
خَرَجَ مَعَهُمْ يُشَيِّعُهُمْ فَيَقُوْلُ إِنِّي لَمْ
أَسْتَعْمِلْكُمْ عَلَى أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ عَلَى
أَشْعَارِهِمْ وَلَا عَلَى أَبْشَارِهِمْ إِنَّمَا
اسْتَعْمَلْتُكُمْ عَلَيْهِمْ لِتُقِيْمُوْا بِهِمُ الصَّلَاةَ وَ
تَقْضُوْا بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَتَقْسِمُوْا بَيْنَهُمْ
بِالْعَدْلِ وَإِنِّي لَمْ أُسَلِّطْكُمْ عَلَى أَبْشَارِهِمْ
وَلَا عَلَى أَشْعَارِهِمْ وَلَا تَجْلِدُوا الْعَرَبَ
فَتُذِلُّوْهَا وَلَا تُجَمِّرُوْهَا فَتَفْتِنُوْهَا وَلَا
تَغْفُلُوْا عَنْهَا فَتَحْرِمُوْهَا جَرِّدُوا الْقُرْآنَ
وَأَقِلُّوا الرِّوَايَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ ﷺ وَأَنَا
شَرِيْكُكُمْ وَخَطَبَ مَرَّةً فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ
إِنِّي وَاللّٰهِ مَا أُرْسِلُ عُمَّالًا لِيَضْرِبُوْا
أَبْشَارَكُمْ وَلَا لِيَأْخُذُوْا أَمْوَالَكُمْ وَلٰكِنِّي
أُرْسِلُهُمْ لِيُعَلِّمُوْكُمْ دِيْنَكُمْ وَسُنَّةَ نَبِيِّكُمْ
فَمَنْ فُعِلَ بِهِ شَيْءٌ سِوَى ذٰلِكَ فَلْيَرْفَعْهُ إِلَيَّ
فَوَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَأُقِصَّنَّهُ مِنْهُ
فَوَثَبَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَقَالَ
يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَرَأَيْتَكَ إِنْ كَانَ رَجُلٌ مِنْ
أُمَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ عَلَى رَعِيَّةٍ فَأَدَّبَ بَعْضَ
رَعِيَّتِهِ إِنَّكَ لَتُقِصُّهُ مِنْهُ قَالَ وَكَيْفَ لَا
أُقِصُّهُ مِنْهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

سے خطاب فرمایا تو یوں عرض کیا اے اللہ میں تجھے شہروں کے
عاملوں پر گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں اس لئے بھیجا ہے کہ وہ
لوگوں کو ان کے دین اور انکے نبی کی سنت کی تعلیم دیں اور ان
کے درمیان مال غنیمت تقسیم کریں اور ان کے درمیان انصاف
کریں پھر اگر کوئی چیز ان پر مشتبہ ہو جائے تو وہ اسے میرے
سامنے پیش کریں اور جب عاملوں کو مقرر کرتے تو انہیں
رخصت کرنے کے لئے نکلتے اور کہتے کہ میں نے تم کو امت محمدیہ
علی صاحبہا الصلاۃ والسلام کے بال اور کھال کا عامل نہیں بنایا
ہے بلکہ میں نے تمہیں اس لئے عامل بنایا ہے کہ تم ان کے
ذریعہ نماز قائم کرو، ان کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کرو اور
حق کے ساتھ ان کے درمیان (مال غنیمت) تقسیم کرو، میں
نے تمہیں ان کی کھالوں اور بالوں پر مسلط نہیں کیا ہے عرب کو
کوڑا مار کر انہیں ذلیل نہ کرنا نہ انہیں جمع کر کے فتنہ (آزمائش)
میں ڈالنا اور نہ ہی ان سے غافل ہو کر محروم کر دینا قرآن کو
اختلاط سے محفوظ رکھنا اور نبی ﷺ سے کم روایت کرنا اس حال
میں کہ میں تمہارا شریک ہوں۔ ایک مرتبہ آپ نے خطبہ دیا تو
فرمایا اے لوگو! سنو خدا کی قسم میں عاملوں کو اس لئے نہیں
بھیجتا ہوں کہ وہ تمہیں ماریں اور تمہارے مالوں کو لیں بلکہ میں
اس لئے بھیجتا ہوں کہ وہ تمہیں تمہارے دین اور تمہارے نبی
ﷺ کی سنت سکھائیں تو جس کے ساتھ اس کے علاوہ
(خلاف) سلوک کیا جائے وہ میرے پاس اسے پیش کرے قسم
اس کی جس کے دست قدرت میں عمر کی جان ہے ضرور میں
اس سے قصاص لوں گا (اتنا کہنا تھا) کہ عمرو بن عاص جھٹ

يَقُصُّ مِنْ نَفْسِهِ أَلَا لَاتَضْرِبُوا الْمُسْلِمِيْنَ فَتُذِلُّوهُمْ وَلَا تُجَمِّرُوهُمْ فَتَفْتِنُوهُمْ وَلَا تَمْنَعُوهُمْ حُقُوقَهُمْ فَتُكَفِّرُوهُمْ وَلَا تُنْزِلُوهُمُ الْغِيَاضَ فَتُضَيِّعُوهُمْ وَكَانَ لِلْوُصُولِ إِلَى مَا يُرِيدُ مِنْ عُمَّالِهِ مَا يَأْمُرُهُمْ أَنْ يُوَافُوهُ كُلَّ سَنَةٍ فِي الْمَوْسِمِ مَوْسِمِ الْحَجِّ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ شَكْوَى أَوْ مَظْلَمَةٌ هُنَاكَ فَلْيَرْفَعْهَا وَإِذْ ذَاكَ يُحَقِّقُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ بَعْدَ أَن يَجْمَعَ بَيْنَ الْإِثْنَيْنِ حَتَّى تُرَدَّ إِلَى الْمَظْلُومِ ظُلَامَتُهُ إِنْ كَانَتْ وَكَانَ الْعُمَّالُ يَخَافُونَ أَنْ يَفْتَضِحُوا عَلَى رُؤُسِ الْأَشْهَادِ فِي مَوْسِمِ الْحَجِّ فَكَانُوا يَبْتَعِدُونَ عَنْ ظُلْمِ أَيِّ إِنْسَانٍ وَقَدِ اسْتَحْضَرَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَيْهِ كَثِيرًا مِنَ الْعُمَّالِ الَّذِيْنَ لَهُمْ أَعْظَمُ فَضْلٍ وَأَكْبَرُ عَمَلٍ بِشِكَايَةٍ قُدِّمَتْ إِلَيْهِ مِنْ بَعْضِ الْأَفْرَادِ فَقَدِ اسْتَحْضَرَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَهُوَ فَاتِحُ الْقَادِسِيَّةِ وَالْمَدَائِنِ وَالْكُوفَةِ وَكَانَ الَّذِي شَكَاهُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ عَمَلِهِ بِالْكُوفَةِ فَجَمَعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَوَجَدَهُ بَرِيئًا وَاسْتَحْضَرَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ وَهُوَ أَمِيرُ الْبَصْرَةِ وَالْمُغِيرَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنَ الصَّحَابَةِ وَمِنْ ذَوِي الْأَثَرِ الصَّالِحِ فِي الْفُتُوحِ الْإِسْلَامِيَّةِ

اٹھے اور عرض کی اے امیر المومنین کیا اگر مسلمانوں کا کوئی امیر رعایا کے کسی فرد کو ادب دینے کے لئے مارے تو بھی آپ اس سے قصاص لیں گے آپ نے فرمایا ہاں قسم اس ذات کی جس کے دست قدرت میں عمر کی جان ہے تب بھی اس سے قصاص لوں گا اور کیسے میں اس سے قصاص نہ لوں حالانکہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے دیکھا (سنا) ہے خبر دار مسلمانوں کو مار کر انہیں ذلیل نہ کرو اور انہیں جمع کر کے فتنہ (آزمائش) میں نہ ڈالو، ان کے حقوق کی حق تلفی کر کے انھیں ناشکرا نہ بناؤ، انہیں جھاڑیوں میں اتار کر ضائع نہ کرو۔ عاملوں سے اپنی منشا کو پوری کرنے کے لئے ہر سال موسم حج میں انھیں جمع ہونے کا اور جسے کوئی شکایت ہوتی یا اس کے اوپر ظلم کیا گیا ہوتا تو وہ اسے پیش کرنے کا حکم دیتے تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ دونوں کو جمع کر کے (مسئلہ دائرہ) کی تحقیق فرماتے یہاں تک کہ مظلوم کی طرف ظلم کی شکایت لوٹا دی جاتی اگر واقعۃً معاملہ ایسا ہی ہوتا، عاملین کو موسم حج میں جمع عام میں رسوا ہونے کا خوف ہوتا اس لئے وہ کسی بھی انسان پر ظلم کرنے سے بہت دور رہتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ افراد کی جانب سے کی گئی کسی بھی شکایت کی بنا پر اپنے بہت سارے ان عاملوں کو حاضر ہونے کا حکم دیا جو عظیم فضیلت اور حسن کردار کے حامل تھے سعد بن ابی وقاص کو حاضر ہونے کے لئے کہا جو قادسیہ اور مدائن وکوفہ کے فاتح ہیں اور جن لوگوں نے شکایت کی تھی وہ کوفہ ہی کے کچھ عاملین تھے آپ نے سعد بن ابی وقاص اور ان کے متعلق شکایت کرنے والوں کو جمع کیا اور (بعد تحقیق)

وَكَانَ بَعْضُ مَنْ مَعَهُ بِالْبَصْرَةِ قَدِاتَّهَمَهُ
بِتُهْمَةٍ شَنِيْعَةٍ فَوَجَّهَ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْكِتَابَ
الْمُوْجَزَالَّذِى جَمَعَ فِى كَلِمِهِ الْقَلِيْلَةِ اَنْ
عَزَلَ وَعَاتَبَ وَاسْتَحَثَّ وَاَمَرَ "اَمَّا بَعْدُ
فَقَدْ بَلَغَنِى نَبَأٌ عَظِيْمٌ فَبَعَثْتُ اَبَا مُوْسٰى
اَمِيْراً فَسَلِّمْ مَافِى يَدِكَ وَالْعَجَلَ الْعَجَلَ
فَقَدِمَ عَلٰى عُمَرَ مَعَ الشُّهُوْدِ الَّذِيْنَ
شَكَوْهُ وَلَمْ تَثْبُتِ التُّهْمَةُ عَلَيْهِ عِنْدَ عُمَرَ
فَعَاقَبَ شُهُوْدَهُ بِالْحَدِّ الَّذِىْ فَرَضَهُ اللّٰهُ
لِمِثْلِهِمْ وَشَكٰى اِلَيْهِ عَمَّارُبْنُ يَاسِرٍ وَكَانَ
اَمِيْراً عَلَى الْكُوْفَةِ وَهُوَ مِنَ السَّابِقِيْنَ
الْاَوَّلِيْنَ شَكَاهُ قَوْمٌ مِّنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ بِاَنَّهٗ
لَيْسَ بِاَمِيْرٍ وَلَا يَحْتَمِلُ مَاهُوَ فِيْهِ فَاَمَرَهٗ اَنْ
يَّقْدَمَ مَعَ وَفْدٍ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ فَسَاَلَ
الْوَفْدَ عَمَّا يَشْكُوْنَ مِنْ عَمَّارٍ فَقَالَ
قَائِلُهُمْ اِنَّهٗ غَيْرُ كَافٍ وَلَا عَالِمٌ بِالسِّيَاسَةِ
وَقَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ اِنَّهٗ لَا يَدْرِىْ عَلَامَ
اسْتُعْمِلَ فَاخْتَبَرَهٗ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ فِىْ ذٰلِكَ اخْتِبَاراً يَدُلُّ عَلٰى سِعَةِ
عِلْمِ عُمَرَ بِتِلْكَ الْبِلَادِ فَلَمْ يُحْسِنِ
الْاِجَابَةَ فِىْ بَعْضِهِمْ فَعَزَلَهٗ عَنْهُمْ ثُمَّ دَعَاهُ
بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ اَسَاءَكَ حِيْنَ عَزَلْتُكَ
فَقَالَ وَاللّٰهِ مَافَرِحْتُ بِهٖ حِيْنَ بَعَثْتَنِىْ وَ

حضرت سعد بن ابی وقاص کو بے قصور پایا اسی طرح امیر بصرہ
مغیرہ بن شعبہ کو حاضر ہونے کا حکم دیا جن کا شمار صحابہ اور فتوحات
اسلامیہ میں اچھا کردار (رول) ادا کرنے والوں میں ہوتا ہے
بصرہ ہی کے کچھ لوگوں نے آپ کے اوپر قبیح تہمت لگائی تو
حضرت عمر نے ان کی طرف چند کلمات پر مشتمل ایک خط لکھا جو
معزولی، عتاب، برانگیختگی اور حکم پر مشتمل تھا امابعد میرے پاس
ایک بڑی قبیح خبر پہونچی ہے جس کی بنا پر میں نے ابوموسی اشعری
کو امیر بنا کر بھیجا ہے تو تمہارے ہاتھ میں جو کچھ ہے ان کے حوالہ
کردے اور جلد از جلد میرے پاس آؤ تو مغیرہ بن شعبہ ان
گواہوں کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر
ہوئے جنہوں نے شکایت کی تھی اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کے نزدیک آپ کے اوپر تہمت ثابت نہ ہو سکی تو حضرت عمر نے
گواہوں پر وہ حد جاری فرمائی جو ان جیسے لوگوں کے لئے اللہ کی
جانب سے مقرر ہے اسی طرح آپ کے پاس امیر کوفہ حضرت
عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کی شکایت آئی یہ پہلے پہل ایمان لانے
والوں میں سے ہیں آپ کے بارے میں کوفہ ہی کے چند لوگوں
نے یہ شکایت کی تھی کہ یہ امیر بننے کے لائق نہیں ہیں اور نہ یہ
امارت کی ذمہ داری نبھا سکتے ہیں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے آپ کو کوفہ کے ایک وفد سمیت حاضر ہونے کا حکم دیا اور وفد
سے عمار کے متعلق کی گئی شکایت کے بارے میں دریافت فرمایا تو
ان میں سے ایک نے کہا کہ یہ ناکافی اور سیاست سے نابلد ہیں
دوسرے نے کہا انہیں معلوم ہی نہیں کہ انہیں کس چیز کا عامل بنایا
گیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے ایسا امتحان لیا جو ان

قَدْ سَاءَنِي حِيْنَ عَزَلْتَنِي فَقَالَ لَقَدْ عَلِمْتُ مَا أَنْتَ بِصَاحِبِ عَمَلٍ وَلٰكِنِّي تَأَوَّلْتُ قَوْلَهُ تَعَالٰى وَنُرِيْدُ أَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِيْنَ وَلَمْ يَمْضِ عَامِلٌ زَمَنَ عُمَرَ مَوْثُوْقاً بِهٖ مِنْ عُمَرَ فِي كُلِّ أَيَّامِهٖ إِلَّا الْقَلِيْلِيْنَ وَفِي مُقَدَّمَتِهِمْ أَبُوْ عُبَيْدَةَ عَامِرُ بْنُ الْجَرَّاحِ وَكَانَ فَوْقَ ذٰلِكَ كُلِّهٖ لَهٗ عَامِلٌ مَخْصُوْصٌ يَقْتَصُّ آثَارَ الْأَعْمَالِ فَيُرْسِلُهٗ إِلٰى كُلِّ شَكْوٰى لِيُحَقِّقَهَا فِي الْبَلَدِ الَّذِي حَصَلَتْ فِيْهِ وَكَانَ ذٰلِكَ الْعَمَلُ مُوَجَّهاً إِلٰى مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ الَّذِي كَانَ يَثِقُ بِهٖ عُمَرُ ثِقَةً تَامَّةً وَكَانَ مَحَلاً لِتِلْكَ الثِّقَةِ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ دَأْبِ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنْ يُحَقِّقَ تَحْقِيْقاً سِرِّيًّا وَإِنَّمَا كَانَ يَسْأَلُ مَنْ يُرِيْدُ سُؤَالَهٗ عَلَنًا وَعَلٰى مَلَأٍ مِنَ الْأَشْهَادِ وَلَمْ يَكُنْ هُنَاكَ مَحَلُّ التَّأْثِيْرِ فِي أَنْفُسِ الشُّهُوْدِ لِأَنَّ يَدَ عُمَرَ كَانَتْ قَوِيَّةً جِدًّا وَكَانَ لِكُلِّ إِنْسَانٍ الْحَقُّ أَنْ يَّرْفَعَ إِلَيْهِ شَكْوَاهُ مُبَاشَرَةً فَقَدْ زَادَ النَّاسُ مِنَ الْحُرِّيَّةِ كَثِيْراً وَقَدْ شَاطَرَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بَعْضَ الْعُمَّالِ مَا فِي أَيْدِيْهِمْ

شہروں کے متعلق آپ کی وسعت علمی کی بین دلیل ہے تو وہ بعض سوالوں کا جواب اچھی طرح نہ دے سکے جس کی بنا پر آپ نے انہیں معزول کر دیا اور پھر انہیں بلایا اور فرمایا کیا تمہیں برا لگا جب میں نے تمہیں معزول کیا انہوں نے عرض کی خدا کی قسم جس وقت آپ نے مجھے بھیجا تھا میں خوش نہیں تھا اور جس وقت آپ نے مجھے معزول کیا مجھے اچھا نہیں لگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے معلوم تھا کہ تو صاحب عمل نہیں ہے (تو اس سلسلے میں کمزور ہے) لیکن میں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی وضاحت کی "ہم چاہتے ہیں کہ روئے زمین کے کمزور لوگوں پر احسان کریں، انہیں امام اور وارث بنائیں۔ آپ کے پورے ایام خلافت میں معدودے چند کے علاوہ کوئی ایسا عامل نہیں گزرا جس پر آپ کو پورا بھروسہ ہوتا جن میں سرفہرست ابو عبیدہ عامر بن جراح ہیں اور ان ساری سختیوں کے باوجود آپ کا ایک مخصوص عامل تھا جو اعمال کے آثار بیان کرتا چنانچہ وہ اسے ہر شکایت کی طرف بھیجتے تاکہ جس شہر میں شکایت ہوئی ہے وہیں جا کر تحقیق کرے یہ کام محمد بن مسلمہ کے سپرد تھا جن پر حضرت عمر کو کامل اعتماد تھا اور وہ اس بھروسہ کے لائق تھے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کا طریقہ کار یہ نہیں تھا کہ آپ چھپ چھپ کر تحقیق کرتے بلکہ آپ جس سے پوچھنا چاہتے علانیہ اور بر سر عام اس سے پوچھتے تھے اور وہاں حاضرین کے دلوں میں اثر ڈالنا مقصود نہیں ہوتا اس لئے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت طاقتور تھے اور چونکہ ہر انسان کو یہ حق تھا کہ وہ بغیر کسی وسیلہ کے اپنی شکایت ان کے سامنے پیش کرے تو اس بات نے لوگوں کی آزادی اور بڑھا دی اور عمر

حِينَمَا رَأَى عَلَيْهِمْ سِعَةً لَمْ يَعْلَمْ مَصْدَرَهَا وَلَمْ يَفْعَلْ هٰذَا الْفِعْلَ إِلَّا قَلِيلًا وَرُبَّمَا وَجَدَ هٰذَا الْعَمَلَ مَجَالًا لِانْتِقَادٍ مِنَ الْوِجْهَةِ النَّظَرِيَّةِ الدِّينِيَّةِ وَلٰكِنَّ عُمَرَ كَانَ يَعْرِفُ مِنْ عُمَّالِهِ مَنْ يَسْتَحِقُّ أَنْ تَقَعَ بِهِ تِلْكَ الْعُقُوبَةُ إِذْ مَا ذَا يَعْمَلُ بِرَجُلٍ وَلَّاهُ وَهُوَ يَعْرِفُ مِقْدَارَ عَطَائِهِ وَرِزْقِهِ ثُمَّ يَرَاهُ بَعْدَ ذٰلِكَ قَدْ أَثْرَى ثَرْوَةً لَوْ جُمِعَتْ عَطِيَّاتُهُ مَا بَلَغَتْهَا لَمْ يَرَ عُمَرُ أَمَامَ ذٰلِكَ إِلَّا هٰذِهِ الْمُصَادَرَةَ وَقَدِ اكْتَفَى بِأَنْ يُشَاطِرَ الْعَامِلَ مَا يَمْلِكُ وَلَسْتُ أُرِيدُ أَنْ أُحَسِّنَ هٰذِهِ الطَّرِيقَةَ وَلِيَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَلَى كِنَانَةَ فَقَدِمَ مَعَهُ بِمَالٍ فَقَالَ عُمَرُ مَا هٰذَا يَا عُتْبَةُ قَالَ مَالٌ خَرَجْتُ بِهِ مَعِي وَاتَّجَرْتُ فِيهِ قَالَ وَمَا لَكَ تُخْرِجُ هٰذَا الْمَالَ مَعَكَ فِي هٰذَا الْوَجْهِ فَصَيَّرَهُ فِي بَيْتِ الْمَالِ وَكَانَتِ التِّجَارَةُ هِيَ التُّكَأَةُ الَّتِي يَتَّكِئُ عَلَيْهَا بَعْضُ الْعُمَّالِ فِي ثَرْوَتِهِمْ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَمْنَعُهُمْ عَنِ التِّجَارَةِ مَنْعًا بَاتًّا وَعَلَى الْجُمْلَةِ فَشِدَّةُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَى عُمَّالِهِ رَفَّهَتِ الرَّعِيَّةَ۔

رضی اللہ عنہ کبھی کبھی بعض عاملوں کے درمیان نصف نصف ان چیزوں کو تقسیم کردیتے جوان کے ہاتھوں میں ہوتی یہ اس وقت ہوتا جب آپ ایسی فراخی دیکھتے جس کا سرچشمہ معلوم نہیں ہوتا ایسا کم ہی کرتے اور بسا اوقات انھوں نے اس عمل کو دینی نظریہ کی جہت سے محل تنقید پایا لیکن عمر رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ ان کے عاملوں میں سے کون سا عامل اس سزا کا مستحق ہے اس لئے کہ جس آدمی کو حاکم بنایا ہے اس کے ساتھ وہ کیا سلوک کریں جب کہ اس کے عطیہ اور رزق کی مقدار کو جانتے تھے پھر اس کے بعد آپ دیکھتے کہ وہ بہت مالدار ہوگیا ہے اگر اس کے عطیات جمع کے جائیں تو اتنی مالیت کو نہیں پہونچ سکتے اس کے پیش نظر حضرت عمر نے چھاپہ مارنے کو ہی مناسب سمجھا اور آپ نے اس پر اکتفا کیا کہ عامل کو وہی چیز دیں جس کے وہ مالک ہیں میری مراد یہ نہیں ہے کہ میں اس طریقہ کو اچھا سمجھتا ہوں ۔ عتبہ بن ابوسفیان کنانہ پر عامل مقرر کیے گئے وہ آپ کے پاس مال لے کر آئے تو حضرت عمر نے پوچھا اے عتبہ یہ کیا ہے عرض کی یہ مال ہے جسے میں لے کر نکلا اور اس سے تجارت کی آپ نے فرمایا تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اسے اپنے ساتھ اس طرح لے کر چلتے ہو چنانچہ انہوں نے اسے بیت المال میں رکھ دیا اور یہ تجارت ایسا سہارا تھا جس پر بعض عاملین اپنی مالداری میں بھروسہ کرتے تھے اور عمر رضی اللہ عنہ انہیں تجارت سے قطعی طور پر روکتے تھے اور حاصل یہ کہ عاملین پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سختی نے رعایا کو خوش حال کردیا۔

شَذَرَاتٌ لِسَيِّدِنَا عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَاتَكُنْ
مِمَّنْ يَرْجُو الْاٰخِرَةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ وَ يُؤَخِّرُ
التَّوْبَةَ لِطُوْلِ الْاَمَلِ وَيَقُوْلُ فِي الدُّنْيَا
بِقَوْلِ الزَّاهِدِيْنَ وَ يَعْمَلُ فِيْهَا بِعَمَلِ
الرَّاغِبِيْنَ اِنْ اُعْطِيَ مِنْهَا لَمْ يَشْبَعْ وَاِنْ
مُنِعَ لَمْ يَقْنَعْ يَعْجِزُ عَنْ شُكْرِ مَا اُوْتِيَ وَ
يَبْتَغِي الزِّيَادَةَ فِي مَا بَقِيَ يَنْهٰى وَلَا
يَنْتَهِيْ وَيَاْمُرُ بِمَالَا يَاْتِيْ يُحِبُّ
الصَّالِحِيْنَ وَلَا يَعْمَلُ بِاَعْمَالِهِمْ وَ
يُبْغِضُ الْمُسِيْئِيْنَ وَهُوَمِنْهُمْ يَكْرَهُ
الْمَوْتَ لِكَثْرَةِ ذُنُوْبِهٖ وَيُقِيْمُ عَلٰى مَايَكْرَهُ
الْمَوْتَ لَهٗ اِنْ سَقِمَ ظَلَّ نَادِماً وَاِنْ صَحَّ
اَمِنَ لَاهِياً يُعْجَبُ بِنَفْسِهٖ اِذَاعُوْفِيَ
وَيَقْنَطُ اِذَابْتُلِيَ تَغْلِبُهٗ نَفْسُهٗ عَلٰى مَا يَظُنُّ
وَلَايَغْلِبُهَا عَلٰى مَا يَسْتَيْقِنُ وَلَا يَثِقُ بِا
لرِّزْقِ بِمَا ضَمِنَ لَهٗ وَلَايَعْمَلُ مِنَ الْعَمَلِ
بِمَا فُرِضَ عَلَيْهِ وَاِنِ اسْتَغْنٰى بَطِرَ وَفُتِنَ
وَاِنِ افْتَقَرَ قَنِطَ وَحَزِنَ فَهُوَمِنَ الذَّنْبِ
وَالنِّعْمَةِ مُوْقَرٌ يَبْتَغِي الزِّيَادَةَ وَلَا يَشْكُرُ
وَيَتَكَلَّفُ مِنَ النَّاسِ مَالَمْ يُؤْمَرْ وَيُضَيِّعُ
مِنْ نَفْسِهٖ مَاهُوَ اَكْثَرُ وَيُبَالِغُ اِذَا سَاَلَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں تو ایسا نہ ہو جا جو بغیر عمل کے
آخرت کی امید کرتا ہے اور کثرت امید (لمبی امید) کی وجہ سے توبہ کو
موخر کرتا ہے، دنیا میں زاہدین کی طرح گفتگو کرتا ہے اور اس میں
راغبین جیسا عمل کرتا ہے۔ اگر دنیا سے اسے کچھ دیا جائے تو آسودہ
نہیں ہوتا ہے اور اگر نہ دیا جائے تو قناعت نہیں کرتا ہے۔ عطا کی ہوئی
چیزوں کا شکریہ ادا کرنے سے عاجز رہتا ہے اور باقی میں زیادتی کا
طالب ہوتا ہے دوسروں کو منع کرتا ہے اور خود باز نہیں رہتا ہے ایسی چیز
کا حکم دیتا ہے جسے خود نہیں کرتا نیکوں سے محبت کرتا ہے مگر ان کی طرح
عمل نہیں کرتا برے لوگوں سے نفرت کرتا ہے حالانکہ وہ خود انہیں
میں سے ہے۔ گناہوں کے انبار کی وجہ سے موت کو ناپسند کرتا ہے اسی
پر قائم رہتا ہے جس کی وجہ سے موت کو ناپسند کرتا ہے۔ اگر بیمار ہوتا
ہے تو شرمندہ ہوتا ہے اور جب تندرست رہتا ہے تو غافل ہو کر بے
خوف ہو جاتا ہے جب اسے عافیت دی جاتی ہے تو وہ خود پسندی میں
مبتلا ہو جاتا ہے اور جب اس کی آزمائش ہوتی ہے تو مایوس ہو جاتا ہے
۔اس کا نفس اس کے گمان پر غالب ہو جاتا ہے اور یقین پر نفس کو
مغلوب نہیں کرتا۔ اور رزق پر بھروسہ نہیں کرتا اس کی وجہ سے جو اس
نے اپنے لیے جمع کر رکھا ہے اپنے فرائض کی ادائیگی نہیں کرتا ہے اگر
مالدار ہوتا ہے اتراتا ہے اور فتنہ میں پڑ جاتا ہے اور اگر محتاج ہوتا ہے تو
ناامید اور غمگین ہوتا ہے اس طرح وہ گناہ اور نعمت کے بوجھ تلے دبا
رہتا ہے وہ زیادتی کا طالب ہوتا ہے مگر شکریہ ادا نہیں کرتا اور لوگوں سے
ایسی چیز میں تکلف کرتا ہے جس کا اسے حکم نہیں دیا گیا اور خود بہت

وَيُقَصِّرُ اِذَا عَمِلَ يَخْشَى الْمَوْتَ وَلَا يُبَادِرُ الْفَوْتَ يَسْتَكْثِرُ مِنْ مَعْصِيَةِ غَيْرِهٖ مَا يَسْتَقِلُّهٗ مِنْ نَفْسِهٖ وَيَسْتَكْثِرُ مِنْ طَاعَتِهٖ مَا يَسْتَقِلُّ مِنْ غَيْرِهٖ فَهُوَ عَلَى النَّاسِ طَاعِنٌ وَلِنَفْسِهٖ مُدَاهِنٌ اللَّغْوُ مَعَ الْاَغْنِيَاءِ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنَ الذِّكْرِ مَعَ الْفُقَرَاءِ يَحْكُمُ عَلٰى غَيْرِهٖ لِنَفْسِهٖ وَلَا يَحْكُمُ عَلَيْهَا لِغَيْرِهٖ وَهُوَ يُطَاعُ وَيَعْصِي وَيَسْتَوْفِي وَلَا يُوْفِي وَسُئِلَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ مَسْاَلَةٍ فَدَخَلَ مُبَادِرًا ثُمَّ خَرَجَ فِي حِذَاءٍ وَرِدَاءٍ وَهُوَ مُبْتَسِمٌ فَقِيْلَ لَهٗ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّكَ اِنْ سُئِلْتَ عَنْ مَسْاَلَةٍ كُنْتَ فِيْهَا كَالسِّكَّةِ الْمُحْمَاةِ فَقَالَ اِنِّيْ كُنْتُ حَاقِنًا وَلَا رَاْيَ لِحَاقِنٍ۔

ساری چیزوں کو ضائع کر دیتا ہے۔ جب سوال کرتا ہے تو خوب مانگتا ہے اور بوقت عمل کوتاہی کرتا ہے وہ موت سے ڈرتا ہے مگر فوت شدہ چیزوں کے لئے سبقت نہیں کرتا جس گناہ کو اپنے لئے چھوٹا سمجھتا ہے اسے غیروں کے لئے بڑا سمجھتا ہے اپنی جس طاعت کو اپنے لیے زیادہ سمجھتا ہے اسے دوسروں کے لئے کم سمجھتا ہے تو وہ لوگوں کو طعنہ دیتا ہے اور خود چاپلوسی کرتا ہے۔ اس کے نزدیک مالداروں کے ساتھ بیہودہ گوئی فقیروں کے ساتھ ذکر کرنے سے بہتر ہوتی ہے اپنے لیے تو دوسروں پر حکومت کرتا ہے اور وہ اس پر غیر کے لیے حکومت نہیں کرتا ہے اس کی اطاعت کی جاتی ہے اور وہ نافرمانی کرتا ہے وہ دوسروں سے پورا حق لیتا ہے اور خود پورا نہیں دیتا آپ رضی اللہ عنہ سے کسی مسئلہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ جلدی سے گھر میں داخل ہوئے پھر جوتا پہنے ہوئے چادر میں ملبوس مسکراتے ہوئے باہر تشریف لائے آپ سے کہا گیا اے امیر المومنین آپ سے ایک مسئلہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ گرم لوہے کی طرح ہوگئے تو آپ نے ارشاد فرمایا میں پیشاب روکے ہوئے تھا اور پیشاب روکنے والے کی کوئی رائے نہیں ہوتی۔

أَجْمَلُ تَعْبِيرٍ فِي رِثَاءِ ابْنِ السَّمَّاكِ

رَوَى ابْنُ قُتَيْبَةَ فِي رِثَاءِ ابْنِ السَّمَّاكِ لِدَاوٗدَ الطَّائِيِّ، قَالَ : اِنَّ دَاوٗدَ رَحِمَهُ اللّٰهُ نَظَرَ بِقَلْبِهٖ اِلٰى مَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ آخِرَتِهٖ، فَاَعْشٰى بَصَرُ الْقَلْبِ بَصَرَ الْعَيْنِ، فَكَاَنَّهٗ لَا يَنْظُرُ اِلٰى مَا اِلَيْهِ تَنْظُرُوْنَ، وَكَاَنَّكُمْ لَا تَنْظُرُوْنَ اِلٰى مَا اِلَيْهِ يَنْظُرُ فَاَنْتُمْ مِنْهُ تَعْجَبُوْنَ وَهُوَ مِنْكُمْ

داؤد طائی کی وفات پر ابن سماک کے کہے ہوئے مرثیہ کو ابن قتیبہ نے اس طرح روایت کیا ہے کہ ابن سماک نے کہا کہ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دل بینا سے آخرت کی چیزوں کو اپنے روبرو دیکھ لیا تھا چنانچہ بصیرت قلب نے بصارت عین کو کمزور بنا دیا تھا گویا وہ ان چیزوں کو نہیں دیکھتے تھے جنہیں تم دیکھتے ہو اور جو چیزیں وہ دیکھتے تھے تم انہیں نہیں دیکھتے ہو تو تم ان پر تعجب کرتے ہو حالانکہ

يَعْجَبُ! فَلَمَّا رَآكُمْ رَاغِبِيْنَ مَذْهُولِيْنَ مَغْرُوْرِيْنَ قَدْ اَذْهَلَتِ الدُّنْيَا عُقُوْلَكُمْ وَاَمَاتَتْ بِحُبِّهَا قُلُوْبَكُمْ، اِسْتَوْحَشَ مِنْكُمْ فَكُنْتُ اِذَا نَظَرْتُ نَظَرْتُ اِلَى حَيٍّ وَسْطَ اَمْوَاتٍ يَادَاوٗدُ مَا اَعْجَبَكَ شَانُكَ بَيْنَ اَهْلِ زَمَانِكَ اَهَنْتَ نَفْسَكَ وَ اِنَّمَا تُرِيْدُ اِكْرَامَهَا، وَ اَتْعَبْتَهَا وَاِنَّمَا تُرِيْدُ رَاحَتَهَا اَخْشَنْتَ الْمَطْعَمَ وَاِنَّمَا تُرِيْدُ طِيْبَهٗ، وَاَخْشَنْتَ الْمَلْبَسَ وَاِنَّمَا تُرِيْدُ لِيْنَهٗ، ثُمَّ اَمَتَّ نَفْسَكَ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتَ، وَقَبَرْتَهَا قَبْلَ اَنْ تُقْبَرَ وَ عَذَّبْتَهَا وَلَمَّا تُعَذَّبْ اَغْنَيْتَهَا عَنِ الدُّنْيَا لِكَيْلَا تَذْكُرَ رَغِبْتَ نَفْسَكَ عَنِ الدُّنْيَا فَلَمْ تَرَهَا لَكَ قَدْرًا اِلَى الْآخِرَةِ فَمَا ظَنُّكَ اِلَّا وَقَدْ ظَفِرْتَ فِيْ دِيْنِكَ بِمَا طَلَبْتَ، كَانَ سِيْمَاكَ فِيْ سِرِّكَ وَلَمْ يَكُنْ سِيْمَاكَ فِيْ عَلَانِيَتِكَ تَفَقَّهْتَ فِيْ دِيْنِكَ، وَتَرَكْتَ النَّاسَ يُفْتُوْنَ وَسَمِعْتَ الْحَدِيْثَ، وَتَرَكْتَهُمْ يُحَدِّثُوْنَ، وَخَرِسْتَ عَنِ الْقَوْلِ وَ تَرَكْتَهُمْ يَنْطِقُوْنَ، لَا تَحْسُدُ الْاَخْيَارَ، وَلَا تَعِيْبُ الْاَشْرَارَ، وَ لَا تَقْبَلُ مِنَ السُّلْطَانِ عَطِيَّةً، وَلَا مِنَ الْاِخْوَانِ هَدِيَّةً، آنَسُ مَاتَكُوْنُ اِذَا كُنْتَ بِاللّٰهِ

وہ تم پر تعجب کرتے تھے تو جب انہوں نے تمہیں لالچی، غافل اور مغرور دیکھا اور یہ کہ دنیا نے تمہاری عقل کو غافل کر دیا اپنی محبت میں تمہارے دلوں کو مردہ کر دیا ہے تو وہ تم سے وحشت محسوس کرنے لگے۔ جب میں دیکھتا تھا تو مردوں کے بیچ ایک زندہ کو دیکھتا تھا اے داؤد کیا ہی خوب ہے آپ کی شان اہل زمانہ کے درمیان آپ نے اپنے نفس کی اہانت کی جب کہ آپ اس کے اکرام کے خواہاں ہیں آپ نے اسے تھکایا حالانکہ آپ اسکی راحت کے خواہشمند ہیں آپ نے خوراک کو سخت کر دیا حالانکہ آپ اسکی لذت چاہتے ہیں آپ نے لباس کو سخت کر دیا حالانکہ آپ اسے نرم چاہتے ہیں پھر آپ نے مرنے سے پہلے ہی اپنے نفس کو مار ڈالا اور دفن ہونے سے پہلے ہی آپ نے اسے دفن کر دیا عذاب دیے جانے سے پہلے ہی آپ نے اسے عذاب دے دیا دنیا سے آپ نے اسے بے رغبت کر دیا تاکہ وہ دنیا کو یاد نہ کرے اپنے نفس کو دنیا سے موڑ دیا تو اس نے آخرت کی طرف نظر کرتے ہوئے دنیا کو آپ کے لئے باعث عزت نہیں جانا تو آپ کا خیال اس کے علاوہ کیا ہوگا کہ آپ دین میں ان چیزوں سے ہمکنار ہو گئے جس کو آپ نے طلب کیا آپ کی علامت آپ کے باطن میں تھی ظاہر میں نہیں تھی آپ نے دین کی سمجھ حاصل کی اور لوگوں کو فتویٰ دیتے ہوئے چھوڑ دیا آپ نے حدیث کا سماع کیا اور لوگوں کو حدیث بیان کرتے ہوئے چھوڑ دیا، آپ گونگے بنے رہے اور لوگوں کو بات کرتے ہوئے چھوڑ دیا (بولتے ہوئے) آپ نیکوں سے حسد نہیں رکھتے تھے بروں کی عیب جوئی نہیں کرتے تھے نہ بادشاہ سے عطیہ قبول کرتے اور نہ بھائیوں سے ہدیہ قبول کرتے تھے وہ وقت آپ کے لئے مانوس کن ہوتا جب آپ اللہ کے حضور خلوت

خَالِياً، وَاَوْحَشُ مَاتَكُوْنُ آنَسُ مَايَكُوْنُ النَّاسُ فَمَنْ سَمِعَ بِمِثْلِكَ وَصَبَرَ صَبْرَكَ وَعَزَمَ عَزْمَكَ لَا اَحْسِبُكَ اِلَّا وَقَدْ اَتْعَبْتَ الْعَابِدِيْنَ بَعْدَكَ سَجَنْتَ نَفْسَكَ فِي بَيْتِكَ فَلَا مُحَدِّثَ لَكَ وَلَا جَلِيْسَ مَعَكَ وَلَا فِرَاشَ تَحْتَكَ وَلَاسِتْرَ عَلٰى بَابِكَ وَلَا قُلَّةَ يَبْرُدُ فِيْهَا مَاؤُكَ وَلَا صَحْفَةَ يَكُوْنُ فِيْهَا غَدَاؤُكَ وَعَشَاؤُكَ مِطْهَرَتُكَ قَلْبُكَ وَقَصْعَتُكَ تَوْرُكَ۔

دَاؤُدُ! مَا كُنْتَ تَشْتَهِي مِنَ الْمَاءِ بَارِدَهٗ وَلَا مِنَ الطَّعَامِ طَيِّبَهٗ وَلَا مِنَ اللِّبَاسِ لَيِّنَهٗ بَلٰى وَلٰكِنْ زَهِدْتَ فِيْهِ لِمَا بَيْنَ يَدَيْكَ فَمَا اَصْغَرَ مَا بَذَلْتَ وَمَا اَحْقَرَ مَاتَرَكْتَ فِي جَنْبِ مَا اَمَلْتَ فَلَمَّا مُتَّ شَهَرَكَ رَبُّكَ بِمَوْتِكَ وَاَلْبَسَكَ رِدَاءَ عَمَلِكَ وَاَكْثَرَ تُبَّعَكَ فَلَوْ رَاَيْتَ مَنْ حَضَرَكَ عَرَفْتَ اَنَّ رَبَّكَ قَدْ اَكْرَمَكَ وَشَرَّفَكَ فَلْتَتَكَلَّمِ الْيَوْمَ عَشِيْرَتُكَ بِكُلِّ اَلْسِنَتِهَا فَقَدْ اَوْضَحَ رَبُّكَ فَضْلَهَا بِكَ۔

میں ہوتے اور اس سے آپ وحشت زدہ ہوتے جس سے لوگ مانوس ہوتے تو کون ہے جس نے آپ کا مثیل سنا ہو اور آپ کی طرح صبر وعزم سے کام لیا ہو۔ میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ آپ نے اپنے بعد عابدوں کو پریشانی میں مبتلا کر دیا ہے آپ نے اپنے نفس کو گھر میں قید کر رکھا جہاں کوئی بات کرنے والا نہیں تھا نہ آپ کا کوئی ہمنشیں تھا نہ آپ کے نیچے کوئی بستر تھا نہ آپ کے دروازہ پر کوئی پردہ تھا نہ کوئی گھڑا تھا جس میں آپ کا پانی ٹھنڈا ہوتا اور نہ کوئی برتن تھا جس میں آپ دوپہر اور رات کا کھانا رکھتے آپ کا دل آپ کو پاک کرنے والا تھا اور آپ کا تور (پتھر کا برتن) آپ کا پیالہ تھا۔

اے داؤد نہ تو آپ ٹھنڈے پانی کے خواہشمند تھے نہ ہی لذیذ کھانے کے خواہاں تھے اور نہ نرم وملائم لباس آپ کی خواہش تھی ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ آپ نے اس میں بے رغبتی کی جو آپ کے سامنے تھی اور وہ کیا ہی چھوٹی چیز ہے جس کو آپ نے خرچ کیا اور وہ کتنی حقیر چیز ہے جسے امید کے بدلہ میں آپ نے چھوڑ دیا تو جب آپ کا انتقال ہوا تو آپ کے رب نے آپ کی وفات کو مشہور کر دیا اور آپ کو عمل کی چادر میں ملبوس کیا اور آپ کے پیروکاروں میں اضافہ فرمایا تو اگر آپ انہیں دیکھ لیں جو آپ کے حضور حاضر ہیں تو آپ جان جائیں گے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو مکرم ومعزز بنا دیا تو چاہیے کہ آج آپ کا خاندان اپنی تمام زبانوں سے گفتگو کرے اس لئے کہ آپ کے رب نے آپ کی وجہ سے اس کے فضل کو واضح فرما دیا۔

حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَعَمْرُوبْنُ الْحرِثِ

قَالَ اَبُوْعَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ قَالَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ قَدِمْتُ عَلٰى عَمْرِوبْنِ الْحرِثِ

ابو عمرو شیبانی نے کہا حسان بن ثابت نے کہا کہ میں عمرو بن حارث کے پاس گیا تو مجھے اس تک پہونچا

فَاغْتَاصَ الْوُصُولُ عَلَيَّ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لِلْحَاجِبِ بَعْدَ مُدَّةٍ أَنْ أَذِنْتَ لِي عَلَيْهِ وَإِلَّا هَجَوْتُ الْيَمَنَ كُلَّهَا ثُمَّ انْقَلَبْتُ عَنْكُمْ فَأَذِنَ لِي فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْتُ عِنْدَهُ النَّابِغَةَ وَهُوَ جَالِسٌ عَنْ يَمِينِهِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ عَبْدَةَ وَهُوَ جَالِسٌ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ لِي يَا ابْنَ الْفُرَيْعَةِ قَدْ عَرَفْتُ عِيصَكَ وَنَسَبَكَ فِي غَسَّانَ فَارْجِعْ فَإِنِّي بَاعِثٌ إِلَيْكَ بِصِلَةٍ سَنِيَّةٍ وَلَا أَحْتَاجُ إِلَى الشِّعْرِ فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكَ هٰذَيْنِ السَّبُعَيْنِ النَّابِغَةَ وَعَلْقَمَةَ أَنْ يَفْضَحَاكَ وَفَضِيحَتُكَ فَضِيحَتِي وَأَنْتَ وَاللّٰهِ لَا تُحْسِنُ أَنْ تَقُولَ۔

دشوار ہو گیا میں نے ایک مدت کے بعد دربان سے کہا کہ مجھے ان کے پاس جانے کی اجازت دو ورنہ میں پورے یمن کی ہجو کروں گا پھر میں یہاں سے چلا جاؤں گا تو اس نے مجھے اجازت دے دی پھر میں اس کے پاس گیا تو میں نے اس کی دائیں جانب نابغہ اور بائیں جانب علقمہ بن عبیدہ کو بیٹھے ہوئے پایا اس نے مجھ سے کہا اے ابن فریعہ میں نے تیری اصل اور غسان میں تیرے نسب کو پہچان لیا تو تم لوٹ جاؤ اس لئے کہ میں تمہارے پاس ایک قیمتی تحفہ بھیجنے والا ہوں اور مجھے تمہارے اشعار کی ضرورت نہیں اس لئے کہ مجھے خوف ہے کہ یہ دونوں درندے نابغہ اور علقمہ تمہیں رسوا کر دیں گے اور تمہاری رسوائی میری رسوائی ہے بخدا تم اچھے اشعار نہیں کہہ پاؤ گے۔

رِقَاقُ النِّعَالِ طَيِّبٌ حُجُزَاتُهُمْ
يُحَيَّوْنَ بِالرَّيْحَانِ يَوْمَ السَّبَاسِبِ

ان کے جوتے پتلے ہیں ان کے دامن پاک ہیں
جو سباسب کے دن خوشبوؤں سے سلام کرتے ہیں

فَأَبَيْتُ وَقُلْتُ لَابُدَّ مِنْهُ فَقَالَ ذٰلِكَ إِلَى عَمَّيْكَ فَقُلْتُ لَهُمَا بِحَقِّ الْمَلِكِ أَلَا قَدَّمْتُمَانِي عَلَيْكُمَا فَقَالَا قَدْ فَعَلْنَا فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ هَاتِ ابْنَ الْفُرَيْعَةِ فَأَنْشَأْتُ۔

تو میں نے انکار کیا اور میں نے کہا شعر کہنا ضروری ہے اس نے کہا یہ تمہارے دونوں چچاؤں پر موقوف ہے تو میں نے ان سے بادشاہ کا واسطہ دیکر کہا کیوں نہیں تم دونوں مجھے اپنے اوپر مقدم کرتے تو ان دونوں نے کہا ہم نے کیا تو عمرو بن حارث نے کہا اے ابن فریعہ اب اشعار کہو تو میں نے شروع کیا۔

۱ أَسَأَلْتَ رَسْمَ الدَّارِ أَمْ لَمْ تَسْأَلِ
بَيْنَ الْجَوَابِي فَالْبُضَيْعِ فَحَوْمَلِ

گذشتہ، جزیرہ اور صاف سیلاب کے درمیان جو گھر کے نشانات ہیں آپ نے ان کے بارے میں پوچھا ہے کہ نہیں۔

۲ لِلّٰهِ دَرُّ عِصَابَةٍ نَادَمْتُهَا
يَوْمًا بِجِلِّقَ فِي الزَّمَانِ الْأَوَّلِ

اللہ ہی کے لئے جماعت کی خوبی ہے جس دن آپ اول زمانہ میں مقام جلق میں اس کے مصاحب ہوئے تھے۔

٣ أَوْلَادُ جَفْنَةَ عِنْدَ قَبْرِ أَبِيهِمُ
قَبْرِ ابْنِ مَارِيَةَ الْكَرِيمِ الْمُفْضِلِ

جفنہ کی اولاد اپنے باپ کی قبر کے پاس ہے جہاں ابن ماریہ مہربان فضل والے کی قبر ہے۔

٤ يَسْقُونَ مَنْ وَرَدَ الْبَرِيصَ عَلَيْهِمُ
كَأْساً يُصَفَّقُ بِالرَّحِيقِ السَّلْسَلِ

جو چشمہ بریص کے پاس آتے ہیں وہ انہیں ایسا جام پلاتے ہیں جو خالص خوشگوار شراب میں گھول دیا جاتا ہے۔

٥ يُغْشَوْنَ حَتَّى مَا تَهِرُّ كِلَابُهُمْ
لَا يَسْأَلُونَ عَنِ السَّوَادِ الْمُقْبِلِ

وہ رات کا کھانا کھلاتے ہیں یہاں تک کی ان کے کتے بھونکتے نہیں ہیں وہ آنے والی رات کی تاریکی کے بارے میں سوال نہیں کرتے۔

٦ بِيضُ الْوُجُوهِ كَرِيمَةٌ أَحْسَابُهُمْ
شُمُّ الْأُنُوفِ مِنَ الطِّرَازِ الْأَوَّلِ

روشن چہرے والے شریف الحسب ہیں شروع ہی سے وہ اونچی ناک والے ہیں (شریف ہیں)۔

فَقَالَ فَلَمْ يَزَلْ عَمْرُوبْنُ الْحرثِ يَزْحَلُ عَنْ مَوْضِعِهِ سُرُوراً حَتَّى شَاطَرَ الْبَيْتَ وَهُوَ يَقُولُ هذَا وَأَبِيكَ الشِّعْرُ لَا مَا يُعَلِّلَانِي به مُنْذُ الْيوم هذه وَاللهِ الْبَتَّاتَةُ الَّتِي قَدْ بَتَرَتِ الْمَدَائِحَ أَحْسَنْتَ يَا ابْنَ الْفُرَيْعَةِ هَاتِ لَهُ يَا غُلَامُ أَلْفَ دِينَارٍ مَرْجُوحَةً فَأُعْطِيتُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ لَكَ عَلَيَّ فِي كُلِّ سَنَةٍ مِثْلُهَا۔

راوی کا بیان ہے کہ مسلسل عمرو بن حارث مارے خوشی کے اپنی جگہ سے اچھلتا رہا یہاں تک کہ اسی طرز پر اور اشعار طلب کیا اور وہ کہہ رہا تھا تیرے باپ کی قسم یہ وہ شعر ہے جس کے ذریعے آج سے یہ دونوں مجھکو تسلی نہیں دیں گے یہ ایسا شعر ہے جس نے تمام مدحیہ اشعار کو ختم کر دیا اے ابن فریعہ تو نے بہت عمدہ کہا اے غلام اسے ایک ہزار مرجوحہ دینار دو چنانچہ مجھے وہ دینار دیے گئے پھر اس نے کہا کہ تو ہر سال میری طرف سے اتنے ہی کا مستحق ہے۔

رِسَالَةُ سَيِّدِنَا عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

تَمَسَّكْ بِحَبْلِ الْقُرْآنِ وَاسْتَنْصِحْهُ وَأَحِلَّ حَلَالَهُ وَحَرِّمْ حَرَامَهُ وَصَدِّقْ بِمَا سَلَفَ مِنَ الْحَقِّ وَاعْتَبِرْ بِمَا مَضَى مِنَ الدُّنْيَا مَا بَقِيَ مِنْهَا فَإِنَّ بَعْضَهَا يُشْبِهُ بَعْضاً وَ آخِرُهَا لَاحِقٌ بِأَوَّلِهَا وَكُلُّهَا حَائِلٌ مُفَارِقٌ وَعَظِّمِ اسْمَ اللهِ أَنْ تَذْكُرَهُ عَلَىٰ حَقٍّ

تم قرآن کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور اس سے نصیحت حاصل کرو اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھو جو حق باتیں گذر چکیں ان کی تصدیق کرو اور دنیا سے جو چیز گذر گئی اور جو باقی ہے اس سے عبرت حاصل کرو کیونکہ اس کی بعض چیزیں بعض سے ملتی جلتی ہیں اس کا آخر اس کے شروع سے ملا ہوا ہے دنیا کی ہر چیز فنا ہونے والی اور جدا ہونے والی ہے اللہ کے نام کی تعظیم کرو بایں طور کہ حق بات پر

وَاَكْثِرْ ذِكْرَ الْمَوْتِ وَمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَا تَتَمَنَّ الْمَوْتَ اِلَّا بِشَرْطٍ وَثِيْقٍ وَاحْذَرْ كُلَّ عَمَلٍ يَرْضَاهُ صَاحِبُهُ لِنَفْسِهِ وَيَكْرَهُ لِعَامَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحْذَرْ كُلَّ عَمَلٍ يُعْمَلُ بِهٖ فِي السِّرِّ وَيُسْتَحْيٰى مِنْهُ فِي الْعَلَانِيَةِ وَاحْذَرْ كُلَّ عَمَلٍ اِذَا سُئِلَ عَنْهُ صَاحِبُهُ اَنْكَرَهُ اَوِ اعْتَذَرَ مِنْهُ وَلَا تَجْعَلْ عِرْضَكَ عَرَضاً لِنِبَالِ الْقَوْلِ وَلَا تُحَدِّثِ النَّاسَ بِكُلِّ مَا سَمِعْتَ بِهٖ، فَكَفٰى بِذٰلِكَ كِذْباً وَلَا تَرُدَّ عَلَى النَّاسِ كُلَّ مَا حَدَّثُوْكَ بِهٖ فَكَفٰى بِذٰلِكَ جَهْلاً وَاكْظِمِ الْغَيْظَ وَتَجَاوَزْ عِنْدَ الْمَقْدِرَةِ وَاحْلُمْ عِنْدَ الْغَضَبِ وَاصْفَحْ مَعَ الدَّوْلَةِ تَكُنْ لَكَ الْعَاقِبَةُ وَاسْتَصْلِحْ كُلَّ نِعْمَةٍ اَنْعَمَهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ وَلَا تُضَيِّعَنَّ نِعْمَةً مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ عِنْدَكَ وَلْيُرَ عَلَيْكَ اَثَرُ مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ بِهٖ عَلَيْكَ۔

اس کی قسم کھاؤ موت اور موت کے بعد کی چیزوں کو کثرت سے یاد کرو اور صرف مضبوط شرط کے ساتھ موت کی تمنا کرو اور ہر اس کام سے بچو جس کا کرنے والا اپنے لئے اسے پسند کرتا ہے اور دوسرے مسلمانوں کے لئے ناپسند کرتا ہے اور ہر اس کام سے بچو جس کو پوشیدگی میں تو کیا جاسکتا ہے مگر علانیہ اس سے شرم آتی ہے اور ہر اس کام سے بچو کہ جب اس کے کرنے والے سے اس کے بارے میں سوال کیا جائے تو وہ انکار کرے یا اس سے معذرت چاہے اپنی عزت کو قول کی تنقید کا نشانہ نہ بناؤ اور ہر بات جس کو تم سنو لوگوں سے بیان نہ کرو اس لئے کہ تیرے جھوٹ کے لئے اتنا ہی کافی ہے اور لوگوں کی ہر بات میں ہاں نہ ملاؤ جو تم سے بیان کریں اس لئے کہ تمہاری جہالت کے لئے اتنا ہی بس ہے غصہ کو پی جایا کرو اور قدرت کے وقت معاف کرو اور غصہ کے وقت صبر کرو (بردباری کرو) اور سلطنت وحکومت کے باوجود لوگوں کو معاف کردو تو تمہارے لئے آخرت کی اچھائی ہوگی اور ہر نعمت سے بھلائی کا ارادہ کرو جو اللہ نے تم پر انعام کیا اور اپنے پاس اللہ کی کسی نعمت کو ضائع نہ کرو اور چاہئے کہ اللہ نے جو تم پر انعام کیا ہے اس کے آثار تمہارے اوپر نظر آئیں

وَاعْلَمْ اَنَّ اَفْضَلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَفْضَلُهُمْ تَقْدِمَةً مِنْ نَفْسِهٖ وَاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ فَاِنَّكَ مَاتُقَدِّمْ مِنْ خَيْرٍ يَبْقَ لَكَ ذُخْرُهُ وَمَا تُؤَخِّرْهُ يَكُنْ لِغَيْرِكَ خَيْرُهُ وَاحْذَرْ صَحَابَةَ مَنْ يَفِيْلُ رَاْيُهُ وَيُنْكَرُ عَمَلُهُ فَاِنَّ الصَّاحِبَ مُعْتَبَرٌ بِصَاحِبِهٖ وَاسْكُنِ الْاَمْصَارَ الْعِظَامَ فَاِنَّهَا جِمَاعُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحْذَرْ مَنَازِلَ الْغَفْلَةِ وَالْجَفَاءِ وَقِلَّةَ الْاَعْوَانِ

جان لو کہ سب سے افضل مومن وہ ہے جس نے اپنے نفس اور اہل ومال سے خرچ کیا اس لئے کہ جو بھلائی تم کر ڈالو گے اس کا ذخیرہ تمہارے لئے باقی رکھا جائے گا اور جس کو تم موخر کرو گے اس کی بھلائی تمہارے غیر کے لئے ہوگی اس کی صحبت سے بچو جس کی رائے کمزور اور عمل ناپسند ہو اس لئے کہ دوست کو اس کے دوست پر قیاس کیا جاتا ہے اور بڑے شہروں کا باشندہ بنو اس لئے کہ وہاں مسلمانوں کا اجتماع ہوتا ہے غفلت وظلم کی جگہوں اور اطاعت الٰہی

عَلٰى طَاعَةِ اللّٰهِ وَاقْصِرْ رَأْيَكَ عَلٰى مَا يُغْنِيْكَ وَإِيَّاكَ وَمَقَاعِدَ الْأَسْوَاقِ فَإِنَّهَا مَحَاضِرُ الشَّيْطَانِ وَمَعَارِضُ الْفِتَنِ وَاَكْثِرْ اَنْ تَنْظُرَ إِلٰى مَنْ فُضِّلْتَ عَلَيْهِ فَإِنَّ ذٰلِكَ مِنْ أَبْوَابِ الشُّكْرِ وَلَا تُسَافِرْ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ حَتّٰى تَشْهَدَ الصَّلَاةَ إِلَّا فَاصِلًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ فِي أَمْرٍ تُعْذَرُ بِهِ وَاَطِعِ اللّٰهَ فِي جَمِيْعِ أُمُوْرِكَ فَإِنَّ طَاعَةَ اللّٰهِ فَاضِلَةٌ عَلٰى مَا سِوَاهَا وَخَادِعْ نَفْسَكَ فِي الْعِبَادَةِ وَارْفُقْ بِهَا وَلَا تَقْهَرْهَا وَخُذْ عَفْوَهَا وَنَشَاطَهَا إِلَّا مَا كَانَ مَكْتُوْبًا عَلَيْكَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ فَإِنَّهُ لَا بُدَّ مِنْ قَضَائِهَا وَتَعَاهُدِهَا عِنْدَ مَحَلِّهَا وَإِيَّاكَ أَنْ يَنْزِلَ بِكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ آبِقٌ مِنْ رَبِّكَ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا وَإِيَّاكَ وَمُصَاحَبَةَ الْفُسَّاقِ فَإِنَّ الشَّرَّ بِالشَّرِّ مُلْحَقٌ وَوَقِّرِ اللّٰهَ وَاَحْبِبْ أَحِبَّاءَهُ وَاحْذَرِ الْغَضَبَ فَإِنَّهُ جُنْدٌ عَظِيْمٌ مِنْ جُنُوْدِ إِبْلِيْسَ وَالسَّلَامُ۔

میں اعوان و انصار کی کمی سے بچو اپنی رائے کو اس پر منحصر کرو جو تم کو فائدہ پہونچاتا ہے بازاروں میں بیٹھنے سے بچو کیونکہ وہ شیطان کے حاضر ہونے کی اور فتنوں کے پیدا ہونے کی جگہیں ہیں اور جس پر تمہیں فضیلت دی گئی اس کی طرف زیادہ دیکھو اس لئے کہ یہ شکر کا دروازہ ہے اور جمعہ کے دن سفر نہ کرو یہانتک کہ نماز پڑھ لو مگر جہاد کرنے کے لئے یا ایسے امر کے لئے جس میں تم معذور ہو اور اپنے تمام امور میں اللہ کی اطاعت کرو اسلئے کہ اللہ کی طاعت اپنے ماسوا پر فضیلت دینے والی ہے اور عبادت میں اپنے نفس کی مخالفت کرو اور اس کے ساتھ نرمی کرو اس پر ظلم نہ کرو اسے معاف کردو اسے خوشگوار رکھو ہاں جو تمہارے اوپر فرض ہے اس کی ادائیگی ضروری ہے اور اس کے محل کے پاس اسکی حفاظت کرو اور تم ڈرو کہ جب تم پر موت آئے تو تم طلب دنیا میں اپنے رب سے بھاگنے والے ہو فاسقوں کی صحبت سے بچو کیونکہ برائی برائی کے ساتھ ملتی ہے اور اللہ کی توقیر و تعظیم کرو اس کے دوستوں کو محبوب رکھو غصہ سے بچو اس لئے کہ وہ ابلیس کا بہت بڑا لشکر ہے اور سلام ہو تم پر۔

مَنْ يَجْعَلِ الْمَعْرُوْفَ فِي غَيْرِ أَهْلِهِ

۱ رَأَيْتُ الْمَنَايَا خَبْطَ عَشْوَاءَ مَنْ تُصِبْ تُمِتْهُ وَمَنْ تُخْطِئْ يُعَمَّرْ فَيَهْرَمِ

میں موتوں کو اندھی اونٹنی کی طرح ہاتھ پاؤں مارتے ہوئے پاتا ہوں جس کو وہ پالیتی ہے مار ڈالتی ہے اور جس کو نہیں مارتی وہ بہت جیتا ہے اور بوڑھا ہو جاتا ہے۔

۲ وَمَنْ هَابَ أَسْبَابَ الْمَنَايَا يَنَلْنَهُ وَلَوْ نَالَ أَسْبَابَ السَّمَاءِ بِسُلَّمِ

جو موتوں کے اسباب سے ڈرتا ہے اسے وہ ضرور پکڑلیں گی اگرچہ وہ سیڑھی لگا کر آسمان کے کناروں پر پہونچ جائے۔

۳ وَمَنْ يَجْعَلِ الْمَعْرُوْفَ مِنْ دُوْنِ عِرْضِهِ

جو بھلائی کو اپنی عزت کے لئے آڑ بناتا ہے اس کی عزت اور زیادہ ہوتی ہے اور جو

يفره ومن لا يتق الشتم يشتم

گالی گلوچ سے نہیں بچتا اسے گالی دی جاتی ہے (لوگ بھی اسے گالی دیتے ہیں)۔

٤ ومن يجعل المعروف في غير أهله
يعد حمده ذما عليه ويندم

جو نااہل کے ساتھ بھلائی کرتا ہے اس کی تعریف اس کے اوپر مذمت ہو جاتی ہے۔ اور وہ شرمندہ ہوتا ہے۔

٥ ومهما تكن عند امرئ من خليقة
وإن خالها تخفى على الناس تعلم

کسی انسان کی جو کوئی عادت ہوگی ضرور جان لی جائے گی اگرچہ اس کے بارے میں اس کا یہ خیال ہو کہ وہ لوگوں پر مخفی رہے گی۔

٦ وكائن ترى من معجب لك شخصه
زيادته أو نقصه في التكلم

یہ ایسے لوگ ہیں، جنکی شخصیت تمہیں بھاری ہوگی مگر انکی زیادتی اور کمی کلام کرنے میں ظاہر ہو جاتی ہے (یعنی اس کا عیب وہنر گفتگو کرنے پر نمایاں ہو جاتا ہے)۔

٧ لسان الفتى نصف ونصف فؤاده
فلم يبق إلا صورة اللحم والدم

نوجوان کی زبان آدھی ہے اور آدھا اس کا دل ہے تو سوائے گوشت اور خون کے کچھ باقی نہیں رہا۔

٨ وإن سفاه الشيخ لا حلم بعده
وإن الفتى بعد السفاهة يحلم

شیخ کی بیوقوفی کے بعد عقل نہیں ہے ہاں نوجوان بیوقوفی کے بعد عقل والا ہوتا ہے۔

٩ سألنا فأعطيتم وعدنا فعدتم
ومن أكثر التسآل يوما سيحرم

ہم نے مانگا تم نے دیا پھر ہم نے مانگا پھر تم نے دیا اور جو بہت زیادہ سوال کرتا ہے وہ کسی دن محروم کر دیا جاتا ہے۔

جزاء المعروف

عن يحيى بن عبد الحميد قال كنت في مجلس سفين بن عيينة وقد اجتمع عنده ألف إنسان أو يزيدون أو ينقصون فالتفت في آخر مجلسه إلى رجل كان عن يمينه وقال قم حدث الناس بحديث الحية فقال الرجل أسندوني فأسندناه فشال جفونه عن عينيه ثم قال ألا فاستمعوا وعوا حدثني أبي عن جده أن رجلا كان

یحیٰ بن عبدالحمید سے روایت ہے انہوں نے کہا میں سفیان بن عیینہ کی مجلس میں حاضر تھا جب کہ ان کے پاس کم وبیش ایک ہزار افراد موجود تھے وہ مجلس کے آخر میں ایک شخص کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کی داہنی جانب تھا اور کہا کہ کھڑے ہو جاؤ لوگوں کو سانپ والی حدیث سناؤ اس آدمی نے کہا مجھے ٹیک لگا کر بٹھاؤ تو ہم نے اسے بٹھایا پھر اس نے اپنے پلکوں کو اٹھایا اور گویا ہوا خبردار غور سے سنو اور یاد رکھو مجھ سے میرے والد نے اپنے دادا سے روایت کرتے ہوئے یہ حدیث بیان کی ایک مرد ابن حمیر سے

يُعْرَفُ بِابْنِ الْحُمَيْرِ وَكَانَ لَهُ وَرَعٌ وَكَانَ
يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ وَكَانَ مُبْتَلًى
بِالْقَنَصِ فَخَرَجَ يَوْماً يَتَصَيَّدُ فَبَيْنَمَا هُوَ سَائِرٌ
إِذْ عَرَضَتْ لَهُ حَيَّةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ بْنَ
حُمَيْرٍ أَجِرْنِي أَجَارَكَ اللّٰهُ فَقَالَ لَهَا مِمَّنْ؟
قَالَتْ مِنْ عَدُوٍّ قَدْ ظَلَمَنِي قَالَ لَهَا وَأَيْنَ
عَدُوُّكِ قَالَتْ لَهُ مِنْ وَرَائِي قَالَ لَهَا مِنْ أَيِّ
أُمَّةٍ أَنْتِ؟ قَالَتْ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ
فَفَتَحْتُ لَهَا رِدَائِي وَقُلْتُ لَهَا ادْخُلِي فِيهِ
قَالَتْ يَرَانِي عَدُوِّي قَالَ فَبَسَطْتُ
لَهَا طِمْرِي وَقُلْتُ ادْخُلِي بَيْنَ طِمْرِي
وَبَطْنِي قَالَتْ يَرَانِي عَدُوِّي قُلْتُ لَهَا فَمَا
الَّذِي أَصْنَعُ بِكِ قَالَتْ إِنْ أَرَدْتَ اصْطِنَاعَ
الْمَعْرُوفِ فَافْتَحْ لِي فَاكَ حَتَّى أَنْسَابَ فِيهِ
قُلْتُ أَخْشَى أَنْ تَقْتُلِينِي فَقَالَتْ لَا وَاللّٰهِ مَا
أَقْتُلُكَ وَاللّٰهُ شَاهِدٌ عَلَيَّ بِذٰلِكَ وَمَلَائِكَتُهُ
وَأَنْبِيَائُهُ وَحَمَلَةُ عَرْشِهِ وَسُكَّانُ سَمَاوَاتِهِ أَنْ
لَا أَقْتُلَكَ قَالَ فَفَتَحْتُ لَهَا فَمِي فَانْسَابَتْ
فِيهِ ثُمَّ مَضَيْتُ فَعَارَضَنِي رَجُلٌ مَعَهُ
صَمْصَامَةٌ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقُلْتُ لَهُ مَا تَشَاءُ
قَالَ هَلْ لَقِيتَ عَدُوِّي قُلْتُ وَمَنْ عَدُوُّكَ
قَالَ حَيَّةٌ قُلْتُ اللّٰهُمَّ لَا وَاسْتَغْفَرْتُ رَبِّي
مِائَةَ مَرَّةٍ مِنْ قَوْلِي لَا، لِعِلْمِي أَيْنَ هِيَ ثُمَّ

معروف ومشہور تھا جو بہت ہی متقی تھا دن میں روزہ رکھتا اور
رات میں قیام کرتا، شکار کا شوقین تھا ایک دن وہ شکار کے
لئے نکلا جا رہا تھا کہ ایک سانپ ظاہر ہوا اور اس نے کہا
اے محمد بن حمیر مجھے پناہ دو اللہ تمہیں امان میں رکھے گا اس
نے پوچھا کس سے؟ بولا دشمن سے اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے
اس نے سانپ سے پوچھا تمہارا دشمن کہاں ہے؟ بولا میرے
پیچھے اس نے پوچھا تم کس کی امت ہو؟ بولا محمد ﷺ کی امت
سے ہوں ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنی چادر کھول دی اور
کہا کہ اس میں داخل ہو جا بولا میرا دشمن مجھے دیکھ لے گا
فرماتے ہیں کہ میں نے اپنا پرانا کپڑا بچھا دیا اور کہا کہ میرے
کپڑے اور پیٹ کے درمیان داخل ہو جا بولا میرا دشمن مجھے
دیکھ لے گا میں نے اس سے کہا تو میں تیرے لئے کیا کروں
بولا اگر آپ میرے ساتھ احسان کرنا چاہتے ہیں تو اپنا منہ
کھولئے تاکہ میں جلدی سے اس میں گھس جاؤں میں نے کہا
مجھے ڈر ہے کہ تو مجھ کو ہلاک کر دے بولا خدا کی قسم میں آپ کو
ہلاک نہیں کروں گا اللہ اس کے فرشتے، انبیا، حاملین عرش اور
آسمانوں میں رہنے والے گواہ ہیں کہ میں آپ کو ہلاک نہیں
کروں گا فرماتے ہیں کہ میں نے اپنا منہ کھول دیا اور وہ
سرعت کے ساتھ اس میں داخل ہو گیا پھر میں چلا تو ایک
شخص میرے سامنے آیا جس کے ہاتھ میں تلوار تھی اس نے
کہا اے محمد میں نے اس سے پوچھا تم کیا چاہتے ہو اس نے
کہا کیا میرے دشمن سے آپ کی ملاقات ہوئی ہے میں نے
پوچھا تمہارا دشمن کون ہے اس نے کہا سانپ میں نے کہا

مَضَيْتُ قَلِيلًا فَإِذَا بِهَا قَدْ أَخْرَجَتْ رَأْسَهَا
مِنْ فَمِي وَقَالَتْ اُنْظُرْ هَلْ مَضَى هٰذَا الْعَدُوُّ
فَالْتَفَتُّ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا فَقُلْتُ لَمْ أَرَ أَحَدًا فَإِنْ
أَرَدْتِ الْخُرُوْجَ فَاخْرُجِي فَقَالَتْ الْآنَ يَا
مُحَمَّدُ اِخْتَرْ لِنَفْسِكَ وَاحِدَةً مِنْ اِثْنَتَيْنِ إِمَّا
أَنْ أُفَتِّتَ كَبِدَكَ وَإِمَّا أَنْ أَنْفُثَ فِي فُؤَادِكَ
فَأَدَعُكَ بِلَا رُوْحٍ فَقُلْتُ يَا سُبْحَانَ اللّٰهِ أَيْنَ
الْعَهْدُ الَّذِي عَهِدْتِ إِلَيَّ وَالْيَمِيْنُ الَّذِي
حَلَفْتِ لِي مَا أَسْرَعَ مَا نَسِيْتِ وَخُنْتِ؟
فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ مَا رَأَيْتُ أَحْمَقَ مِنْكَ إِذْ
نَسِيْتَ الْعَدَاوَةَ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ
أَبِيْكَ آدَمَ حَيْثُ أَخْرَجْتُهُ مِنَ الْجَنَّةِ فَلَيْتَ
شَعْرِي مَا الَّذِي حَمَلَكَ عَلَى اصْطِنَاعِ
الْمَعْرُوْفِ مَعَ غَيْرِ أَهْلِهِ قَالَ فَقُلْتُ لَهَا
وَلَا بُدَّ لَكِ مِنْ قَتْلِي قَالَتْ لَا بُدَّ مِنْ ذٰلِكَ
قَالَ فَقُلْتُ لَهَا أَمْهِلِيْنِي حَتّٰى أَصِيْرَ تَحْتَ
هٰذَا الْجَبَلِ فَأُمَهِّدَ لِنَفْسِي مَوْضِعًا قَالَتْ
شَأْنَكَ وَمَا تُرِيْدُ قَالَ مُحَمَّدٌ فَمَضَيْتُ أُرِيْدُ
الْجَبَلَ وَقَدْ أَيِسْتُ مِنَ الْحَيَاةِ فَرَفَعْتُ
طَرْفِي إِلَى السَّمَاءِ وَقُلْتُ لَكَ يَا لَطِيْفُ
يَا لَطِيْفُ الْطُفْ بِي بِلُطْفِكَ الْخَفِيِّ يَا
لَطِيْفُ يَا قَدِيْرُ أَسْأَلُكَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِي
اسْتَوَيْتَ بِهَا عَلَى الْعَرْشِ فَلَمْ يَعْلَمِ الْعَرْشُ

نہیں اور میں نے نفی میں جواب دینے کی وجہ سے ایک سو مرتبہ
استغفار کیا کیونکہ مجھے اس کا علم تھا کہ وہ کہاں ہے پھر میں تھوڑا
چلا تو اچانک اس نے اپنے سر کو میرے منہ سے نکالا اور بولا
دیکھئے کیا وہ دشمن چلا گیا میں نے توجہ کی (مڑ کر دیکھا) تو کوئی
نظر نہیں آیا لہٰذا اگر تم چاہو تو نکل جاؤ تو سانپ بولا اے محمد اب
اپنے لئے دو چیزوں میں کسی ایک کو چن لیجئے چاہیں تو آپ کے
جگر کو ٹکڑے ٹکڑے کر دوں یا زہر کو اپنے منہ سے آپ کے دل
میں اگل دوں اور آپ کو بغیر روح کے چھوڑ دوں میں نے کہا سبحان
اللہ (تعجب ہے) وہ عہد کہاں گیا جو تم نے مجھ سے لیا تھا اور وہ
قسم کہاں گئی جو تم نے مجھکو دیا تھا کتنی جلدی تم بھول گئے تم نے
خیانت کی سانپ بولا میں نے آپ سے بڑا کوئی احمق دیکھا ہی
نہیں اس لئے کہ آپ وہ عداوت بھول گئے جو میرے اور آپ
کے باپ حضرت آدم علیہ السلام کے درمیان تھی جس کی بنا
پر میں نے ان کو جنت سے نکلوایا کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ کس
چیز نے آپ کو نااہل کے ساتھ بھلائی کرنے پر ابھارا آپ
فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا کیا تم مجھے مہلت دو گے کہ
میں اس پہاڑ کے نیچے جاؤں اور اپنے لئے کچھ بھلائی کر لوں بولا
آپ جو چاہیں کریں محمد کہتے ہیں کہ میں پہاڑ کا ارادہ کر کے
چلا جبکہ میں زندگی سے مایوس ہو چکا تھا میں نے اپنی نگاہ
آسمان کی طرف اٹھائی اور عرض کی اے لطف فرمانے والے
اے مہربانی فرمانے والے مجھ پر اپنے لطف خفی کے ساتھ رحم
فرما اے لطف فرمانے والے اے قدرت والے میں تم سے
اس قدرت کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جس کی وجہ سے تو

أَيْنَ مُسْتَقَرُّكَ مِنْهُ يَا حَلِيْمُ يَا عَلِيْمُ يَا عَلِيُّ يَا عَظِيْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ يَا اللّٰهُ إِلَّا مَا كَفَيْتَنِي شَرَّ هٰذِهِ الْحَيَّةِ ثُمَّ مَشَيْتُ فَعَارَضَنِي رَجُلٌ صَبِيْحُ الْوَجْهِ طَيِّبُ الرَّائِحَةِ نَقِيُّ الثَّوْبِ فَقَالَ لِي سَلَامٌ عَلَيْكَ فَقُلْتُ وَ عَلَيْكُمُ السَّلَامُ يَا أَخِي فَقَالَ مَا لِي أَرَاكَ قَدْ تَغَيَّرَ لَوْنُكَ وَاضْطَرَبَ كَوْنُكَ فَقُلْتُ مِنْ عَدُوٍّ قَدْ ظَلَمَنِي قَالَ لِي وَ أَيْنَ عَدُوُّكَ قُلْتُ فِي جَوْفِي قَالَ فَافْتَحْ فَاكَ فَفَتَحْتُهُ فَوَضَعَ فِيْهِ مِثْلَ وَرَقَةِ زَيْتُوْنٍ خَضْرَاءَ ثُمَّ قَالَ امْضَغْ وَابْلَعْ فَمَضَغْتُ وَ بَلَعْتُ قَالَ مُحَمَّدٌ فَلَمْ أَلْبَثْ إِلَّا قَلِيْلًا حَتّٰى مَغَصَنِي بَطْنِي وَدَارَتِ الْحَيَّةُ فِي بَطْنِي فَرَمَيْتُ بِهَا مِنْ أَسْفَلَ قِطْعاً قِطْعاً وَ ذَهَبَ عَنِّي مَا كُنْتُ أَجِدُهُ مِنَ الْخَوْفِ فَتَعَلَّقْتُ بِالرَّجُلِ فَقُلْتُ يَا أَخِي مَنْ أَنْتَ الَّذِي مَنَّ اللّٰهُ عَلَيَّ بِكَ فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ مَا تَعْرِفُنِي قُلْتُ اَللّٰهُمَّ لَا قَالَ يَا مُحَمَّدُ بْنَ حُمَيْرٍ إِنَّهُ لَمَّا كَانَ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ هٰذِهِ الْحَيَّةِ مَا كَانَ وَدَعَوْتَ اللّٰهَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ ضَجَّتْ مَلَائِكَةُ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَعِزَّتِي وَجَلَالِي بِعَيْنَيَّ كُلُّ مَا فَعَلَتِ الْحَيَّةُ بِعَبْدِي وَأَمَرَنِي سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى

عرش پر مستوی ہے اور عرش کو تیرے مستقر کا علم نہیں اے حلم و علم والے بلند و برتر اے عظمت والے اے زندہ اے قائم رکھنے والے اے اللہ کیا تو مجھے اس سانپ کے شر سے نہیں بچائیگا پھر میں چلا تو ایک روشن چہرہ والا ، بہترین خوشبو میں معطر ، صاف لباس میں ملبوس شخص میرے سامنے آیا اس نے مجھ سے کہا تم پر سلام ہو میں نے اس کے سلام کا جواب دیا تم پر بھی سلام ہو اے میرے بھائی اس نے کہا مجھے کیا ہو گیا ہے میں تمہارے وجود اور رنگ کو متغیر دیکھ رہا ہوں میں نے کہا دشمن کی وجہ سے اس نے مجھ پر ظلم کیا اس نے مجھ سے پوچھا آپ کا دشمن کہاں ہے میں نے جواب دیا میرے پیٹ میں اس نے کہا اپنا منہ کھولے میں نے منہ کھول دیا تو اس نے زیتون کے ہرے پتے کیطرح کچھ رکھا اور کہا چباؤ اور نگل جاؤ چنانچہ میں نے چبایا اور نگل لیا محمد کا بیان ہے کہ میں تھوڑا ہی ٹھہرا تھا کہ آنت میں درد ہونے لگا (پیٹ میں مروڑ ہونے لگا) اور سانپ میرے پیٹ میں گھومنے لگا تو میں نے نیچے سے اسے ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینک دیا اور اب میرا خوف ختم ہو گیا جسے میں محسوس کرتا تھا اور اس شخص سے لپٹ گیا اور کہا اے میرے بھائی تم کون ہو جس کے ذریعہ اللہ نے مجھ پر احسان فرمایا تو وہ ہنس پڑا اور کہا تم مجھے نہیں پہچان رہے ہو میں نے کہا نہیں اس نے کہا اے محمد بن حمیر جب تمہارے اور سانپ کے درمیان معاہدہ ہوا اور تم نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی تو ساتوں آسمان کے فرشتے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں فریاد کرنے لگے تو اللہ رب العزت نے فرمایا میری عزت و جلال کی قسم

أَنْ انْطَلِقْ اِلَى الْجَنَّةِ وَخُذْ وَرَقَةً خَضْرَاءَ
مِنْ شَجَرَةِ طُوبىٰ وَالْحَقْ بِهَا عَبْدِيْ
مُحَمَّدَبْنَ حُمَيْرٍ وَاَنَا يُقَالُ لِيَ الْمَعْرُوْفُ
وَمُسْتَقَرِّيْ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ ثُمَّ قَالَ يَا
مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْرٍ عَلَيْكَ بِاصْطِنَاعِ
الْمَعْرُوْفِ فَاِنَّهُ يَقِيْ مَصَارِعَ السُّوْءِ وَاِنَّهُ
وَاِنْ ضَيَّعَهُ الْمُصْطَنَعُ اِلَيْهِ لَمْ يَضِعْ عِنْدَ
اللّٰهِ تَعَالىٰ۔

جو کچھ سانپ نے میرے بندہ کے ساتھ کیا میں سب دیکھ
رہا ہوں اور اللہ نے مجھے حکم دیا کہ جنت کی طرف جاؤ اور درخت
طوبی کے ہرے پتے کو لے لو پھر اسے لیکر میرے بندے محمد بن
حمیر کے پاس چلے جاؤ مجھی کو معروف کہا جاتا ہے، میرا مستقر
چوتھے آسمان میں ہے پھر کہا اے محمد بن حمیر تم احسان کو لازم پکڑو
اس لئے کہ وہ برائی کے پچھاڑنے کی جگہ کو محفوظ رکھتا ہے (برائی
کو پچھاڑ دیتا ہے) اگر جس کے ساتھ بھلائی کی گئی ہے اسے
ضائع کردے پھر بھی وہ اللہ کی بارگاہ میں ضائع نہیں ہوگا۔

عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ص وَ الشُّعَرَاءُ

حَدَّثَ الرِّيَاشِيْ عَنْ حَمَّادِ الرَّاوِيَةِ قَالَ
دَخَلْتُ الْمَدِيْنَةَ اَلْتَمِسُ الْعِلْمَ فَكَانَ اَوَّلُ
مَنْ لَقِيْتُ كُثَيِّرُ عَزَّةَ فَقُلْتُ يَا اَبَا صَخْرٍ مَا
عِنْدَكَ مِنْ بِضَاعَتِيْ قَالَ عِنْدِيْ مَا عِنْدَ
الْاَحْوَصِ وَنُصَيْبٍ قُلْتُ وَمَا هُوَ قَالَ هُمَا
اَحَقُّ بِاَخْبَارِكَ فَقُلْتُ لَهُ اِنَّا لَمْ نَحُثَّ
الْمَطِيَّ نَحْوَكُمْ شَهْرًا نَطْلُبُ مَا عِنْدَكُمْ
اِلَّا لِيَبْقَىٰ لَكُمْ ذِكْرٌ وَقَلَّ مَنْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ
فَاَخْبِرْنِيْ عَمَّا سَاَلْتُكَ لِيَكُوْنَ مَا تُخْبِرُنِيْ
بِهِ حَدِيْثًا آخُذُهُ عَنْكَ فَقَالَ اِنَّهُ لَمَّا كَانَ
مِنْ اَمْرِ عُمَرَبْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ مَا كَانَ
قَدِمْتُ اَنَا وَنُصَيْبٌ وَالْاَحْوَصُ وَكُلُّ
وَاحِدٍ مِنَّا يُدِلُّ بِسَابِقَتِهِ عِنْدَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ

ریاشی نے حماد سے روایت بیان کی وہ کہتے ہیں کہ میں علم کی تلاش میں
مدینہ گیا تو سب سے پہلے میری ملاقات کثیر عزہ سے ہوئی میں نے کہا
اے ابو صخر آپ کے پاس میرا کیا سرمایہ ہے فرمایا میرے پاس وہی چیز
ہے جو احوص اور نصیب کے پاس ہے میں نے کہا وہ کیا ہے فرمایا وہ دونو
ں تمہیں خبر دینے کے زیادہ مستحق ہیں میں نے ان سے کہا میں نے آپ
کی طرف ایک ماہ کی مسافت اس لئے نہیں طے کی ہے کہ ان چیزوں کو
حاصل کروں جو آپ کے پاس ہیں میں نے تو یہ کام اس لئے کیا کہ آپ
کا ذکر باقی رہے اور بہت کم لوگ ایسا کرتے ہیں لہذا آپ مجھے ان چیزو
ں کے بارے میں بتائیے جو میں آپ سے پوچھوں تاکہ آپ مجھے جس
کی خبر دیں ایسی بات ہوجائے جسے میں آپ سے حاصل کروں، فرمایا
کہ جب عمر بن عبد العزیز کی حکومت تھی تو میں، نصیب اور احوص گئے اور
ہم میں کا ہر ایک عبد العزیز کے پاس دولت اور عمر کے لیے اپنی بھائی
چارگی پر نازاں تھا چنانچہ سب سے پہلے ہماری ملاقات مسلمہ بن

وَاخَائِهِ لِعُمَرَ فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ لَقِيْنَا
مَسْلَمَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ فَتَى
الْعَرَبِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا يَنْظُرُ فِي عِطْفَيْهِ
لَا يُشَكُّ اَنَّهُ شَرِيْكُ الْخَلِيْفَةِ فِي الْخِلَافَةِ
فَاَحْسَنَ ضِيَافَتَنَا وَاَكْرَمَ مَثْوَانَا ثُمَّ قَالَ اَمَا
عَلِمْتُمْ اَنَّ اِمَامَكُمْ لَا يُعْطِي الشُّعَرَاءَ شَيْئًا
قُلْنَا قَدْ جِئْنَا الْآنَ فَوَجِّهْ لَنَا فِي هٰذَا الْاَمْرِ
وَجْهًا فَقَالَ اِنْ كَانَ ذُوْ دِيْنٍ مِنْ اٰلِ مَرْوَانَ
قَدْ وَلِيَ الْخِلَافَةَ فَقَدْ بَقِيَ مِنْ ذَوِيْ
دُنْيَاهُمْ مَنْ يَقْضِي حَوَائِجَكُمْ وَيَفْعَلُ
بِكُمْ مَا اَنْتُمْ لَهُ اَهْلٌ فَاَقَمْنَا عَلٰى بَابِهِ
اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ لَا نَصِلُ اِلَيْهِ وَجَعَلَ مَسْلَمَةُ
يَسْتَاْذِنُ لَنَا فَلَا يُؤْذَنُ فَقُلْتُ لَوْ اَتَيْتُ
الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَتَحَفَّظْتُ مِنْ كَلَامِ
عُمَرَ شَيْئًا فَاَتَيْتُ الْمَسْجِدَ فَاَنَا اَوَّلُ مَنْ
حَفِظَ كَلَامَهُ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ فِي خُطْبَتِهِ
لِكُلِّ سَفَرٍ زَادٌ لَا مُحَالَةَ فَتَزَوَّدُوْا مِنَ
الدُّنْيَا اِلَى الْاٰخِرَةِ التَّقْوٰى وَكُوْنُوْا كَمَنْ
عَايَنَ مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ مِنْ ثَوَابِهِ وَعِقَابِهِ
فَعَمِلَ طَلَبًا لِهٰذَا وَخَوْفًا مِنْ هٰذَا
وَلَا يَطُوْلَنَّ عَلَيْكُمُ الْاَمَدُ فَتَقْسُوْ قُلُوْبُكُمْ
وَتَنْقَادُوْا لِعَدُوِّكُمْ وَاعْلَمُوْا اَنَّهُ اِنَّمَا يَطْمَئِنُّ
بِالدُّنْيَا مَنْ وَثِقَ بِالنَّجَاةِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ

عبدالملک سے ہوئی جس کا شمار اس وقت عرب کے جوانوں میں ہوتا
تھا ہم میں کا ہر ایک متکبر تھا بلاشبہ وہ خلافت میں خلیفہ کا شریک تھا
چنانچہ اس نے ہماری اچھی طرح ضیافت کی اور ہمارا بہترین مسکن
بنایا پھر کہا گیا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارا امام شاعروں کو کچھ نہیں دیتا
ہم نے کہا کہ ہم پہلی بار آئے ہیں تو اس نے ہمیں اس کی وجہ بتائی اور
کہا کہ اگر آل مروان میں سے کوئی دیندار خلافت کا والی ہو تو ان
کے دنیاداروں میں سے وہ شخص باقی ہے جو تمہاری ضرورتوں کو پوری
کرے گا اور تمہارے ساتھ وہ سلوک کرے گا جس کے تم مستحق ہو
اس طرح ہم نے ان کے دروازہ پر چار مہینہ تک قیام کیا ہم ان تک
پہونچ نہیں پاتے تھے۔ مسلمہ ہمارے لئے اجازت چاہنے لگا تو
اجازت نہیں ملی میں نے کہا کہ اگر جمعہ کے دن مسجد میں آتا تو میں عمر
بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے کلام سے کچھ یاد کرتا چنانچہ میں مسجد آیا
تو میں نے ہی سب سے پہلے ان کے کلام کو یاد کیا میں نے آپ کو
جمعہ کے خطبہ میں کہتے ہوئے سنا کہ ہر سفر کے لئے یقیناً زادراہ کی
ضرورت ہے تو تم آخرت کی طرف دنیا سے تقوی کا توشہ لے جاؤ اور
تم اس شخص کی طرح ہو جاؤ جس نے اللہ کے تیار کردہ ثواب وعذاب
کا معائنہ کیا ہو پھر اس نے طلب ثواب اور خوف عذاب کی وجہ سے
عمل کیا ہو اور مدت تم پر دراز نہ ہو کہ تمہارے دل سخت ہو جائیں اور تم
اپنے دشمنوں کے لئے جھک جاؤ تم جان لو کہ وہ شخص دنیا سے مطمئن
رہتا ہے جو آخرت میں عذاب الٰہی سے نجات پر اعتماد کرتا ہے مگر وہ
شخص جو ابھی ایک زخم کا علاج نہیں کرتا کہ دوسرا زخم لاحق ہو جاتا ہے
تو وہ دنیا سے کیسے مطمئن ہو سکتا ہے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے
کہ میں تمہیں ان چیزوں کا حکم دوں جس سے خود میں باز

فِي الْآخِرَةِ فَأَنَا مَنْ لَا يُدَاوِي جُرْحًا إِلَّا
أَصَابَهُ جُرْحٌ مِنْ نَاحِيَةٍ أُخْرَى فَكَيْفَ
يَطْمَئِنُّ بِالدُّنْيَا أَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ آمُرَكُمْ بِمَا
أَنْهَى نَفْسِي عَنْهُ فَتَخْسَرُ صَفْقَتِي وَتَبْلُو
عَيْلَتِي وَتَظْهَرُ مَسْكَنَتِي يَوْمَ لَا يَنْفَعُ فِيهِ إِلَّا
الْحَقُّ وَالصِّدْقُ فَارْتَجَّ الْمَسْجِدُ بِالْبُكَاءِ
وَبَكَى عُمَرُ حَتَّى بَلَّ ثَوْبَهُ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ
قَاضٍ نَحْبَهُ فَبَلَغْتُ إِلَى صَاحِبَيَّ فَقُلْتُ جَدِّدَا
لِعُمَرَ مِنَ الشِّعْرِ غَيْرَ مَا أَعْدَدْنَاهُ فَلَيْسَ
الرَّجُلُ بِدُنْيَوِيٍّ ثُمَّ إِنَّ مَسْلَمَةَ اسْتَأْذَنَ لَنَا يَوْمَ
جُمُعَةٍ بَعْدَ مَا أُذِنَ لِلْعَامَّةِ فَدَخَلْنَا فَسَلَّمْنَا
عَلَيْهِ بِالْخِلَافَةِ فَرَدَّ عَلَيْنَا فَقُلْتُ لَهُ يَا
أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ طَالَ الثَّوَاءُ وَقَلَّتِ الْفَائِدَةُ
وَتَحَدَّثَتْ بِجَفَائِكَ إِيَّانَا وُفُودُ الْعَرَبِ فَقَالَ
يَا كُثَيِّرُ أَمَا سَمِعْتَ إِلَى قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
فِي كِتَابِهِ "إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ
وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي
الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَابْنِ
السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ"
أَفَمِنْ هَؤُلَاءِ أَنْتَ فَقُلْتُ لَهُ وَأَنَا ضَاحِكٌ أَنَا
ابْنُ سَبِيلٍ وَمُنْقَطِعٌ بِهِ قَالَ أَوَلَسْتَ ضَيْفَ
أَبِي سَعِيدٍ قُلْتُ بَلَى قَالَ مَا أَحْسَبُ مَنْ كَانَ
ضَيْفَ أَبِي سَعِيدٍ ابْنَ سَبِيلٍ وَلَا مُنْقَطِعًا

رہتا ہوں تب تو میرا معاملہ گھاٹے میں رہ جائیگا اور میرا فقر ظاہر ہو
جائے گا، میری محتاجگی عیاں ہو جائے گی جس دن سوائے حق اور سچ
کے کچھ نفع نہیں دیگا (اتنا کہنا تھا) کہ رونے کی وجہ سے مسجد گونج اٹھی اور
عمر روئے یہاں تک کہ انھوں نے اپنا کپڑا تر کر لیا اور ہم نے گمان کیا
کہ کہیں انہیں موت تو نہیں آ گئی میں اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس
پہونچا اور کہا عمر کے لئے نئے اشعار موزوں کرو ان کے علاوہ جو ہم
نے تیار کر رکھا ہے اس لئے کہ وہ دنیادار آدمی نہیں ہیں پھر جمعہ کے دن
جب عام طور سے لوگوں کو (باریابی کی) اجازت دی گئی تو مسلمہ نے
ہمارے لئے بھی اجازت چاہی چنانچہ ہم لوگ ان کے پاس گئے اور
آداب خلافت کے ساتھ سلام عرض کیا آپ نے ہمارے سلام کا
جواب دیا تو میں نے ان سے کہا اے امیر المومنین (ہمارا) قیام طویل
ہو چکا مگر فائدہ کم ہوا اور عرب کے وفود نے ہم سے آپ کی بے اعتنائی
کا ذکر کیا تھا تو آپ نے فرمایا اے کثیر کیا تم نے قرآن مجید میں اللہ
تعالی کا یہ قول نہیں سنا "صدقات تو صرف فقیروں، مسکینوں کے لئے
اور ان کے لئے ہیں جو اس کام پر مقرر ہیں اور وہ جن کے دلوں کی
تالیف مقصود ہے اور گردن چھڑانے کے لئے اور قرضدار کے لئے اور
اللہ کی راہ میں اور مسافر کے لئے یہ اللہ کی طرف سے فرض ہے اور اللہ
جاننے والا حکمت والا ہے" تو کیا تم ان لوگوں میں سے ہو تو میں نے ان
سے ہنستے ہوئے کہا میں مسافر ہوں میرا توشہ ختم اور سواری ہلاک ہو گئی
ہے آپ نے فرمایا کیا تم ابوسعید کے مہمان نہیں ہو؟ میں نے عرض کی
کیوں نہیں آپ نے فرمایا جو ابوسعید کا مہمان ہو میں اسے مسافر اور
سفر سے مجبور (ایسا شخص راستہ ہی میں جس کا توشہ ختم اور سواری کا
جانور ہلاک ہو جائے) نہیں سمجھتا پھر میں نے اشعار گنگنانے کے لئے

بہ ثُمَّ اسْتَاذَنْتُهُ فِي الْإِنْشَادِ فَقَالَ قُلْ وَلَا تَقُلْ اِلَّا حَقًّا فَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُكَ فَقُلْتُ:

اجازت چاہی فرمایا کہو ہاں حق کے سوا کچھ مت کہنا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تم سے پوچھے گا چنانچہ میں نے (یہ اشعار) کہے۔

۱ وَلِيْتَ وَلَمْ تَشْتُمْ عَلِيًّا وَلَمْ تُخِفْ
بَذِيًّا وَلَمْ تَتْبَعْ مَقَالَةَ مُجْرِمِ

آپ حاکم ہوئے اور آپ نے کسی عالی قدر پر سب وشتم نہیں کیا اور نہ کسی کمینہ کا آپ کو خوف ہوا اور نہ ہی مجرم کے قول کی اتباع کی۔

۲ وَقُلْتَ فَصَدَّقْتَ الَّذِي قُلْتَ بِالَّذِي
فَعَلْتَ فَاَضْحٰى رَاضِيًا كُلُّ مُسْلِمِ

آپ نے جو کچھ کہا سچ کہا اور ایسے کام کئے جس سے سارے مسلمان راضی ہوگئے۔

۳ وَتُومِضُ اَحْيَانًا بِعَيْنٍ مَرِيضَةٍ
وَتَبْسِمُ عَنْ مِثْلِ الْجُمَانِ الْمُنَظَّمِ

آپ کبھی بیمار آنکھ سے اشارہ کرتے ہیں اور پروئے ہوئے موتی کی طرح مسکراتے ہیں۔

٤ وَمَازِلْتَ سَبَّاقًا اِلٰى كُلِّ غَايَةٍ
صَعِدْتَ بِهَا اَعْلَى الْبِنَاءِ الْمُقَدَّمِ

آپ نے ہر مقصد کی طرف سبقت کی جس کی وجہ سے آپ بلند و بالا مقام پر پہونچ گئے۔

۵ فَلَمَّا اَتَاكَ الْمُلْكُ عَفْوًا وَلَمْ يَكُنْ
لِطَالِبِ دُنْيَا بَعْدَهُ مَنْ تَكَلَّمِ

تو جب ملک آپ کے پاس بغیر طلب وسوال کے آیا حالانکہ طالب دنیا کے لئے اس کے بعد کوئی شخص ایسا نہیں آیا جس سے وہ بات کرے۔

٦ تَرَكْتَ الَّذِي يَفْنٰى وَاِنْ كَانَ مُونِقًا
وَآثَرْتَ مَا يَبْقٰى بِرَايٍ مُصَمَّمِ

آپ نے فانی چیز کو چھوڑ دیا اگر چہ وہ بہت عمدہ تھی اور عزم مصمم کے ساتھ باقی رہنے والی چیز کو ترجیح دی۔

۷ فَاَضْرَرْتَ بِالْفَانِي وَشَمَّرْتَ لِلَّذِي
اَمَامَكَ فِي يَوْمٍ مِنَ الْهَوْلِ مُظْلِمِ

تو آپ فانی چیز سے قریب ہوئے اور اس کے لئے تیار ہوگئے جو خوفناک تاریک دن میں آپ کے سامنے ہوگا۔

۸ فَلَوْ يَسْتَطِيعُ الْمُسْلِمُونَ تَقَسَّمُوا
لَكَ الشَّطْرَ مِنْ اَعْمَارِهِمْ غَيْرَ نُدَّمِ

تو اگر مسلمان بغیر ندامت کے اپنی عمر کا ایک حصہ آپ کو دے سکتے۔

۹ فَاَرْبِحْ بِهَا مِنْ صَفْقَةٍ لِمُبَايِعٍ
وَاَعْظِمْ بِهَا اَعْظِمْ بِهَا ثُمَّ اَعْظِمِ

تو یہ سودا معاملہ بیع کرنے والے کے لیے کتنا فائدہ مند ہوتا اور کیا ہی عظمت والا ہوتا۔

فَقَالَ لِي يَا كُثَيِّرُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَائِلُكَ عَنْ كُلِّ مَا قُلْتَ ثُمَّ تَقَدَّمَ اِلَيْهِ الْاَحْوَصُ فَاسْتَاذَنَهُ فَقَالَ قُلْ وَلَا تَقُلْ اِلَّا حَقًّا فَاِنَّ

تو آپ نے مجھ سے فرمایا اے کثیر اللہ تعالیٰ تم سے ان باتوں کے بارے میں پوچھے گا جو تو نے میرے متعلق کہی ہیں پھر احوص آگے بڑھا اور اس نے اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا کہو مگر حق کے سوا کچھ مت کہنا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تم سے

اللّٰہ سَائِلُكَ فَأَنْشَدَهُ۔ (ان باتوں کے بارے میں) سوال کرے گا چنانچہ اس نے یہ اشعار کہے

١ وَمَا الشِّعْرُ اِلَّا خُطْبَةٌ مِنْ مُؤَلِّفٍ
بِمَنْطِقِ حَقٍّ اَوْ بِمَنْطِقِ بَاطِلٍ

شعر تو صرف ایک ایسا خطبہ ہے جو کبھی حق بات پر مشتمل ہوتا ہے اور کبھی جھوٹی بات پر (جس میں سچی اور جھوٹی دونوں باتیں ہوتی ہیں)۔

٢ فَلَا تَقْبَلَنَّ اِلَّا الَّذِي وَافَقَ الرِّضَا
وَلَا تَرْجِعَنَّا كَالنِّسَاءِ الْاَرَامِلِ

تو آپ اس کو قبول کر لیجیے جو آپ کے مرضی کے موافق ہو اور ہمیں بیوہ عورتوں کی طرح واپس مت کیجیے۔

٣ رَأَيْنَاكَ لَمْ تَعْدِلْ عَنِ الْحَقِّ يُمْنَةً
وَلَا يُسْرَةً فِعْلَ الظَّلُومِ الْمُجَادِلِ

ہم نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ نے جھگڑالو ظالم کے فیصلے میں ذرا بھی ادھر ادھر حق سے انحراف نہیں کیا۔

٤ وَلٰكِنْ اَخَذْتَ الْقَصْدَ جُهْدَكَ كُلَّهُ
وَتَقْفُوا مِثَالَ الصَّالِحِيْنَ الْاَوَائِلِ

آپ نے پوری کوشش سے میانہ روی اختیار کی اور صالحین اولین کے نمونہ پر چلتے رہے۔

٥ وَلَوْلَا الَّذِي قَدْ عَوَّدَتْنَا الْخَلَائِفُ
غَطَارِيْفُ كَانَتْ كَاللُّيُوْثِ الْبَوَاسِلِ

اگر بہادر شیروں کی طرح سخی خلیفوں نے ہمیں عادی نہ بنایا ہوتا۔

٦ لَمَا وَخَدَتْ شَهْرًا بِرَحْلِي جَسْرَةٌ
تَقُلُّ مُتُوْنَ الْبِيْدِ بَيْنَ الرَّوَاحِلِ

تو بڑا اونٹ میرے سامان سفر کو لے کر سواریوں کے درمیان صحراؤں کی پشتوں کو کم سمجھتے ہوئے ایک مہینہ کی مسافت کے لیے نہیں دوڑتا۔

٧ وَلٰكِنْ رَجَوْنَا مِنْكَ مِثْلَ الَّذِي بِهِ
صُرِفْنَا قَدِيْمًا مِنْ ذَوِيْكَ الْاَفَاضِلِ

لیکن ہم نے آپ سے اسی کے مثل امید کی ہے جو پہلے ہم آپ کے افاضل سے لے کر لوٹتے تھے۔

فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا اَحْوَصُ اِنَّ اللّٰهَ سَائِلُكَ عَنْ كُلِّ مَا قُلْتَ ثُمَّ تَقَدَّمَ اِلَيْهِ نُصَيْبٌ فَاسْتَاذَنَ فِي الْاِنْشَادِ فَاَبٰى اَنْ يَاذَنَ وَغَضِبَ غَضَبًا شَدِيْدًا وَاَمَرَ بِاللِّحَاقِ بِدَابِقٍ وَاَمَرَ لِي وَلِلْاَحْوَصِ لِكُلِّ وَاحِدٍ بِمِائَةٍ وَّ خَمْسِيْنَ دِرْهَمًا۔

عمر بن عبد العزیز نے اس سے کہا اے احوص اللہ تعالیٰ تم سے تمہاری کہی ہوئی باتوں کے متعلق سوال کرے گا پھر نصیب آگے بڑھا اور اشعار کہنے کی اجازت چاہی تو آپ نے اجازت دینے سے انکار کر دیا اور بہت غضبناک ہوئے اور حکم دیا کہ دابق چلے جاؤ اور مجھے اور احوص کو ایک سو پچاس درہم دینے کا حکم دیا۔

قَضَاءُ اللّٰهِ

١ مِنْ اَيِّ الثَّنَايَا طَالَعَتْنَا النَّوَائِبُ

کس گھاٹی سے ہم پر مصیبتیں اتریں اور

وَأيُّ حِمىً مِنَّا رَعَتْهُ الْمَصَائِبُ	ہماری کس چراگاہ کو مصیبتوں نے چرلیا۔
۲ خَطَوْنَ إلَيْنَا الْخَيْلَ وَالْبِيضَ وَالْقَنَا	جو ہمارے گھوڑوں، چمکتی تلواروں اور نیزوں کو پار کر گئیں
فَمَا مَنَعَتْ عَنَّا الْقَنَا وَالْقَوَاضِبُ	اور ہمارے نیزے، کاٹنے والی تلواریں ہم کو بچا نہ سکیں۔
۳ طِوَالُ رِمَاحٍ لَا تَقِي وَعَقَائِلُ	لمبے نیزے اور تیز دوڑنے والے عمدہ گھوڑے نہیں بچا سکے
مِنَ الْجُرْدِ لَا يَنْجُو عَلَيْهِنَّ هَارِبُ	کوئی بھاگنے والا ان کی وجہ سے بچ نہیں سکتا۔
٤ إذَا لَمْ يُعِنْكَ اللّٰهُ يَوْماً بِنُصْرَةٍ	جب کسی دن اللہ تعالی تمہاری مدد نہ فرمائے تو بڑے بڑے
فَأكْبَرُ أعْوَانٍ عَلَيْكَ الْأقَارِبُ	قریبی مددگار تمہاری مدد نہیں کر سکتے۔
٥ وَإنْ هُوَ لَمْ يَعْصِمْكَ مِنْهُ بِجُنَّةٍ	اگر اللہ تبارک وتعالی خود تمہیں اپنی پناہ میں لے کر نہ بچائے تو
فَقَدْ أكْثَبَتْ لِلضَّارِبِينَ الْمَضَارِبُ	تلوار کی دھاریں، مارنے والوں کے لئے قریب ہو جائیں گی۔
٦ أفِي كُلِّ يَوْمٍ لِي صَدِيقٌ مُصَادِقٌ	کیا ہر روز میرے ساتھ رہنے والا کوئی ساتھی اور قریبی
يُجِيبُ الْمَنَايَا أوْقَرِيبٌ مُقَارِبُ	دوست ہے جو موت کا جواب دے۔
۷ رَمَاهُ الرَّدَىٰ عَنْ قَوْسِهِ فَأصَابَهُ	ہلاکت نے اسے اپنی کمان سے پھینک دیا تو اسے مصیبت پہنچی اور ہماری آزمودہ
وَلَمْ يُغْنِنَا أنْ دَرَّعَتْنَا التَّجَارِبُ	زرہوں نے ہمیں بے نیاز نہیں کیا (تجربوں کی زرہ پہننا ہمیں بچا نہیں سکا)
۸ وَلَا نَاصِرَ سِيَّانِ مَنْ هُوَ حَاضِرٌ	جب وہ ہمیں پکارے تو کوئی حاضر و
إذَا مَا دَعَامِنَّا وَمَنْ هُوَ غَائِبُ	غائب ہماری مدد نہیں کرے گا۔
۹ نَسِيرُ وَلِلْآجَالِ فَوْقَ رُؤُوسِنَا	ہم چلتے ہیں اس حال میں کہ موتیں ہمارے سروں پر منڈلا رہی
تَهَزُّمُ نَوْءٍ بِالْمَقَادِيرِ صَائِبُ	ہوتی ہیں تقدیر کے مطابق درست پختہ ہم پر بارش کرتا ہی ہے۔
۱۰ وَمَا يَعْلَمُ الْإنْسَانُ فِي أيِّ جَانِبٍ	انسان کو معلوم نہیں کہ اس کا جسم
مِنَ الْأرْضِ يَلْوِي مِنْهُ فِي التُّرْبِ جَانِبُ	زمین کے کس حصہ میں چھپایا جائیگا۔
۱۱ وَلَيْسَ لِمَنْ لَمْ يَمْنَعِ اللّٰهُ مَانِعٌ	جسے اللہ نہ بچائے اسے کوئی بچانے والا نہیں اور روئے
وَلَا لِقَضَاءِ اللّٰهِ فِي الْأرْضِ غَالِبُ	زمین پر کوئی نہیں ہے جو قضائے الٰہی پر غالب ہو جائے۔

حل لغات

سیدنا زکریا و سیدتنا مریم و سیدنا عیسیٰ علیہم السلام

کٓھٰیٰعٓصٓ۔ اللہ کا اسم اعظم ہے کچھ لوگوں نے کہا کہ سورت کا نام ہے لیکن قول اسلم یہ ہے کہ اس کے معنی اللہ اور اس کے رسول ہی جانتے ہیں گویا یہ متشابہات سے ہے۔ ذِکْرُ الخ مبتدا محذوف کی خبر ہے اصل عبات یہ ہے ھٰذَا ذِکْرُ رَحْمَۃِ الخ یا مبتدا ہے جس کی خبر فِیْمَا یُتْلٰی عَلَیْکَ محذوف ہے۔ زَکَرِیَّا قصر اور مد دونوں کے ساتھ ہے ترکیب میں عَبْد سے بدل واقع ہے۔ اَلْعَظْمُ ہڈی جمع عِظَام، اَعْظُمْ، عِظَامَۃ۔ اِشْتِعَال بھڑک اٹھنا افتعال کا مصدر ہے۔ شَیْبًا سفیدی ترکیب میں تمیز واقع ہے۔ شَقِیًّا، اَکُنْ کی خبر ہے بمعنی محروم۔ مَوَالِیَ مَوْلٰی کی جمع ہے مراد عصبہ ہیں یعنی بھائی اور چچا کے بیٹے وغیرہ۔ مِنْ وَّرَائِیْ اس کا تعلق خِفْتُ سے نہیں ہے کیونکہ موت کے بعد خوف کا تصور نہیں ہو سکتا بلکہ محذوف سے متعلق ہے یعنی لفظ فعل سے جو خِفْتُ فِعْلَ الْمَوَالِیْ میں ہے یا مَوَالِیْ کے اندر جو ولایت کا معنی ہے اس سے متعلق ہے یعنی خِفْتُ اَلَّذِیْنَ یَلُوْنَ الْاَمْرَ مِنْ وَّرَائِیْ میں یَلُوْنَ سے متعلق ہے۔ وَلِیّ اس کے متعدد معانی ہیں یہاں مراد بیٹا ہے جمع اَوْلِیَاء۔ وَرِثَ یَرِثُ وِرْثًا (ح) وارث ہونا۔ عَاقِر بمعنی بانجھ جمع عُقَّر و عَوَاقِر۔ عِتِیًّا ایسا بڑھاپا جس میں ہڈیاں خشک ہو گئی ہوں۔ لَمْ تَکُ اصل میں لَمْ تَکُنْ تھا نون جزم کی وجہ سے گر گیا کیونکہ نون امتداد صوت میں حرف علت کے مشابہ ہے۔ سَوِیًّا حال ہے ذوالحال تُکَلِّم کا فاعل ہے چنانچہ علامہ آلوسی لکھتے ہیں

"حال من فاعل تکلم مفید لکون انقطاع التکلم بطریق الاعجاز و خرق العادۃ لا لا عتقال اللسان بمرض و ھذا ما ھو علیہ الجمھور" (روح المعانی) جبکہ ابن عباس کے نزدیک سَوِیًّا کا تعلق

ثلث لِيَالٍ سے ہے۔ مِحْرَاب امام کے کھڑے ہونے کی جگہ، نماز پڑھنے کی جگہ۔ اَوْحیٰ (افعال) اشارہ کیا۔ اِنْتَبَذَتْ افتعال سے ماضی کا صیغہ ہے بمعنی علاحدگی اختیار کی۔ حَنَانًا شفقت و محبت کے مجموعہ کا نام ہے۔ بَغِيٌّ بمعنی زانیہ، فاجرہ، اصل میں بَغُوْيٌ تھا واو کو یا سے بدل کر یا میں ادغام کردیا اور عین کو اتباعاً کسرہ دے دیا گیا۔ رُوْح سے مراد جبرئیل علیہ السلام ہیں اور اضافت یہاں شرافت کے لئے ہے۔ تَمَثَّلَ (تفعل) متصور ہونا یعنی ظاہر ہونا۔ زَكِيًّا جو گناہوں سے پاک ہو۔ لِنَجْعَلَهٗ اس میں غیبت سے تکلم کی طرف التفات ہے۔ قَصِيًّا دور۔ جِذْعٌ کھجور کی جڑ۔ اَجَاءَ (افعال) لے آیا۔ سَرِيًّا چھوٹی نہر، یہ جمہور کے نزدیک ہے۔ قرطبی کے نزدیک وہ مرد عظیم ہے جو عمدہ خصلتوں سے متصف ہو جمع اَسْرِيَة و سُرْيَان ہے۔ جَنِيًّا پکا ہوا پھل جو توڑنے کے قابل ہو چکا ہو۔ فَرِيًّا بمعنی عجیب۔

☆☆☆☆☆☆☆
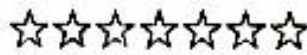
اول خطبہ ﷺ

خُطْبَةٌ خا کے ضمہ کے ساتھ بمعنی تقریر، خطبہ، ایڈریس جمع خُطَب۔ بَلَغَ يَبْلُغُ، بُلُوْغًا (ن) پہونچنا۔ تَعَلَّمُنَّ فعل امر صیغہ جمع مذکر حاضر (تفعل) تم جان لو لَيُصْعَقَنَّ لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل مجہول (س) غشی طاری ہونا۔ لَيَدَعَنَّ (ف) لام تاکید بانون ثقیلہ در فعل مستقبل معروف اصل میں لَيَوْدَعَنَّ تھا واو علامت مضارع مفتوحہ اور فتحہ کے درمیان واقع ہوا ساتھ ہی لام کلمہ کی جگہ حرف حلقی بھی ہے اس لئے وہ واو گر گیا اس کا ماضی استعمال نہیں ہوتا اور مصدر بھی بہت کم استعمال ہوتا ہے۔ غَنَم بمعنی بکریاں اس کا واحد اس لفظ سے نہیں آتا بلکہ واحد کے لئے شاۃ کا استعمال ہوتا ہے جمع اَغْنَام، غُنُوْم، اَغَانِم آتی ہے۔ حَجَبَ، يَحْجُبُ، حِجَابًا (ن) روکنا۔ اَفْضَلْتُ عَلَيْكَ میں نے تم پر احسان کیا۔ وَقَى يَقِيْ وِقَايَةً (ض) بچانا۔ جَزَى، يَجْزِي، جَزَاءً (ض) بدلہ دینا۔

☆☆☆☆☆☆☆
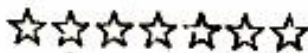
خطبتہ الثانیہ ﷺ

زَیَّنَ ،یُزَیِّنُ ،تَزْیِیْنًا ، (تفعیل) مزین کرنا، آراستہ کرنا، سنوارنا۔ لَا تَمَلُّوْ فعل نہی صیغہ جمع مذکر حاضر نہ اکتاؤ(ن،س) لَا تَقْسُ فعل نہی صیغہ واحد مؤنث غائب (ن) سخت ہونا اصل میں لَا تَقْسُوْ تھا واؤ لائے نہی کی وجہ سے گر گیا ہے۔ خِیَرَتَہٗ مِنَ الْاَعْمَالِ بہترین عمل۔ ما اُوْتِیَ النَّاسُ الْحَلَالُ الخ ما موصولہ اپنے ما بعد سے مل کر خبر مقدم ہے اور الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ مبتدا مؤخر ہے۔ تَحَابُّوْا فعل امر صیغہ جمع مذکر حاضر (تفاعل) آپس میں دوست و مددگار ہو جاؤ۔ روح راکے ضمہ کے ساتھ حکم کے معنی میں آتا ہے اور را کے فتحہ کے ساتھ فضل و احسان کے معنی میں آتا ہے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے اِنَّہٗ لَا یَایْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ۔ نَکَثَ ، یَنْکُثُ ، نَکْثًا(ن،ض) وعدہ توڑنا۔

☆☆☆☆☆☆☆

سیف بن ذی یزن و بشارتہ بالنبی ﷺ

ظَهَرَ ،یَظْهَرُ ،ظُهُوْرًا علیٰ (ف) غالب ہونا۔ بَلَاءٌ شجاعت اور دلیری۔ وُجُوْہٌ وَجْہٌ کی جمع سردار۔ وُفُوْدٌ وَفْدٌ کی جمع ہے وہ لوگ جو کسی مشترکہ غرض کیلئے کسی بادشاہ یا حاکم کے پاس جائیں۔ صَنْعَاءُ یمن کی راجدھانی ہے۔ رَأْسٌ بالائی حصہ، چھت۔ غُمْدَانُ صنعا میں ایک محل تھا جس میں سیف بن ذی یزن اقامت پذیر تھا۔ هَنِیْئًا خوش گوار ترکیب میں شَرَابًا محذوف کی صفت ہے یعنی اِشْرَبْ شَرَابًا هَنِیْئًا۔ مُرْتَفِعًا بلند۔ مِحْلَالٌ عمدہ ،نرم سبز و شاداب، پسندیدہ۔ آذِنٌ حاجب، دربان، اَحَلَّ یُحِلُّ ، اِحْلَالًا اتارنا۔ مَنِیْعٌ بلند و مضبوط۔ بَاذِخًا عظیم الشان۔ مَنْبَتٌ اگنے کی جگہ مراد نسل ہے۔ اَرُوْمَۃٌ کسی چیز کی اصل اور جڑ کو کہتے ہیں یہاں مراد حسب ہے۔ عَذُبَ، عُذُوْبَۃً (ك) خوشگوار ہونا، میٹھا ہونا۔ جُرْثُوْمَۃٌ اصل جمع جَرَاثِیْم۔ بَسَقَ بُسُوْقًا(ن) بلند ہونا۔ مَعْدِنٌ اسم ظرف مخزن، اصل، مرکز مراد امین ہے جمع مَعَادِنُ۔ اَبَیْتَ اللَّعْنَ بادشاہوں کی تعظیم کے لئے استعمال ہوتا ہے یعنی تم ایسے امور سے دور رہو جن سے تم لعنت کے مستحق ٹھہرو۔ خَصِبَ خِصْبًا (ض،س) شاداب ہونا۔ الْاِنْقِیَادُ مطیع و فرماں بردار ہونا۔ مَعْقِلٌ اسم ظرف پناہ گاہ جمع مَعَاقِلُ۔ خَمِدَ خَمْدًا و

خُمُوْدًا (س) ہلاک ہونا۔ سَدَنَۃ سادن کی جمع ہے حاجب و خادم۔ اَلشَّخص اَلشَّخاصًا (افعال) لے جانا
اَبْہَجَ خوش کیا۔ کَشْفُ الکُرَبِ مصیبت دور کرنا مصدر کی اضافت مفعول کی طرف ہے اور فاعل ضمیر مخاطب ہے
چنانچہ دلائل النبوۃ میں بِکَشْفِکَ الکُرَبَ ہے فَدَحَ فَدْحًا (ف) بوجھل کرنا۔ مُرْزِءَۃ غم کے تعجب کے ساتھ بڑی
مصیبت۔ اَدْنَا (افعال) قریب کیا۔ مَنْشَنًا خالو تمہی کے بیٹھنے کی جگہ۔ رِحْلَۃ عظیم الشان۔ جِبِلَّۃ خلیہ۔ ظَعَنَ
ظُعُوْنًا (ف) کوچ کرنا۔ دَارُ الکَرَامَۃِ والوفود دار الضیافت کو کہتے ہیں جسے انگریزی میں گیسٹ ہاؤس کہتے
ہیں مہمان خانہ۔ اِنْتِبَاہ سمجھنا محسوس کرنا۔ اَخْلٰی اِخْلَاءً خلوت میں بیٹھانا۔ مُفْضٍ اسم فاعل (افعال) اصل
میں مُفْضِیٌ تھا یا پر ضمہ کسرہ کے بعد دشوار ہو کر یا کو ساکن کر دیا اجتماع ساکنین ہوا یا اور تنوین کے درمیان یا گر گئی۔
بَاحَ بَوْحًا (ن) ظاہر ہونا۔ مَطْوِیٌّ لپٹا ہوا (ض) اسم مفعول یہاں مراد چھپانا ہے۔ اَلْکِتَابُ الْمَکْنُوْنُ ایکی
کتاب جو لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہو۔ اِجْتَبٰی (افتعال) چننا۔ خَطَرٌ جَسِیْمٌ شان عظیم۔ مُنْتَرِشٌ تیکی کرکے
خوش ہونے والا۔ اَفْلُ الْوَبَرِ بادیہ نشیں۔ زُمَر زُمْرَۃ کی جمع ہے جماعت۔ تِہَامَۃ علم اور تانیث کی وجہ سے غیر
منصرف ہے مراد مکہ ہے اس کو تہامہ اس لئے کہتے ہیں کہ وہاں دھوپ شدت سے پڑتی ہے اور وہاں کی زمین
پست ہے یہ نجد کی ضد ہے۔ شَامَۃ تل کو کہتے ہیں جمع شَامَات۔ اُشُ (ن) صیغہ واحد متکلم میں لوٹنا
اَزْدَادُ (افتعال) فعل مضارع صیغہ واحد متکلم زیادہ ہونا۔ وَلَدْنَاہُ (ض) ہم نے اسے پیدا کیا۔ مِرَارًا چند مرتبہ
سیف بن ذی یزن کے اس قول کی توجیہ یہ ہے کہ اس کے نسب میں ہمارے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی
جدات تھیں گویا اس قول کا مطلب یہ ہوا کہ ہماری جدات نے کئی بار اسے جنا ہے اسی معنی میں حسان بن ثابت کا
یہ شعر بھی ہے ولقد ولدناہ وفینا قبرہ، وفضول نعمتہ بنا لم تجحد اور بعض لوگوں نے ولدناہ کو تشدید لام
کے ساتھ پڑھا ہے اس صورت میں وجدناہ کے معنی میں ہوگا اور ترجمہ یہ ہوگا کہ ہم نے کئی بار آسمانی کتابوں میں
اس کا ذکر پایا ہے۔ عِرْض عزت۔ اَلْاِنْتِبَاخَۃ تیچ و میو کرنا۔ کَرِیْمٌ شریف۔ طَاقَ قوت۔ دَحَرَ دُحُوْرًا (ف)
دھکارنا، دور کرنا۔ عَزَّ جَدُّکَ تمہاری کوشش مشکور ہو۔ عَلَا کَعْبُکَ تمہاری شان بلند ہو۔ نِجَار حسب
نسب۔ مَنَار بِاِفْصَاح تفصیل سے بیان کرنے والا۔ خُنُب حنجاب کی جمع ہے پردہ۔ اَلنَّقْب پہاڑی
راستہ۔ ثَلَجَ ثَلُجَانًا (ن) ٹھنڈا ہونا، خوش ہونا۔ اِطْوِ فعل امر (ض) چھپانا۔ رَھْط قوم جمع اَرْھُط و اَرَاھِط آتی ہے۔

سے دس تک کی جماعت کو رھط کہتے ہیں جس میں کوئی عورت شامل نہ ہو اس لفظ سے اس کا واحد نہیں آتا۔ آمَنُ صیغہ واحد متکلم (س) مطمئن ہوں۔ النَفَاسَۃ حسد اور کینہ۔ غَوَائِل غَائِلَۃٌ کی جمع ہے مصیبت۔ حَبَائِل حِبَالَۃٌ کی جمع ہے پھندا۔ الاِجْتِیَاح ہلاک کرنا۔ خَیل گھوڑوں کا گروہ مجازاً اس کا اطلاق سواروں پر بھی ہوتا ہے۔ رَجل رَاجِل کی جمع ہے پاپیادہ لوگ۔ الحَذَر (س) ڈرنا۔ عَاھَۃ، مصیبت جمع عَاھَات۔ وَطِیَ وَطْئًا (س) روندنا۔ اَسْنَان پہاڑی راستے واحد سن آتا ہے۔ صَارِفُ الیٰ سپرد کرنے والا۔ تَقْصِیْر کوتاہی کرنا۔ عَشَرَۃُ اِمَاءٍ دس باندیاں یہ جملہ درست نہیں صحیح عَشْرُ اِمَاءٍ ہے۔ بُرُوْد بُرْدٌ کی جمع ہے چادر۔ النَفَاد ختم ہونا، ہلاک ہونا۔ العَقب جمع اَعْقَاب مراد بیٹا، پوتا وغیرہا ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

قصة بحيرىٰ

رَحِیل روانگی۔ اَجْمَعَ المَسِیْر سفر کا عزم مصمم کیا۔ صَبَّ صَبَابَۃً اِلَیْہِ (س) عاشق ہونا۔ رَقَّ رِقَّۃً (ض) رحم کرنا۔ المُفَارَقَۃُ (مفاعلت) جدا ہونا۔ رَکْب قافلہ یہ جمع ہے یا اسم جمع۔ قَطُّ ظرف زمان ہے جو استغراق ماضی کے لئے آتا ہے اور نفی کے ساتھ خاص ہے۔ کَابِرًا عَنْ کَابِرٍ نسلا بعد نسل۔ عَرَضَ یَعْرِضُ عَرَضًا لَہٗ (ض) لاحق ہونا مراد ملتا ہے۔ غَمَامَۃٌ بادل کا ٹکڑا جمع غَمَائِم۔ تَھَصَّرَ (تفعل) جھک گیا۔ اِسْتَظَلَّ (استفعال) سایہ حاصل کیا۔ ضَیف مہمان جمع ضُیُوْف وَ اَضْیَاف واحد اور جمع دونوں کے لئے اس کا استعمال ہوتا ہے۔ رِحَال رَحْل کی جمع قیام گاہ، مسکن۔ اِحْتَضَنَ (افتعال) گود میں اٹھالیا۔ لَحَظَ لَحْظًا (ف) ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا۔ حَذِرَ حَذَرًا (س) چوکنا رہنا۔ لَیَبْغُنَّہٗ لام تاکید با نون ثقیلہ صیغہ جمع مذکر غائب ضرور وہ اس کے لیے چاہیں گے۔ الاِسْرَاع باصلہ کے ساتھ جلد لے جانا۔

☆☆☆☆☆☆☆
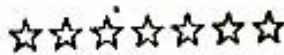
صفات للنبی ﷺ

قَائِم اسم فاعل (ن) والی، منتظم۔ فَتْرَۃ دو نبیوں کے درمیان جو وقفہ ہوتا ہے اسے فترت سے تعبیر

کرتے ہیں۔ یَقِین موت، قیامت کیونکہ ان کا آنا یقینی ہے۔ المَقَامُ المَحْمُود یہ وہ مقام ہے جہاں اگلے پچھلے سب سرکار کی تعریف کریں گے اور جمہور کے نزدیک اس سے مراد مقام شفاعت ہے کما حررہ النسفی تحت قولہ تعالی عسی ان یبعثك ربك مقاما محمودا۔ لِوَاء جھنڈا جمع الوِیَۃ الوِیَات۔ دَنَاآت، دَنَاءَة کی جمع ہے رذیل اور گھٹیا چیز۔ مِهْنَة خدمت جمع مِهَن و مُهَن۔ فَلّیٰ یُفَلِّي تَفْلِيَةً (تفعیل) جوئیں نکالنا۔ رَقَعَ یَرْقَعُ رَقْعًا (ف) پیوند لگانا۔ خَصَفَ خَصْفًا (ض) سینا۔ عَلَفَ عَلْفًا (ض) چارہ دینا۔ نَاضِح اس اونٹ کو کہتے ہیں جس پر سیرابی کے لئے پانی لایا جاتا ہے۔ قَمَّ، یَقُمُّ قَمًّا (ن) جھاڑو دینا۔ عَقَلَ عَقْلًا (ن ض) باندھنا۔ عَجَنَ عَجْنًا (ن، ض) آٹا گوندھنا۔ بِضَاعة اس مال کو کہتے ہیں جو تجارت کے لئے تیار کیا جائے جمع بِضَائع۔ رَأسُ المَال سرمایہ اور پونجی کو کہتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

نبی یریٰ ما لا یری الناس

خَابَ خَيْبَةً (ض) خائب وخاسر ہونا۔ قُدِّسَ فعل ماضی مجہول (تفعیل) پاک کرنا۔ یَغْتَدِي صبح میں آتا ہے مراد ٹھہرتا ہے۔ سَرىٰ يَسْرِيْ سُرىً (ض) رات میں چلنا۔ تَرَحَّلَ کوچ کیا۔ ضَلَّ ضَلَالًا (ض) گمراہ ہونا۔ هَدىٰ يَهْدِيْ هِدَايَةً راستہ دکھانا۔ الإِرْشَاد راہ دکھانا۔ رَشَدَ رُشْدًا (ن) ہدایت پانا۔ حَلَّ يَحُلُّ حُلُوْلًا (ن، ض) اترنا۔ ضُلَّال ضَالٌّ کی جمع گمراہ۔ تَسَكَّعَ حیران ہونا۔ هُدَاة هَادِيْ کی جمع ہے راستہ دکھانے والا۔ رِكَاب سواری کے اونٹ کو کہتے ہیں اسکا واحد رَاحِلَة آتا ہے۔ السَعْد برکت جمع اَسْعُد۔ الضُّحیٰ چاشت۔ لِيَهْنِ امر غائب (ض) مبارک ہو۔ الإسْعَاد نیک بخت بنانا۔ سَعِدَ سَعَادَةً (س) نیک بخت ہونا۔

☆☆☆☆☆☆☆

کیف کان الصحابة یعظمون النبی ﷺ

طَلِيْعَة مقدمۃ الجیش واحد اور جمع دونوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے جمع طَلَائِع۔ فَخُذُوْا فعل امر جمع مذکر حاضر کا صیغہ ہے اَخَذَ يَاْخُذُ اَخْذًا (ن) سے بمعنی لینا، پکڑنا، اختیار کرنا۔ قَتَرَة گرد وغبار۔ رَكَضَ

اَحَدَّ اِحْدَادًا (افعال) گھورنا، تیز نظر کرنا یہاں یہی معنی مراد ہے۔ وَفَدَ یَفِدُ وَفْدًا (ض) قاصد بن کر آنا۔ خَفَضَ خَفْضًا (ض) پست کرنا۔ اَشْرَفَ (افعال) قریب ہوا۔ بَدَنَۃ وہ گائے یا اونٹ جس کی قربانی مکہ میں حج کے موقع پر کی جائے جمع بُدْن و بُدُن۔ لَبّٰی یُلَبِّی تَلْبِیَۃ (تفعیل) تلبیہ کہنا۔ القلادۃ ہار جمع قلائد۔ اِشعار کوہان میں نیزہ مارنا تاکہ خون اس سے بہے یہ قربانی کا جانور ہونے کی علامت ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆

رؤیا للنبی ﷺ

رُؤیا خواب۔ الارض المقدسۃ بیت المقدس۔ کَلُّوب لوہا جمع کَلَالِیب۔ شِدْق جبڑا جمع اَشْدَاق و شُدُوق۔ قَفَا گدی جمع اَقْفِیَۃ۔ اِلْتَأَمَ اِلْتِئَامًا (افتعال) جڑنا، صحیح ہونا۔ فِهْر پتھر جمع اَفْهَار و فُهُور۔ صَخْرَۃ چٹان جمع صُخُور و صَخَرَات۔ شَدَخَ شَدْخًا (ف) سر کچلنا۔ تَدَهْدَہ لڑھکنا۔ نَقْب سوراخ۔ تَنُّور جس میں روٹی پکائی جائے جمع تَنَانِیر۔ الارتفاع بلند ہونا۔ خَمَدَ خَمْدًا و خُمُودًا (ن،س) بجھنا، سرد ہونا۔ عُراۃ عاری کی جمع ننگے۔ شَط ساحل نہر جمع شُطُوط۔ طَوَّفَ تَطْوِیفًا (تفعیل) گھمانا۔ زُنَاۃ زانی کی جمع ہے۔ دَعَانِی فعل امر صیغہ تثنیہ مذکر حاضر (ف) تم دونوں مجھے چھوڑ دو۔

☆☆☆☆☆☆☆

آداب النبی ﷺ لامتہ

ذات البین اس سے مراد وہ خصلت ہے جو لوگوں کے درمیان صلہ رحمی کا سبب بنے یعنی قرابت و مودت۔ الایصاء حکم دینا۔ القصد (ض) میانہ روی اختیار کرنا۔ وَصَلَ یَصِلُ وَصْلًا وَصِلَۃً (ض) ملانا۔ الاکفاء الٹنا۔ رِفْد عطیہ جمع اَرْفَاد و رُفُود۔ جَلَدَ جَلْدًا (ض) کوڑا مارنا۔ حَصَّنَ تَحْصِینًا (تفعیل) محفوظ کرنا۔ سِقَاء مشکیزہ۔ اَبْلٰی بوسیدہ کر دیا۔ مُرْضِعَۃ دودھ پلانے والی مراد دنیا ہے۔ فَاطِمَۃ دودھ چھڑانے والی مراد آخرت ہے۔ اَلْهٰی اِلْهَاءً (افعال) غافل کرنا۔ التکافؤ (تفاعل) برابر ہونا۔ جَنٰی یَجْنِی جِنَایَۃ (ض) جرم کرنا مراد ظلم کرنا ہے۔ التکاشف (تفاعل) باہم کھولنا۔ عَلَّقَ تَعْلِیقًا (تفعیل) لٹکانا۔ سَوْط

کوڑا جمع اَسْوَاط۔ اَسْنَان سِنٌّ کی جمع دانت۔ مُشْط کنگھی جمع اَمْشَاط۔ سِکّۃ درختوں کی قطار۔ اَبَرَ اَبْرًا (ن ض) گابھا دینا۔ مُهْرَة گھوڑی اور گدھی کا پہلا بچہ۔ حِرْز ہر وہ چیز جو ضائع اور تلف ہونے سے بچائے۔ اَمْلَقَ اِمْلَاقًا (افعال) محتاج ہونا۔ اَلإِقْفَار بے آب و گیاہ ہونا مراد ویران ہونا ہے۔ الخَلُّ سرکہ۔ غَبَّ غِبًّا (ن) ناغہ کرنا۔

☆☆☆☆☆☆☆

یوم الحبیب ﷺ

زَهَا يَزْهُو زَهْوًا (ن) روشن ہونا، سبز و شاداب ہونا۔ مَرَاعِي مَرْعىً کی جمع چراگاہ۔ اَلْمُعَانِيْن (مفاعلت) اسم فاعل مشقت برداشت کرنے والے۔ طَوَى طَيًّا (ض) لپیٹنا۔ وَجِل خوف زدہ۔ الاِحْتِسَاب ثواب کی امید رکھنا۔ مَلَامِح مَلْمَح کی جمع ہے شعاع، کرن۔ غَمَام بادل جمع غَمَائِم۔ هَفَا يَهْفُو هَفْوًا (ن) تیز دوڑنا۔ نَعْمَاء بابرکت ہاتھ۔ حَبْل رسی مراد رابطہ اور تعلق ہے۔ اَشْجَى اِشْجَاءً (افعال) خوش کرنا۔ جُدْ امر (ن) سخاوت کر۔ قَوَافِي سے مراد اشعار ہیں۔ وَجْد محبت، شوق۔ سَرَى سَرَايَةً (ض) سرایت کرنا۔ اِسْتِيْسَالُ الشَّوْق شوق ملاقات کا غمگین کرنا۔ غُلَّة سخت پیاس جمع غُلَل۔ اَرْوَى يُرْوِي (افعال) سیراب کرنا۔ رَاعِي سے مراد رسول اللہ ﷺ کی ذات پاک ہے۔ زَارَ يَزُوْرُ زِيَارَةً (ن) دیکھنا یہاں مراد نظر رحمت فرمانا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

اصحاب الاخدود

اُخْدُوْد کھائی جمع اَخَادِيْد۔ كَبِرَ يَكْبَرُ كِبَرًا (س) عمر رسیدہ ہونا۔ الأَكْمَه اندھا۔ الأَبْرَص کوڑھی۔ المِنْشَار آرہ۔ مَفْرِق مانگ جمع مَفَارِق۔ شِق جانب جمع شُقُوْق۔ ذُرْوَة چوٹی جمع ذُرىً۔ اِنْكَفَأَ اِنْكِفَاءً (انفعال) جھکنا، مائل ہونا۔ قُرْقُوْرَة بڑی کشتی اور قاضی بیضاوی نے چھوٹی کشتی کہا ہے جمع قَرَاقِيْر۔ صُدْغ آنکھ اور کان کے درمیان کا حصہ جمع اَصْدَاغ۔ تَقَاعَسَ تَقَاعُسًا (تفاعل) توقف کرنا۔

اسرۃ النبی ﷺ

اُسْرَۃ خاندان جمع اُسَر۔ ذَھَاء ہوشیاری۔ ذَکَاۃ تیزی خاطر، زود فہمی۔ اِیْجاز و تحبیر معانی کی تعبیر اور مراد کم کلمات میں معانی بیان کرنا ہے۔ رَجَاحۃ حِلْم قوت عقل۔ خَفَّ خَفًّا (ض) خفیف العقل ہونا۔ جِدَّۃ شدت۔ کَلَّ کَلًّا (ض) کند ہونا۔ اللِّقَاء مڈبھیڑ۔ اللَّاوَاء قتال، شدت۔ صَدَّ صُدُوْدًا (ن) اعراض کرنا۔ القَصْد اعتدال، میانہ روی۔ سَمَاحَۃُ الْاَخْلَاق وسعت اخلاق۔ اَعْرَاق عِرْق کی جمع نسب۔ طَرِیْف و تَلِیْد نیا پرانا۔ الْاَلْمَعِی چالاک و ہوشیار۔ مَلِیْح خوبصورت۔ نَجِیْح کامیاب۔ نَجِیْب شریف۔ الخَافِقَان مشرق و مغرب۔ طَاشَ طَیْشًا (ض) تیر کا نشانہ سے ہٹ جانا۔ مَقَادِیْر مقدار کی جمع ہے قضاء قدر۔ قِوَام اصل۔ نَمَاء رفعت و کثرت۔ بَھَاء حسن و جمال۔ النَّجَابۃ شرافت۔ البَدَاھۃ بلا تأمل بولنا۔ سِرّ عقل، دل جمع اَسْرَار۔ مُلَح مُلْحَۃ کی جمع ہے خوبصورت چیز۔ رَحَی چکی مراد سردار ہے۔ سَنَام چوٹی مراد بڑا آدمی ہے۔ کَاھِل کاندھا مراد مستند و معتمد شخص جمع کَوَاھِل۔ عُنْصُر اصل، حسب۔ الطِّیْنَۃُ البَیْضَاء اچھی خصلت۔ مَغْرِس اسم ظرف پودا لگانے کی جگہ مراد مبارک بنیاد ہے جمع مَغَارِس۔ النِّصَاب مرجع، اصل۔ یَنْبُوْع چشمہ جمع یَنَابِیْع۔ الاَنَاۃ صبر و تحمل۔ حَزْم احتیاط۔ اَنْف مُقَدَّم جس کی ناک آگے ہو یعنی باعزت۔ عِیْرَان عِیْر کی جمع ہے قافلہ۔ الثَّقَلَان اہل بیت یا مراد کتاب و سنت ہیں۔ اَطْیَبَان اس سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے طیب و طاہر ہیں۔ سِبْطَان سے مراد حسن و حسین رضی اللہ عنہما ہیں۔ شَھِیْدَان عمرو عثمان رضی اللہ عنہما۔ اَسَدُ اللّٰہ اس سے مراد علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ ذُو الجَنَاحَیْن اس سے مراد جعفر بن ابی طالب ہیں۔ ذُو القَرْنَیْن اس سے مراد علی رضی اللہ عنہ ہیں یا منذر بن اسما کا لقب ہے۔ سَیِّدُ الوَادِی اس سے مراد عبد المطلب ہیں۔ سَاقِی الحَجِیْج اس سے مراد عباس بن عبد المطلب ہیں۔ البَحْر وَالحَبْر سے مراد عبد اللہ بن عباس ہیں۔ حَوَارِی مددگار مراد زبیر بن عوام ہیں۔

ذکر حفر زمزم

حِجْر حا کے کسرہ کے ساتھ اس جگہ کو کہتے ہیں جس کے ارد گرد حطیم ہے۔ طَیْبَۃ سے مراد زمزم ہے۔

ن) ملامت کرنا۔ دَقِیْق چھوٹا، حقیر۔ھَاجَ هَیْجَانًا (ض) بھڑکنا، برانگیختہ ہونا۔ التَّبْل انتقام، دیت۔ لَوَیٰ لَیًّا (ض) قرض میں ٹال مٹول کرنا۔ غَـرِیْم قرضدار، قرض خواہ دونوں پر اسکا اطلاق ہوتا ہے۔ البَغْی حد سے گزرنا۔ صَرَعَ صَرْعًا (ف) ہلاک کرنا، پچھاڑنا۔ مَرْتَع چراگاہ مراد انجام ہے۔ وَخِیْم اس کھانے کو کہتے ہیں جو موافق نہ ہو اور بدہضمی ہو جائے۔ حَمِیْم رشتہ دار جمع اَحِمَّاء۔ عَدِیْم فقیر۔ اَقْتَرَ یُقْتِرُ اِقْتَارًا (افعال) محتاج ہونا۔ حُوَّل مدبر۔ حَمِق بے وقوف۔ اَمْلیٰ اِمْلَاءً (افعال) مہلت دینا۔ مَضِیْم ذلیل۔ کَلَالَة اس کی تفسیر میں بہت سارا اختلاف ہے کچھ لوگوں نے کہا کلالہ اس کو کہتے ہیں جس کا نہ باپ ہو نہ اولاد کچھ لوگوں نے کہا صرف جس کا باپ نہ ہو اور کچھ لوگوں نے اس کے برعکس قول کیا ہے۔ اَسَامَ یُسِیْمُ اِسَامَةً (افعال) چرانا۔ مَنُوْن زمانہ۔ رَیْب انقلاب۔ غَرَض نشانہ۔ بُؤس سختی، شدت۔ نعیم نعمت۔ قرون جماعتیں۔ هَمَدَ هُمُوْدًا (ن) ہلاک ہونا۔ هَشِیْم خشک شدہ گھاس۔ عِرْس بیوی۔ نَکَلَ نُکُلًا کھودینا۔

☆☆☆☆☆☆☆

سیرة سیدنا عمر رضی الله عنه فی عماله

عَـدَلَ یَعْدِلُ عَدْلًا (ض) برابری کرنا۔ مُحَـاکَمَة مقدمہ دائر کرنا۔ تَـوَجَّـهَ یَتَوَجَّـهُ تَوَجُّهًا (تفعل) متوجہ ہونا۔ سُوَّاس سَائِس کی جمع ہے منتظم۔ اِضْطِرَاب ہنگامہ۔ اَقَادَ یُقِیْدُ اِقَادَةً (افعال) قصاص لینا۔ اِمْرَة حکومت، سرداری۔ فَیْأ جمع اَفْیَاء مال غنیمت۔ شَیَّعَ یُشَیِّعُ تَشْیِیْعًا (تفعیل) رخصت کرنے کے لئے نکلنا۔ اَشْعَار شَعْر کی جمع ہے بال۔ اَبْشَار بَشَر کی جمع ہے کھال، جلد، چمڑا۔ جَمْهَرَ یُجَمْهِرُ (رباعی مجرد) جَمْهَرَةً جمع کرنا۔ تَجْرِیْدُ القرآن قرآن کو اختلاط یا اعراب سے محفوظ رکھنا۔ اَقَصَّ یُقِصُّ اِقْصَاصًا (افعال) بدلہ لینا۔ غِیَاض غَیْضَة کی جمع ہے جھاڑی۔ وَافیٰ یُوَافِی مُوَافَاة (مفاعلت) آنا، اچانک آنا۔ ظُلَامَة ظلم جو تم اٹھاؤ، جو چیز تم سے ظلماً لی جائے جمع مَظَالِم۔ اِسْتَحْضَرَ یَسْتَحْضِرُ اِسْتِحْضَارًا (استفعال) کسی کے حاضر ہونے کو طلب کرنا اس میں طلب ماخذ کی خاصیت ملحوظ ہے۔ اِسْتَنْخَهُ (استفعال) اس نے اسکو ابھارا۔ الإِقْتِصَاص بیان کرنا۔ المُوَجَّه پھیرا ہوا۔ ذاب عادت، طریقہ۔ مَلَأً مِنَ الْأَشْهَاد مجمع عام۔ المُبَاشَرَةُ خود کوئی کام کرنا۔ شَاطَرَ یُشَاطِرُ مُشَاطَرَةً (مفاعلت) نصف نصف تقسیم کرنا۔ صَادَرَ یُصَادِرُ مُصَادَرَةً (مفاعلت) چھاپہ مارنا۔ مَصْدَر ذریعہ، سرچشمہ جمع مَصَادِر۔ مَجَالًا لِلإِنْتِقَاد تنقید کا محل۔

يا سيد الخلق فامسح غلة ظمئت[43] والحب من كأسكم يروى[44] و يرضينا[45]

يا سيد الخلق ان العجز يحرمني من عذبة القول في الذكرى لراعينا

يا منة[46] الله للدنيا و رحمته

للعالمين أتينا كم فزورونا[47]

(الله اكبر لابراهيم عزت سليمان، ص: ۱۰۰-۱۰۳)

أصحاب الأخدود[1]

عن صهيب أن رسول الله ﷺ قال كان ملك فيمن كان قبلكم و كان له ساحر فلما كبر قال للملك إني قد كبرت فابعث إلى غلاماً اعلمه

---

(۱۴) اے مخلوق کے سردار ہماری پیاس بجھایئے، کیوں کہ میں سخت پیاسا ہوں اور جام محبت سے مجھے سیراب کیجیے اور خوش کیجیے۔

(۱۵) اے مخلوق کے سردار ہمارے محافظ کے ذکر میں میٹھے قول سے عاجزی مجھے محروم کردیتی ہے۔

(۱۶) اے اللہ کے احسان دنیا کے لیے اور عالمین کے لیے رحمت ہم آپ کے پاس آئے ہیں تو آپ ہمیں اپنی زیارت سے مشرف فرمائیں۔

اصحاب الاخدود

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم سے پہلے گزشتہ زمانہ میں ایک بادشاہ تھا، اور اس کا ایک جادوگر تھا۔ پس جب وہ بوڑھا ہوگیا، تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ میں بوڑھا ہوگیا ہوں، تو میرے پاس کسی بچہ کو بھیجو تاکہ میں اس کو جادو سکھادوں، تو بادشاہ نے ایک بچہ کو اس کے پاس بھیجا، تاکہ اس کو جادو سکھائے۔ جب بچہ جادوگر کی طرف چلتا تھا تو اس کے راستہ میں

السحر فبعث إليه غلاماً يعلمه فكان في طريقه اذا سلك راهب فقعد اليه و سمع كلامه فاعجبه فكان اذا اتى الساحر ضربه فشكا[۲] ذلك الى الراهب فقال اذا خشيت الساحر فقل حبسني أهلي و إذا خشيت أهلك فقل حبسني الساحر فبينما هو كذالك اذا اتى على دابة[۳] عظيمة قد حبست الناس فقال اليوم اعلم الساحر أفضل أم الراهب افضل فاخذ حجراً فقال اللهم ان كان أمر الراهب أحب اليك من أمر الساحر فاقتل هذه الدابة حتى يمضى الناس فرماها فقتلها و مضى الناس فاتى الراهب فاخبره فقال له الراهب أى بنى انت اليوم أفضل منى قد بلغ من أمرك ما ارى و انك ستبتلى فان ابتليت

ایک راہب تھا، تو اس کے پاس بیٹھ جاتا اور اس کی بات کو سنتا پس راہب نے اس کو تعجب میں ڈال دیا، تو بچہ جب جادوگر کے پاس آتا، جادوگر اس کو مارتا تو اس نے راہب کے پاس اس کی شکایت کی، تو اس نے کہا جب تجھے ساحر کا ڈر ہو تو کہہ دے میرے اہل نے مجھ کو روک لیا، اور جب تجھے اپنے اہل کا خوف ہو تو کہہ دے جادوگر نے مجھے روک لیا، تو اسی دوران جب وہ میرے پاس آرہا تھا، ایک عظیم جانور (یعنی شیر) نے لوگوں کو روک رکھا ہے۔

پس اس بچہ نے کہا آج میں جان لوں گا کہ جادوگر افضل ہے یا راہب، تو اس نے ایک پتھر لیا تو کہا، اے اللہ اگر راہب کا معاملہ ساحر کے معاملہ سے زیادہ تجھ کو محبوب ہے تو اس دابہ کو قتل کر دے، تاکہ لوگ گزر جائیں۔ پس اس نے اس کو مارا تو قتل کر دیا اور لوگ گزر گئے۔ پھر راہب کے پاس آیا تو اس کو اطلاع دی، تو راہب نے اس سے کہا اے میرے لڑکے آج تو مجھ سے افضل ہے۔ جہاں تک میں دیکھ رہا ہوں تیرا معاملہ انتہا کو پہنچ گیا، اور تو عنقریب آزمایا جائے گا۔ تو اگر تو آزمائش میں مبتلا کیا جائے تو مجھ کو مت بتانا، اور بچہ مادر زاد اندھا اور سفید داغ والے کو ٹھیک کر دیتا تھا، اور لوگوں کا بقیہ دواؤں سے علاج کرتا تھا۔

برتی ہے۔

(۱۰) کوئی انسان نہیں جانتا کہ زمین کے کس گوشہ میں، مٹی میں اس کا پہلو پناہ لے۔

(۱۱) اور اس کا کوئی محافظ نہیں جسے اللہ نہ بچائے اور قضائے الٰہی پر زمین میں کوئی غالب نہیں ہے۔

محاسن الصدق

بعض حکمانے کہا ہے کہ تم پر سچ بولنا لازم وضروری ہے۔ پس بہادر آدمی کے ہاتھ میں کاٹنے والی تلوار سچائی سے زیادہ باعزت نہیں ہے، سچ بولنا عزت ہے اگرچہ اس میں وہ چیز ہو جو تمہیں ناپسند ہو، اور جھوٹ بولنا ذلت ہے اگرچہ اس میں وہ چیز ہو جو تمہیں محبوب ہو اور جو جھوٹ میں مشہور ہو گیا وہ سچ بولنے میں متہم ہوگا (یعنی اس کے سچ بولنے میں شک کیا جائے گا۔) اور کہا گیا ہے کہ صدق گوئی اللہ تعالیٰ کی میزان ہے جس پر عدل گردش کرتا ہے اور دروغ گوئی شیطان کے ناپنے کا آلہ ہے جس پر جور وجفا گردش کرتا ہے۔ اور ابن سماک نے کہا، میں نہیں سمجھتا ہوں کہ ترکِ کذب پر مجھے اجر وثواب دیا جائے گا، اس لیے کہ میں اس کو خودداری کی بنا پر چھوڑتا ہوں۔ اور ایک دوسرے نے کہا، اگر عقل مند کذب کو نہ چھوڑے مگر مروت کی وجہ سے تو وہ اس کے لائق ہے پس کیسے نہ چھوڑے جب کہ اس میں گناہ اور شرم وعار ہے۔ اور شعبی نے کہا راست گوئی تم پر ضروری ہے، اس مقام پر جہاں تو یہ سمجھے کہ وہ تجھ کو ضرر اور نقصان پہنچائے گا تو وہ بے شک تجھ کو نفع دے گا۔ اور کذب گوئی سے پرہیز کرو اس جگہ جہاں تو یہ سمجھے کہ وہ تجھ کو نفع دے گا یقیناً وہ تجھ کو نقصان پہنچائے گا، اور بعض لوگوں نے کہا کہ صدق مقالی عزت ہے اور دروغ گوئی عاجزی اور فروتنی ہے۔ ایک قوم نے صدق کی تعریف کی جن میں سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ہیں، پس بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی ایسے اہل لسان پر نہ تو آسمان نے سایہ کیا اور نہ

ہی زمین نے اٹھایا اور نہ ہی سورج طلوع ہوا جو ابوذر سے زیادہ راست گو ہو۔

اور اسی قوم میں سے عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ ہیں۔ تو بے شک روایت ہے کہ وہ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اس حال میں کہ آپ کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام موجود تھے۔ تو حضرت جبریل علیہ السلام نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یہ آپ کے چچا عباس ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا، ہاں۔ حضرت جبریل نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ ان کو سلام کریں، اور آپ انھیں بتائیں کہ ان کا نام اللہ کے نزدیک صادق ہے، اور آپ یہ بھی بتائیں کہ قیامت کے دن انھیں شفاعت کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ پس اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں ان باتوں کی خبر دی تو وہ تبسم ریز ہوئے۔ تو آقائے نام دار نے ارشاد فرمایا، اگر تم چاہتے ہو کہ اس سبب کے بارے میں خبر دوں جس کی وجہ سے آپ نے مسکرایا، اور اگر آپ کہنا چاہتے ہیں، تو آپ ہی کہیں تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں آپ ہی مجھ کو بتائیں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پس آپ نے فرمایا کہ آپ سچی یا جھوٹی قسم نہیں کھاتے تھے زمانۂ جاہلیت میں اور نہ ہی زمانۂ اسلام میں۔ اور آپ کسی سائل سے "لا" (نہیں) نہیں کہتے تھے۔ حضرت عباس بن عبد المطلب نے کہا، قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا، میں اسی وجہ سے مسکرایا۔

اور مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو کہا کہ میں زنا اور چوری اور شراب نوشی اور دروغ گوئی کی عادت میں ملوث ہوں، تو ان میں سے آپ کس کو پسند کرتے ہیں کہ میں اس کو چھوڑ دوں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جھوٹ بولنا چھوڑ دو۔ پس وہ شخص چلا گیا تو اس نے زنا کا ارادہ کیا تو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے سوال کریں گے تو اگر میں نے انکار کیا تو میں نے اس عہد و پیمان کو توڑ دیا جو میں نے آپ سے کیا اور اگر میں نے اقرار کرلیا تو محدود (حد لگایا جانا) ہوں گا۔ پس اس نے زنا نہیں کیا، پھر اس نے چوری اور شراب نوشی کا قصد و ارادہ کیا تو اس سلسلہ میں اس نے تفکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کی طرف لوٹا تو آپ سے کہا کہ میں نے سب کو چھوڑ دیا۔

رہی بات اس شخص کی جس کو جھوٹ بولنے کی اجازت دی گئی، تو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جھوٹ بولنا درست نہیں ہے مگر تین چیز میں (۱) مرد کا اپنی بیوی سے جھوٹ بولنا، اس کو خوش کرنے کے لیے (۲) اصلاح حال بین الناس کے سلسلے میں جھوٹ بولنا (۳) جنگ میں جھوٹ بولنا۔

حضرت مغیرہ بن ابراہیم سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا، جھوٹ بولنے کی اجازت کسی کو نہیں دی گئی مگر حجاج بن علاط کو تو وہ بھی اس وجہ سے کہ جب خیبر فتح ہوا تو انھوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک قریش کی ایک عورت کے پاس میری ایک امانت ہے ، پس یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اوپر ایک مرتبہ جھوٹ بولنے کی مجھے اجازت مرحمت فرمائیں تا کہ میں اپنی امانت آہستگی سے نکال لوں، تو آپ نے انھیں جھوٹ بولنے کی رخصت دے دی۔ پس وہ مکہ آئے تو مکہ والوں کو یہ خبر دی کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لوگوں کے ہاتھوں میں قیدی بنا کر چھوڑ آئے ہیں، اس حال میں کہ لوگ ان کے سلسلہ میں مشورہ کر رہے ہیں، تو کوئی کہہ رہا ہے کہ قتل کر دیا جائے اور کوئی کہہ رہا ہے کہ نہیں بلکہ ان کو ان کی قوم کے پاس واپس بھیج دیا جائے تا کہ احسان ہو۔ تو مشرکین باہم اس کی خوش خبری دینے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس کو تکلیف دینے لگے اور حضرت عباس انھیں اراستہ دیکھ رہے تھے۔ اور اس آدمی نے اپنی امانت واپس لیا، تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ ان کے سامنے آگئے اور کہا تیرا برا ہو، وہ کیا ہے جس کی تو نے خبر دی تو انھوں نے انھیں وجہ بتائی، پھر ان کو خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر فتح کر لیا ہے اور صفیہ بنت حی بن اخطب سے نکاح کر لیا ہے اور ان کے شوہر اور باپ کو قتل کر دیا ہے۔ پھر کہا کہ اس خبر کو آج اور کل تک چھپائے رکھو، یہاں تک کہ میں چلا جاؤں۔ تو انھوں نے ایسا ہی کیا۔ پس جب دو دن گزر گیا تو حضرت عباس نے لوگوں کو اس کی خبر دی، جس کی خبر حجاج بن علاط نے دی تھی، تو لوگوں نے کہا، کس نے تجھ کو اس کی خبر دی تو حضرت عباس نے کہا اس نے جس نے تمھیں اس کے ضد اور خلاف کی خبر دی تھی۔